TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222575

UNIVERSAL
LIBRARY

به محمد و آله

Booked 1975

کلیات قصائد حسام

در مطبع لکهنؤ طبع شد

بسم الله الرحمن الرحیم

شکر و سپاس افزون تحریر سی او حمد و ستایش بیرون تقریر سی خاص اوس سخن آفرین کو زیبا ہے کہ عنوان دیباچہ صحیفہ ابداعیہ قاف کاف و مرکز نقطہ نون سی مرتب کیا اور سرنامہ نظم آفرینش بنی آدم یک قلم لوح مخمل نیلگون آسمان سطر لبکشان نون ثمار سیارگانسی رخشان اور یہوت ہر بروج ثنا شعری تنظم کرکی بسط و بساط زمین کو اشجار گوناگون اثمار بوقلمونسی مزین اور ہر اشجار کو ایاری بر حمت سی مرکوبا جماد کو پرتو مہر عنایت سی جلوہ آب و تاب بخشا اور مصر عہای قامت و کوردانات سی ہر بیت کو صفحہ زمین پر نمونہ زینت بخشی و ربای عناصر اور مخمس حس خمسہ کو بر مسکون پر جہات مسدس مین جلوہ گر کی تھا کہ وہ ایسا ہی ناطقہ ہی کہ زبان بیان اور رونق صنعت کمال بیزوال اوسکی مین لال ہی اور طائر تیر پرواز وہم و خیال طائر ادراک کنہ حقایق اوسکی تک بی پر و بال مصداق قول مبطل بسر انگشت ۵ بر اوج دانش پرد مرغ وہم ۶ نہ در ذیل وصفش رسد دست فہم ۷ فی الحقیقت حمد حضرت باری عز اسمہ

کی ہین کوئی فصاحت اور بلاغت میدان شعرای قوان و امثال سی لی گئی ہین اگر
سودا سواء مضامین قصائد یا ضی کو اونکی دیکھی نشا ذوق وجدائی سی عاشق لیلی وار
مجنون ہو جائی اور اگر مجنون سیاہی زلف بنکر فکر کی اوسم فرہاد عروس جلوہ شیرین تعالی
کا دیکھی قیس کا کل لیلی سی دل چھوڑا کر زیر محبت تحریر مین اسکا گرفتار کری اور کوہکن ہوش
بوسہ لب شیرین سی تلخ کام ہوکر اوسپر جان شیرین نثار کری ہیچ اس شہر نگار کی بہت
شاعر فصاحت شعار ہین مگر قصیدہ کوئی کہ انتہای سخن سنجی و سبک ور شاعری ہی کوئی
نہین جانتا سوای جناب فیضماب یا اوستاد اہلی جناب فرخ الشعرا میرزا کرامت اللہ خان
فرخ صاحب سلمہ اللہ بہ پس و دو کوئی مضمون یا بی جو جناب فیضماب مین ہی کسی شاعر کامل مین
نہین دیکھی اور جس جس مشکل سنگ لاخ زمین مین آپنی قصیدہ کہی ہین کیا مجال دوسرا
دس شعر بامعنی کہہ سکی حق تعالی سلامتہ باکرامت و ہمت رکھی اور روز شب افزون ترقی
دولت و شوکت کری حالا بندہ خاکسار زور بیقدار سید ہدایت علی کہ سادات روشنای
قصیدہ جو اس سی ہی اور ایک مدت مدید اور عرصہ بعید سی اوس عالی جاہ کا فیض صحبتی او
روز و شب صحبت فیض بخش بہ ترتیب و تہذیب سی استفادہ یافتہ اور بہ نصیحت اکمل مسودات
غزل اور قصائد بہی صاف کیا کرتا ہی ہر روز ہمراہ اوس آفتاب مین سخن تا سایہ
وار یہ سیہ کار پہر تا ہی اور شبکو استانہ فیض نشانہ اوسکی پر مانند دولت بیدار
پر شعشعہ اقبال پایدار کی استراحت سکونت یاب ہون پس ایک شب دل مین
آیا کہ یہ ابیات دایم الثبات قصائد و غزل کہ عروسان ابکار معانی کو مانند قصور
خلد برین مین اگر ایک دیباچہ رنگین سی ابیات عالی مانند زیر قصر مانع پائین
اس طبع پست سی بطور تبرک اگر تحریر ہو ہر آئینہ باعث نشان و نام کا
اس جہان بی ثبات مین ہی ہر چند کہ کہان وہ نظم رنگین بضاعت عالی سی مثل پروین
بلند سواد شش طرہ نجلت دوحور ۔ یا خشل غرہ نورا علی نور ۔ اوپر

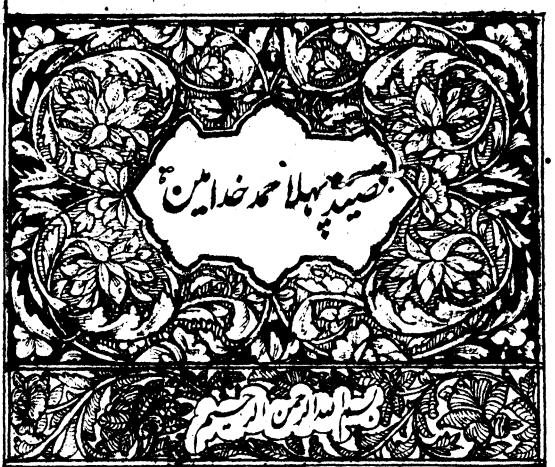

قصیدہ پہلا حمد خدا میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہی صفات قل ہو اللہ الاحد ربتا تجھے
عرش ہی لی فرش تک اِلٰہی حدوث لا سر بیک
ہمالتی رض و سما و عالم و آدم ہی تو
جب تنہا کچھ تب بہی تہی موجود تیری ذات پاک
بادشاہا تیری شاہی کو ہمیشہ ہی قیام
تو بہا رکعب و دیر کلیسا و گشت
ہر جگہہ ہی تو مگر میں جانتی دل کا مکین
علم عقل کل تیری کنہہ حقیقت کو نہائی
معترف میں عجز پر لی انتہا سی تا ملک
علم ہی تیرا ہمیشہ سی ہر ایک شی پر محیط
برتری نخوت غرور و کبریائی و سے

اور سریر کبریائی پر ہی تنہا جا تجھے
انس جان حور و ملک کہتی ہین سب تیکا تجھے
جانتا ہر ایک ہی بی مانند و بی ہمتا تجھے
ہی فنا ہر شی کو آخر پر نہین اصلا تجھے
سب کو ہی خوف زوال سلطنت لا تجھے
تجھہ ہی ہین پر نور پر کاہتی و ہاں پایا تجھے
ہندو شیخ و یہود و گبر اور ترسا تجھے
سب سی برتر ذات ہی تیری کہون نکین کیا تجھے
حق سمجھنی کا جو تنہا سمجھتی وہ اصلا تجھے
کیون نہ سب مخلوق سمجھین خالق الانسا تجھے
عیب ہی سب کی لئی تھا مگر زیبا تجھے

آئینہ ہی دی ہر سام صنعت کا تیری ۔۔۔ دیکھی جب خود کی حقیقت انجا دیکھا تجھے
تمام رکھی آسمانکو جو معلق پر ہوا ۔۔۔ ہی کسی پہنچا ب طاقت ای چھلا آلا تجھے
کس سی روئی آب پر قایم ہی ہائے زمین ۔۔۔ زور قدرت ہی پہائی رب العلا اولی تجھے
خیمہ پہنا آسمان ہوول ابھی مثل حباب ۔۔۔ ہو زمین پر اگر منظور ہو شاہا تجھے
کوکسی شی مین نہین پرتجہ سی ہی ہر شی نمود ۔۔۔ جا بجا ہین تیری نہین پاتی مین ہر جا تجھے
سب عیان تجھ پر ہین اسرار نہان و آشکار ۔۔۔ جو ہوا جو ہوگا معلوم اوسکا ہی نقشا تجھے
لکھہ حسام آپ مطلع ثانی ایک ایسا حمد مین ۔۔۔ وی صلا ہین جسکی خالق جنت الماوا تجھے

ایضاً

دیکھہ کر معبود بی مانند بی ہمتا تجھے ۔۔۔ کیون نہ سمجھین لاشریک ای واحد یکتا تجھے
ذات تیری بیغرض ہی پاک جوہر بی غرض ۔۔۔ لامکانستی مکان مسکن ہی یا ماوا تجھے
سہو نسیانستی بری ای حافظ عالم ہی تو ۔۔۔ عیب نقصانستی غرض نسبت نہین حاشا تجھے
تیری قدرت ہی سراپا ہی سراپکے جلوہ گر ۔۔۔ عالم علوی ہی تا عالم بالا تجھے
یا وکرتی ہین سب اہل نار و ناخاک و آب ۔۔۔ ربع مسکون ہین برکیدم خالق یکتا تجھے
چپ رہی ہین نام تیرا جانتی ہین سب پاک ۔۔۔ تخت ارضی سی لگا تا رفعت بالا تجھے
ہنس و پروانہ و جن ملک کرتی ہین یاد ۔۔۔ آدم و حشی سی تا حلف دریا تجھے
تجھہ سی روشن ہی چراغ دیر اور شمع حرم ۔۔۔ چشم و نگاہ نور حق مین کہتی ہین تا تجھے
دیر و بتخانہ مین کعبہ مین کلیسا مین مدام ۔۔۔ ڈہونڈتی ہین گبر و ہندو مومن و ترسا تجھے
ہی تیری درگاہ سبکو مرجع امن و امان ۔۔۔ جانتی ہر قرت مین ساہین سب ملجا تجھے
کرتی ہین دیر و حرم مین کا وفود مومنان ۔۔۔ پاتی ہین پر جلوہ بخش کعبہ و لہا تجھے
بادشاہی دین دنیا دار محشر ہے تو ۔۔۔ جانتا ہی دونو عالم مالک و مولا تجھے
تیری حمد ذات پر مین انبیا قایل عجز ۔۔۔ آدم بی علم کی ہو کیا ثنا زیبا تجھے

تو ہی بس پیدا کئی سب وحش وطیر و مار و مور — جانتا خالق ہی ہر خاموش و ہر گویا تجھے
آب احسانسی تیری ہی بڑو عالم کی زبان — جانتی محسن ہین طفل کم سن و برنا تجھے
مدحت و حمد و ثنا مین تیری ہی قاصر زبان — جو کرون تعریف پاتا اوسی ہون لا تجھے
ایک شمہ ہو نہ تیری وصف بیحد کا ابیان — لا کہنہ نہہ سکی گر ستودہ مین کرون تمہا تجھے
اہل دل پاتی نہین خالی کوئی بیچہ ہی کلام — لفظ معنی ہی سخن مین کرتی ہین پیدا تجھے
جو ہو پیدا نام کا تیری ہی وہ تسبیح خوان — وہ مبدء ہی یاد کرتا قادر یا کا تجھے
دیکھتا ہستا ہی سبکی دانا اور بینا تو ہی — چشم و گوش و دل نہین دیکار ہی اصلا تجھے
رکہتی مین ہر دم زمین عجز پر سر با نیاز — بالیقین سمجھی ہین یکتا ہی بی تمہا تجھے
ہین مطیع حکم تیری کوہ و دشت بحر و بر — جانتی ہر ایک شی ہی خالق اشیا تجھے
آسمانکی تجھسی حرکت اور زمین کا بہی سکون — جانتی ہین مہر و مہ روفق دہ بیضا تجھے
فکر زرق مور مار و پشہ و سیمرغ قاف — آدم خاکی سبی ہی تا ماہی دریا تجھے
ابر مین قطرہ گہر سیپی مین تہیرین شرر — یاد کرتا ہی ہر ایک خوشہ مین دانا تجھے
لال اول قوت کرمرد سنگ سی پیدا کرسی — خاک کو زر کردی یہ قدرت ہی ایمولا تجھے
لطف سی تیری ہی نطفہ رحم مین پاتا قرار — دہو دہانی ہی بطن مین ہر طفل نا پیدا تجھے
شاکر و ممنون ہین احسانکی تیری سب جن و کل — کہتی ہین ہر خاص و عام اعلی سی تا ادنا تجھے
تجھسی ہی کی دشمن جہان خلاوری لی تا با جتر — مہر و مہ مین کرو عالم روز شب جویا تجھے
دیدۂ انجم مین تیری نور کی ہی روشنی — ثابت و سیار مین سب ہو تی ہر جا تجھے
مشکل و دشوار ہی گرچہ بہت تیری تلاش — جستجو کی حسنی لسلی دہنی پس پایا تجھے
ماہ نکت ہا ہی سی ہین انوار قدرت آشکار — اور ہر سی آسمان مین جلوہ گر دیکہا تجھے
جامہ با فو سو دہ صد با گشت و فقر با سیاہ — سبنی پایا اوسی پر تر تجہکو چو لکہا تجھے
دوسرا تجھسا نہین جبار و قادر طہ نزل — ہی خداوندی ازل تی ابد بیا تجھے

مین کہون کس منہ سی تجھکو بخشش ای میری کریم
شرم ہی پیدا کہی کی اپنی خود رباتجھے

فضل سی اپنی جچی چاہی کری تو رستگار
ہر طرحکی قدرتین مین قادر اخطاتجھے

واہی ہر عاصی و خاطی پر تیرا باب کرم
سبکی بخشش عجی عرض منظور ای خطاتجھے

و ر کیا ہی فضل سی تیری ہو میری ہی نجات
دو جہان مین جانتا ہون پناہ میں بچے

ایضا

کری حمد و ثنا تیری یہ کیا مقدور انسان کا
کہ ذرہ پر ہو رشحہ جال کیا مہر و خشان کا

اگر مثل زبان موئی بدن گویا ہو انسان کا
نہو ایک شمہ تو بھی شکر ادا خالق کی احسانکا

موالید و خیال و بحر و بر ذرہ بیابان کا
سدا تسبیح خوان ہی تیرا نام پاک سبحانکا

کلیسا و کنشت و دیر کعبہ تجھہ ہی ہی روشن
تو رتب ساہی بندو کا ہی و ر کرو مسلمانکا

تو وہ ہی صانع چون کہ جسنی اپنی قدرت سی
بیا خیمہ کیا ہی ہستون گرون گردانکا

ہی شمع نور سی ذرات فانوس فلک روشن
چراغ افروز عالم رخ ہی مہر و ماہ تابانکا

نہ تیرا حکم ہو جنبش جنبان باد صرصر ہو
زمین پر ابر سی ہرگز گری قطرہ نہ بارانکا

نکالا اصل پتہر سی تیری خورشید قدرت نی
بنایا گوہر نایاب قطرہ ابر نیسانکا

کلوخ و سنگ خشک و تر مین تیرے نام کی ذاکر
تیرے فی اگر مین طوطی ہر زبان شکر بیانکا

تیری حمد و ثنا ہی گویا ہی سی تا ماہی
ہی شاہد تیری یکتائی ہر ذرہ بیابانکا

پرستش کی بجا بل ذات تیری ای میری مولا
تیری در پہ جہکا رہتا ہی سر سجدہ یکو شاہانکا

تو ہی ہی رزق بخش موحد و مارو پشہ و عنقا
سلیمان نیز ہ پر ہین سی اک تیری نان حسانکا

تو وہ پہول اس چمن مین ابی بہار باغ وحدت سے
کہ جسکی رنگ و بو پاتا ہی ہر یک گل گلستانکا

تیری ہی بہکہ مری بارش رحمت ہی عام ایسی
کہ ہر ذری و حکا سینہ صدف ہی گوہر جانکا

تیری ممنون مین پیر و جوان عاقل و جاہل
تو ہی رزاق ہی و ہی سان اطفال نادانکا

انیس خلوت شب زندہ داران یاد ہی تیری
وظیفہ تیرا ہمدم ہی ہر یک مرد سحر خوانکا

بحر خاکدانۂ دون پید کیا کون و مکان تو نے — زمانہ معترف ہی اس تیری کار نمایا نکا
ہر ایک جا پر تو حاضر او ر ناظر ہی ہر ایک شی کا — عیان ہی حال تجھ پر وحش طیر و جن و انسا نکا
بچھایا آپ حکمت تی نی فرش خاکی کو — بنایا خیمۂ گردون کو قبہ مہر تا بان کا
کواکب سی منور جرخ بین خورشید شی کو کب — تیری جلوی سی روشن ہی ستارہ مہر تا بانکا
سپہر اولین پر کاخ سران مین رکھا نہ کو — رکھا ہی طبقہ بفتم فلک کو قصر کیوا نکا
تیری برق تجلی نی جلایا طور سینا کو — ہوا مشعل فروز راہ تو موسی عمرا نکا
چھپایا قدرت حق نی زمین کا فرش پانی پر — کیا استادہ خیمہ بیستون گردون گردا نکا

سویدائی دل حق جو تجلی سی ہوا بیضہ — منور نور سی تیری کیا دل اہل ایما نکا
پرستش کی تجھی سی شایان ہی سضاد دو دلت مین — تیرا در تبکدہ ہندو کا ہی کعبہ مسلما نکا
تو ہی مطلوب ہر دل وقبلہ دیدہ وحرم تجھہ سی — عبث شیخ برہمن مین ہی جھگڑا کفر و ایما نکا
تو مستغنی ہی و محتاج ہین تیرا ہی ہر تو ہی — مہ و خورشید مین ہی پرتو تیری خورشید خشا نکا
فلک کو قبہ نیلوفری ہی اوج عظمت مین — حباب ایک بحر صانع تیری قدرت کی عما نکا
زبان خار خشک و بندہ تری سداذاکر — دہن ہی حمد مین کھولی ہر ایک غنچہ گلستا نکا
کیا آدم پہ تشریف خلافت تو نی ارزا فی — ہوا اوس سی واہو شکر تیری لطف احسا نکا
رکھا تاج نبوت کا کرم سی سب کی سر پر — کیا اویس کو تو نی عنایت باغ رضوا نکا
نہتو نا نوح کی کشتی کا حافظ گر کرم تیرا — تو کر دیتا اوسی یکدم مین غارت جوش طوفا نکا
نسیم فضل نی تیری خلیل اللہ کو دم مین — دیکھا یا گلشن ایک تازہ نہا کر نار سوزا نکا
نکالا تو نی یونس کو سلامت بطن ماہی سے — دیکھا یا پیر کنعانی کو جاوہ ماہ کنعا نکا
ہوا کحل البصیر فروز کوری کیسوی یوسف — دیا یعقوب کو پھر نور رفتہ چشم گریا نکا
کیا تو نی عزیز مصر بعد از رنج یوسف کو — دکھا کر چور احوان و تماشا جاہ و زر ندا نکا
عطا ایوب کو تو نی کیا صبر و شکیبا ئی — بلاؤن مین قدم ثابت ہا اس دو ذیشا نکا
کیا ذکریا و یحیی کو مردہ آب آہن سے — پلایا پانی الیاس و خضر کو آب حیوا نکا
شرار ی سی تجلی کو جلایا طور کا سینا — رہا حافظ تیرا نخل کرم موسی عمرا نکا
کیا نوح کو خوش اور زیر خاک گنج قارون کو — مٹایا لوح ہستی سی نشان شداد و ہا مانکا
دکھایا گاہ سوزنا رسی نور ید بیضا ئی — لیا گاہی عصائی موسوی سی کام ثعبا نکا
برہا جسد مریم آبن ہوا موم اوسکی ہاتونسے — دکھایا کار سخت و نرم داؤد خوش الحا نکا
عطا کی مہر و موم اوسکو اپنی اسم اعظم سے — کیا شاہان عالم سی فزون رتبہ سلیما نکا
ربی ہر نگین تیرا قاف تعلق اوسکی سب خلقت — ہوا فرمانروا یا دو بشر دیو و پری جا نکا

بهبه بهتر ہی او تھا کر یا تہاب باگر یہ وزاری
اگرچہ ہون سراپا پر خطا عصیان مین آلودہ
خداوندا تو میدانی کہ تہ بہ کردم بنا دانی
وسیلہ کوئی بخشش کا نہین غیر تیری رحمت کے
سلو تیری نہین کہتا ہون اے معبود مین مالک
تو وہ دریائی رحمت ہی کہ جسکی سا منی مولا
کہان جاؤن تیری در کی سوا بہہ روسیہ یارب
کرم ہی بخشی تو فیق عبادت ہی ریا مجھکو
مین گو محرم ہون پر پیدائی کی شرم ہی مجھکو
خداوندا بحق مصطفی و حیدر و زہرا
بدیکہین و بہا نین بیخ کوئی عالم و عابد
ہمیشہ حامی و زایر رہین سب خورد و طفلان
الہی بیخ بین تیرے ثقات ارضی و سماوین
واہ کیا بہولا کواکب سی ہی باغ آسمان
اسکی تا ہون سی دل خورشید جلتا ہی ہم
کبھی وہ سی رو سیہ کو ہو گیا دوران سر
کائنہ دور امین ہو خبر خاک کیا ای دوستو
ظلمت شب کی سوا دیکھی نہ کوئی نور روز
صبح ہوتی ہی خزان ہر شام ہوتی ہی بہار
ایک دن بیرنگ کہلاتا ہی باغ آسمان
اس تماشا مین ہی ماہ نو ایا غ آسمان
شعلہ جوالہ ہی گویا چراغ آسمان

دعا کریہہ کہ یارب ہو تو حامی مجھسی نادانکا
نہ ہون امید و افضل و شفقت فضل و احسانکا
رہا بہہ نفس امارہ سدا محکوم شیطانکا
بہرو سا ایک نقطہ بخاطر ہی عام احسانکا
تیرا فضل عیان ہی اور تیری ہی در دہنا نکا
اگرچہ ہون بہت عاصی بہہ کیا زیبا ہی عصیانکا
مریض لادوا طالب ہی تیری تجہہ سی درمانکا
چراغ خانۂ تاریک دل ہو نور عرفانکا
وہ کرتا میری چشم تر کہ شایان ہو وی ترسانکا
کہ جسکی نور سی روشن ہی گنبد چرخ گردانکا
رہی سایہ سر و پر سنکی تیری لطف و احسانکا
عطا کر مومن و دندار کو تو نور ایمانکا
تو ہی حافظ و ناصر ہر ایک مرد مسلمانکا

نعت

عرش پر ہو کیون نخوت سی دماغ آسمان
ماہ تا بانکی کلجہ پر ہی داغ آسمان
پھر گیا پھرنی سی ہر دم کی دماغ آسمان
بین ہی مطلب سی خالی ہفت ایاغ آسمان
مہر انور کر نہو روشن چراغ آسمان
رات دن بیرنگ کہلاتا ہی باغ آسمان
اس تماشا مین ہی ماہ نو ایاغ آسمان
شعلہ جوالہ ہی گویا چراغ آسمان

نی حجابانه جو وه خورشید روائی نگل — صبح کی تاری کی صوت ہو چراغ آسمان
شب کو روئی رشک گلگا ہو جو گلشن مین فروغ — بوستا کا ہو چمن ہو رشک باغ آسمان
ہو نقاب شرم سی گر روئی مہوش بیحجاب — صبح سان بی نور ہو روشن چراغ آسمان
نغمہ آرا ہو جو وہ رشک پری دہ خورروشن — سن ہو مثل بوی عائی دماغ آسمان
عکس رخ یار سی ہی مہرہ تیرہ مثل شب — مرغ زرین فلک بی رشک باغ آسمان
کاسۂ خورشید لائی چرخ چارم سی مسیح — مانگی کردہ ہست دریا کس ایاغ آسمان
عیسی گردون نشین سیر مفت اقلیم ہی — جام جم سی کم نہین مطلق ایاغ آسمان
آہ سوزان کا کری شعلہ جو گردون پر گذر — روشنی مین کم ہو اخگر سی چراغ آسمان
لالہ سان یکپلاؤن داغ دلکی گرچمک — سرو مثل گل ہو بی مہری سی داغ آسمان
شیشہ ساعت کی صوت ہی ہمیشہ پر عیار — بادۂ حسرت سی ہی صلوا یاغ آسمان
سینہ سوزان پہ میری بسکہ مین پر نور داغ — شرمگین جسکی فطار سی ہی باغ آسمان
کوہ گردون پر رکہا کس وقاحت فی قدم — شبکو ہی گلیز انجم دست و زاغ آسمان
تجروی پر خصلتی اسکی سی تنگ آیا ہی دل — دم خفا کرتا ہی ہر لحظہ فراغ آسمان
ہی عیش گردون کا شکوہ کرتا ہو اسکی رام — نور ہی جسکا ضیا بخش چراغ آسمان
سید ہر دو سرا فرمان وائی قسل کفا — حاکم روز چراغ فی دماغ آسمان
ماہ مرج بہتری خورشید اوج سروری — جسکی جلوہ مین کیا پر نور باغ آسمان
مسند آرائی نبوت شاہ تخت معرفت — رونق باغ رسالت یہ زاغ آسمان
ہی گل انصاف سی اسکی بہا یہ بہہ چمن — خورم پر فیض مقدم سی ہی باغ آسمان
یعنی مجوا نبیا شاہ سریر اصطفا — باعث سرسبزی کونین و باغ آسمان
جلوہ گر اوسکی تجلی ہی مہ نیمرص مہر و ماہ — ہی دو خورشید نبوت زیب باغ آسمان
اوجناب پاک کا ہی اک غلام کمترین — خسرو خاور جو ہی سوزان داغ آسمان

سفر و نعمت پہ مین تیری حکم از نا حق رش
قرص مہر ماہ کی دو نو سانغ آسمان

گر نہ برسی باغ پر تیرا ابر کرم
ہو نہ ہرگز شت زمین سرسبز و زاغ آسمان

تا کجا طول سخن بر لے حسام لب ہو خموش
منفعل اس قطع سی تیری ہی باغ آسمان

بس دعا دست ادب کر حضرت علی مین دعا
یا الٰہی کہ رہی سرسبز باغ آسمان

شاہ دان و خوش مین سب ہو ستاد اون علی
کوکب بخت اونکا ہو رشک چراغ آسمان

لگ گی آنکھ شب فلک جو ہنگام سحر
سر پالین نظر آئی مجھی ایک رشک قمر

سر تی پاہی ایک نور کی گویا تصویر
بسکہ زیب تن روشن تہا لباس پر زر

اور دیا ہی جواہر مین تہی اعضا سب کی
بسکہ پہنی تہی متعدد ہی مرصع زیور

دیکہہ کر اوسکو کہلی آنکہہ جو گہبرا کی یہ ی
حیوت ایک رشک پری یہ غیرت حوا ئی نظر

کیا سراپا مین کہون اوسکا سراپا ہی نور
شعلۂ طور تہی وہ بالونسی لی کر تا سر

گرمی چستی و چالاکی تہی ایسی اوسمین
آئینہ سان ہو جسنی دیکہہ کی عالم ششدر

نور حسن اوسکا بیان کیا کرون سبحان اللہ
دو نور خسار سی تہی یہ غیرت خورشید و قمر

پر عرق رخ کہ جمل جس سی ہو خورشید بخوم
قصہ وہ قد کہ قیامت کری ہجرا جیک کمر

موجز حسن کا ایک بحر حسین تہی اوسکی
بنی ایک چہلی تہی نبنی کی ٹہپک سی مکسر

مانگ وہ مانگ لی جو عاشق بیچو کا دل
رہ ظلمات نمودا ری گویا سر پر

سر کی بالو مین تہی اس مرتبہ خوشبو کی مہک
سانپنی جسکی نہ بو دین کبہی مشک و عنبر

سانپ کی لہر یو دین تی لگی سانپ کو
جد مشکین کی اگر وصف کو لائی لب پر

اوسکی چوٹی مین تہا مو باف زریکا جلوہ
پس بنا فی نب جیسی ہو روشن اختر

اوسکی بینی سی جو پہر مانگ کی خط نک دیکہا
جلوہ گر صاف ہوا معجزہ شق قمر

مہ مقتہ تہی جبین ابروی پیوستہ ہلال
دو نو رخسار تہی رخسار لی مین بدر انور

چشم و حشت زدہ وہ چشم غزالا نہ ہوی چین
نرگس باغ ہو شرمندہ جو دیکہی آنکہ

اوس لب لعل سی ہی لعل بدخشان بیرنگ — سامنی گوہر دندان کی ہی فی آب گہر
صاف دندان رخ طفلان تہی کہ ہیر کی کنی — یا کہ تہی برج سعادت مین درخشان اختر
پانی پانی ہو نجالت سی صدف مین موتی — درہ دندان کی صفائی کو جو دیکہی آکر
شمع انمین تہی گریبان سحر مین روشن پو — اسطرح گرون پر نور وہ آتی تہی نظر
نازنین ساعد بازو تہی جو مانند بلور — شاخ مرجان مین لطافت مین ہو کیسی ہمسر
ہاتہہ دو پنجہ خورشید سی روشن تہی زیاد — ہر کف دست صفا مین رخ ماہ انور
کیون نہ اوس دست حنائی سی خجل ہو مرجان — شرح انگلی تہی ہر یک غیرت لعل احمر
شکم صاف تہا ایک سطح بحر سیماب — ناف گرداب تہی دریای لطافت مین مگر
کہین باریک سی گل کی کمر تہی اوسکی — موشگافی کرو ہر چند پر آتی نہ نظر
کیون نہ آئینہ چین اوسکی ہو زانو نسی حجاب — رہی حیران اوسی دیکہی ہو بلور آکی اگر
ساق سیمین کا جو ہو ذکر کسی مجلس مین — شمع رو پوش ہو فانوس کی اندر جا کر
قد وہ قامت کہ قیامت کری جسکو تسلیم — چال وہ چال بنا جس سی ہو شور محشر
بنت اور لچکہ دوپٹی مین تہا ایسا کہ جسے — دیکہہ لی برق تو لی شرم سی دامن نہہ پر
آئی اس شکل سی نزدیک جو وہ غیرت حور — آئینہ سان مین رہا دیکہہ کی اوسکو شدر
آیا مین ہوش مین چیستی تو پوچہا اوس سی — کون ہی تو پیر اکیا نام ہی رہتی ہی کہ بہر
ہسکی بولی کہ مجھی لوگ مین کہتی شادی — زندگانی کا ہی فرانجم جہان مین مجھہ پر
آج گہر مین تیری مین آئی ہون مہمان عزیز — عشرت وجشن کا سامان مہیا اب کر
کنج اندوہ سی وہ سہہ ساز کراب بزم نشاط — فرط شادی سی ہی مسرور طرب جن و بشر
آج وہ دن ہی کہ کونین مین ہی جوش خوشی — بانی وچنگ مغنی وشراب و ساغر
اہل اسلام خوش و شاد مین مشرک مغموم — تو بہی آمادہ عزت ہو بس اب دیر نکر
یہہ سخن کہہ چکی جسوقت وہ سرمایہ ناز — دیکہہ کر پہول سا مونہہ نہیہ مجی کہا یون ہنسکر

عالم علوی و سفلی مین بی شبا دی کی دهوم
خورم و شاد مین سب حور و ملک جن و بشر

داور خلد مین سب بند مین بواب جهیم
حوریان نور کا پهنی مین لباس و زیور

کئی رضوان فی جب راسته جنت مین تمهین
خیل غلمان کی هی پوشاک مکلف در بر

حکم حق سی هوئی هر بار سب اشجار ملک
کوئی پهولا کوئی اقسام کی لایا هی ثمر

حوریان گاتی مین هی قصر مین لوی بجاتی
قدسیان مژدهیان پهونچی کی لو آتی گو بر

باده عیش سی سب مست مین سکان ملک
طائر عرش بشاشت سی مین کهولی سر و پر

اسپیده دم و خوانندهٔ حوران بهشت
آئمن مین عالم ایجاد مین گردون سی او تر

جبرئیل یا هی فردوس سی چلی لے کر
جبرئیل یا هی فردوس سی چلی لے کر

کوئی شی تاج خوشی سی نهین خالی هی مگر
کوئی شی تاج خوشی سی نهین خالی هی مگر

سوچ تو دل مین ذرا دهیان هی سوقت کدهر
بزم مین لا دی ذی نذ قصیده کهه کر

مدح سلطان و عالم مین پڑه ایسی اشعار
آفرین تجهکو کرین حور و ملک جن و بشر

اور سیاب تیری جنبی مین سب حسنات
نظر لطف کری تجهپه خدائی اکبر

سنکی بهه مژدهٔ جان بخش هوا مین مسرو
موج زن بحر مسرت هوا دل مین یکسر

کهل گیا گل کی روش غنچه پر مژدهٔ دل
بلبل طبع مطلع بهه پڑه یا خوش هو کر

رحمت حق سی نه معمور رهو عالم کیونکر
آج هی جلوه مین سلطان دو سول ا ظهر

باعث خلق دو کون آدم و عالم کا ظهور
زینت ارض و سماء عرش خدا کا نیر

آیت رحمت حق نور خداوند جهان
مالک بار و جنان قاسم حوض و کوثر

زیب اورنگ سلامت شه تسلیم رضا
مالک لوح و قلم ساقی حوض کوثر

شاه شاهان جهان مظهر ذات یزدان
رونق کون و مکان شافع یوم محشر

سرور هر دو سرا راه بر راه بدا
واقع رنج و غما رافع نقصان و ضرر

پشت ماہی سی بہم ملکی ہو گر دونکا شکم — تمکنت کا تیری گر وہمہ ہوا وسکی سر پر
بسکہ سکین دگران تر ہی ترا بار وقار — چل سکی ذکر مین جسکی یہ قلم کاغذ پر
کہنی سی تثقل زبان سی سی ہو گوش گران — بار تو فیر کو تیری کروں تحریر اگر
گلشن لطف سی تیری کوئی غنچہ گر پائی — آسمان لی اوسی خورشید کی دستار پہ پر
عہد وصندلسی فزون چوب قلم ہو تو وا ر — فیض حسالق خمیدہ کروں تحریر اگر
برگ گل صفحہ قرطاش ہوا ور مشک مداد — کروں تحریر اگر اخلاق کا تیری دفتر
گر کروں نکہت الطاف کا مضمون بیان — کلک رنگین ہو میر اصوت شمال تر
بنی یک قطعہ گلشن یہ ہر ایک ورق — ہو سیاہی سی عیان نکہت مشک و عنبر
جسکا نین ہو گل خلق کی تیری نکہت — باغ جنت سی ہوا وس گہ مین ہوا خوشبو تر
مدح الطاف مین تیری جو یہ ہو نمین اشعار — ہون شگفتہ دل حصار بر نگ گل تر
ہو ہر ایک بیت میری بیت گلستان خیال — سرو جنت کا ہو ہر مصرعہ عرعر و رون جمبر
زلف جسکی ہی بنفشہ گل تر جسکا ہی رخ — تیرا الطاف پسندیدہ ہی ایسا دل پر
اب سخاوت مین کروں مطلع روشن رقم — سنکی جسکو ہون حجل حاتم و معن حیف
عمر بہر قحط دوبا کا نابود ہر کو ہو گذر — ہو فوران باد عنایت تیری عالم مین جہد بہر
کلک کاغذ پہ گہر بار ہو جنگام رقم — بخشش وجود کا تیری جو لکھون مین محضر
بلکہ کلک اپنی کو تجھہ سی جو سخا کی ہو یاد — ریزش خامہ سی اوسپہ ہو نثار گوہر
آبار سی سلسل کروں اوسم تصویر — نکلین وین سی فزون درج وہن سی گوہر
وہ ہتھیلی ابر سخاوت کی جو تیری بارش — بی یقین عرق ہو دریا می سخالت مین مطر
شبہ نگیرہ کف بہ بخشش سی تیری دریا — بی فنی ابر کی نیسان بہی منہہ پر چادر
سنگ نیری جو کری ہاتہہ سی اپنی تو عطا — ہون مین فیض کف دست سی لعل احمر
ابر نیسان سخاوت کی تیری ہین قطرہ — بحر اخضر کی ہین اس مین بہہ حتنی اختہ

اسپ شہ کت بنی ایک عالم شیہ بردار حشم — فتح و اقبال جلو مین ہی بسان چاکر
پاتہہ باندہی ہی تیری سامنی گردان عجم — آگی رہتی ہین فیلان عرب تیغ و سپر
رعب سی تیری ہی بہرام فلک پر لرزان — کانپتا ہی تن خورشید ہمیشہ تہہ تہر
کروفر مین تیری ہمراہ بسان خدام — حشمت و جاہ جلو دار مین ہین آتہہ پہر
خاک کو چاٹ کی ایکبار شہنشاہان جہان — کان نمکی مین پکڑ نام کو تیری سنکر
بید کیطرح سی خوف سی لرزان سب تن — آب ہشت سی دلیرو نکا ہی زہرہ در بر
کانپی کیونکر نہ تیری سامنی دل سینون مین — زور بازو ہی تیرا قدرت حق اکبر
قوت و حرب و اقبال و سخا تمکین کوسے — دو جہان مین نظر آتا نہین تیرا ہمسر
کسطرح ہون گر تیزان تیری گی سی عدو — حق تعالی نی کیا تجکو نبی غالب سب پر
دو جہانگی ہو اگر فوج فراہم یک جا — وقت پیکار نہ لشکر سی تیری ہو سر پر
برق دم تیغ زبان ہو تیری ہنگام سخن — مطلع تیز تر ہون صف پلارک مین اگر
انتقم تیغ کا تیری جو دیکہا دی جوہر — خم کف افسوس تصویر قضا آوی نظر
تجہکو کونین مین کیونکر نہو حاصل غلبہ — ہی تیری تیغ کا خم ماہ نو شہر ظفر
ہی کلید در فردوس برائی مومن — نار دوزخ کی لپی ہی تیغ تیری راہ سقر
کردی ایک آنمین یچان ہزارون کفار — پلی شمشیر تری صاعقہ کردار جد بر
تری تلوار کا سایہ اگر اوسپر پر جاتی — آج مین مین تیراب کا پیدا ہوا اثر
سر گردون پہ پڑی گر تیری شمشیر کا وار — کانکر گاؤ زمین جاتی وہ ماہی سی اوتر
بیگمان دم مین وہ دریائی فنا مین ہو غرق — گہات کی اوسکی ہو جاندار کا جیو قت گذر
کسطرح ہو تیری تلوار نہ پیغام اجل — خرمن ہستی اعدا کو جلاوی مطلق
ہاتہہ مین تیغ مصفا تجکہہ ودیعہ خورشید — پشت پر مردمک دیدہ جبرئیل سپر

کو روندی ہوئی مثل عدالت سی تیری ۔۔۔ گر کسی شی پہ کری کوئی خیانت سی نظر

شرق سی غرب تک اب چین سی کہوان در کو ۔۔۔ سوتی ہین پاؤن پساریگی سب آہستہ بہر

دہل کیا پہونچی ضعیفونکو توی سی آزار ۔۔۔ تمہین جو فسی تیری ہوئی خشک و لاغر

سر رو مثل ضیا ہوا میرا شبدیز سخن ۔۔۔ تیری آگہو ہی اگر مدح مین لاؤن لب پر

واہ کیا اسپ فلک شیوہی نیکو پیکر ۔۔۔ جسکی ہر مو مہ تو ہیگہین ہین روشن اختر

مرکب ہم تہ پہونچی کبھی جس جا باحشر ۔۔۔ برق دش کا تیری اک آن مین ہاپن ہو گذر

ہی عجب اسپ معلی اسیر جو ہو گرم روان ۔۔۔ جائی اوگرد فلاک پہ مانند شرر

ایکجا پرتہین بجلی کی طرح اوسکو قرار ۔۔۔ کبھی تنکہون سی ہو غایب کبھی آجاتی نظر

ایک پلا رتی پہرآتی وہ ستادون اقلیم ۔۔۔ ہفت قلزم کو بیک چشم روان جاتی اوتر

سرعت باد صبا پای نہ اوسکی تحصیل ۔۔۔ گرد کو اوسکی نہ پہونچی کبھی دست صرصر

رنگ جسکا بی چمن اور قدم باد بہار ۔۔۔ حسن مین حور سی افزون ہی وہ گلگون پیکر

اوسکی رخسار حسین ہی پہ جلوہ حسنے ۔۔۔ شرم سی پرلین منہہ آگئی ہون شمس و قمر

اوسکی آنکہونسی سدا آنکہہ چراتی ہین غزال ۔۔۔ حسب اور حرمین آہوہی ہی کو سون بڑہ کر

کہکہون بدر بین کو تو پہہ تشبیہ ہی پست ۔۔۔ نقش نعل اوسکی مہ نو سی ہون روشن تر

بال مین سنبل فردوس یا کاکل حور ۔۔۔ جسکی خوشبو سی ہی تحلیل وہ مشک و عنبر

دست و پا مین وہ نزاکت کہ تیری رو جسکو ۔۔۔ دیکہہ لی شرم سی لین چہرہ پہ اپنی چادر

چوم لین اوسکی قدم آکی غزالان ختن ۔۔۔ نازرفتار کی دہلای جو اپنی جوہر

یون تو ہیہہ پیرو ہو خدا کی صورت ۔۔۔ جسپہ ہو جلوہ نما نور خدا اکبر

روکش شب رنگ طبیعت کی عنان تو حسکر ۔۔۔ بس خضوعی مین بہت جرات تقریر نکو

وقت ہی بہہ کہ دعا ہاتہہ ہونسی کر حقسی دعا ۔۔۔ کای محیط کرم و عاجز و وحی اکبر

از پے بخ تن پاک دامن معصوم ۔۔۔ بہر محبوب خدا ابہر شہہ و سپہر

نغم شیرین مین شاید جان شیرین ہی بصد فخر
نہین ہے بیستون سی لالہ بانی کو بکن پیدا

خیال گوہر دندان مین ہون گو اشکبار لیکن
تو پشمونہی ہوا فسوس غربت دل مین پیدا

سرو سان چمن مونہہ لپیٹ چہار برگ نجات سے
جو ہی پردہ گلستان مین موسمی کی دولہن پیدا

وہ ہی صیاد عالم کہ ہمہ یکجا وہ نگہہ تیرے
نہین ہے وحشت ہیجا نہین جسکا ثانی رابزن پیدا

ہے خجالت سی اشکین مونہہ سی ہوا تی بنا و یگانہ
نہو کی شام غربت کی ہوا صبح وطن پیدا

ہم اور محبوب کا انفصال واحد مین عشق نا مین
کیا خالق نی ہم دونو کو یک جان دو تن پیدا

غزال چشم کی پہچان نہین ہی دل کر شمہ سے
گروہ خوبرو یا نہین ہی آدمی برہن پیدا

نمک کس خان مین ایسا ہی پیاش کہان ایسے
جو تجھہ مین ہی پری پیکر ملاحت ا دنہین پیدا

مکدر دل ہی کیا یعقوب سا دشہر مطلب کو
غبار شام غربت مین نہین الصبح وطن پیدا

کہان سجدہ بتان آذری جسکو جدائی مین
حسینو نہین ایسا وہ طفل بتمن پیدا

نہ اوسکی عشق مین بل شل مجنون بتولا اعقل
جو بوی تیری آگی نعمت لیلی دمن پیدا

اگر یہہ جانتا پہلی نہ دل تجھہ سی لگاتا مین
کہ ہوگا تحمل الفت مین شمر رنج و محن پیدا

پنہسا پہندیمین جسکا دل ہی اوسکا چھوٹنا مشکل
تیری الفون فی ای کافر کیا طرفہ فتن پیدا

یہان ہر جنبش لب سی ہی اعجاز مسیحا تی
کیا ای غنچہ لب تو فی عجب طرز سخن پیدا

نہ فانوس مع جسطرح جلوہ شمع کا روشن
اوسی صورتی تیرا نور زیر پیرہن پیدا

بہ ہاہی درس وشت جو یا ض چشم آہو
نہو گا مجہسا صحرا مین کوئی وحشی برہن پیدا

نہو محو نظارہ تو بہار چند روزہ پر
خزانگی دن بہی ہین پیش نظر مرغ چمن پیدا

ہوتی اسدم حسام اس بحر مین باز غزل خوان
طبیعت کی ہوتی دریا سی یون در سنج پیدا

تیری فرقت مین بہنہ لگو ہوا رنج و محن پیدا
کہ طاقت تحمل کی نہ پیدا ہی اور ضعف بدن پیدا

سحر کو تا ہون گلشن کی تماری پھر کی کشمکو
ہنسدر گل کیا ہی مینی تہائی مین فن پیدا

چہپاتی لاکہ ہزار لغو مین رنج پر کیپ نہین سکتا
نقاب سنبلستان ہی ہی ہوتی گلبدن پیدا

نہوگی جرشب نو تیرہ ابھی صبح وطن پیدا
یہہ تیری کجروی صاف ہی چرخ اہن پیدا

نہوگی خلق کو آسایش اس ظالم کی یا تہو نسی
کیا خالق نی گردون کو نی ایسا وحشن پیدا

سنی گر آسمان فریاد واپنی داد خواہو نگی
ہزاروں ول ابھی ہون درد مندنالہ زن پیدا

ہماری وسطی تارہ ستم ایک وسی ہوتا ہی
نی جور وجفا کی روز کرتا ہی چلن پیدا

سلیمانکی انگوٹھی ہاتہہ گراتی میری شاید
کری دوربتی یک جانی فرشتہ پھر نئی پیدا

مین وہ بیرگشتہ قسمت موج پانو بیل خوشگو
لوگلبانگ اپنی ہولی وہ کری صوت چلن پیدا

لگاؤن ہاتہہ مین گر پیشہ مرغ خوش الحان کو
نہو خرنوم اوس سی طوطی شکر شکن پیدا

کل ریحان لگاؤن باغ تو اوسکی کروش ہی
کرین خار مغیلان سوسن و نسترن پیدا

مکاں ہوگمان شاہ اسیر من ای بخت
گری وہ خار ہو تو صاف گلبانی سمن پیدا

کیا چرخ سیہ فی رو میرا بکو بخت کو تیرہ
یہہ ہی جا دل مین میری رولائی بختن پیدا

نگین لپہ بی منقوش اسم سرور عالم
کہا مینی یہہ تمنائی شہنشاہ زمن پیدا

ہی میری ہاتہہ مین حبل المتین دین مستحکم
کہان اسن عروۃ الوثقای محکم رسن پیدا

جو مہر آفتاب دین سی ہو قلب سیہ روشن
توسا تہہ آئینہ سان ہو جلوہ سرو اعین پیدا

ہوتی یہہ کاخ نارہ در طفیل پنج تن پیدا
پدا اللہ سی ہوتی صاحب نگین پہر تن پیدا

محمد محبت حق ہی علی سی لے محمد تک
کیا خالق فی اونکو رہتمائی مرد ورتن پیدا

فضیلت کا بیان اونکی نہ تو بہی یکسر موہو
کرین سو سوز بانین گر سا مونکی دین پیدا

یہہ لنگر بین مین وسمان کی شکر نہین ہمین
ہوتی یہہ نعمت عترت مین جو وہ رتن پیدا

خدا لی سب پیر عاشق بنا کر اولیا کین
ہوا ختم رسل محبوب رب ذوالمنن پیدا

مدد رحمت المعاین وہ جسکی باعث سی
زمان بہی اب تک قایم ہو چرخ کہن پیدا

ملک سالات آفتاب آسمان دین ہی
نہین جسکا کیا خالق فی ثانی کوئی تن پیدا

سیہ خاتون کر شفیع خلق پیغمبر
نہین خلقت مین اوس صاحب خلق حسن پیدا

اگر لاؤں زبان پر مدحتِ شافعِ محشر
تو ہو میری زبانِ نور شمعِ انجمن پیدا

یدِ بیضا ہو کاغذ اور سیہ کر لغتِ نی لکھوں
ہر ایک سطر منور کی ہو مہ کی کرن پیدا

بناؤں گنبدِ خضرا کی قبلی سیاہی اور قلم مژگاں
کہ بحرِ نور عرفاں چشم سی ہو موج زن پیدا

پھر اس روشنائی سے لکھوں نعتِ شہِ بطحا
کری جب اوسکی اعلیٰ تر رب ذوالمنن پیدا

اگر اوسکی روضہ کی کوئی بچی لو اور سجا دے
میسر منبر و محرابِ جنت کا چمن پیدا

تصدق اوسکی ہر پہر کی گرد اوس شمعِ روضہ کے
ہوا حسد سی بالا گنبدِ چرخِ کہن پیدا

کریں آنکھوں سی طوفِ روضہ پر نور باہر دم
ہوئی اسو اسطی انجم کی ہر بہہ انجمن پیدا

شمائل اسکے کا نگار مکانین ہو نہ کسو صورت
نگین جسکا کیا خاتم نے یکتائی زمن پیدا

مصوّر قدرتِ حق نظر از ایرد سے
مجسّم رحمتِ اللہ ہو احد حسن پیدا

لکھوں تعریف کریں اوسکی اوصاف حمید کے
مرتب ہی ہو بوئی عنبر و مشک ختن پیدا

رقم چسپر ہو مرجِ خلق اوس کاغذ کی تختہ پر
گل مضمون رنگین سی ہو جنت کا چمن پیدا

اگر لاؤں بات یکی ثنائی لطف مولا کو
تو غنچہ کی طرح خوشبو کری پیدا دہن پیدا

معطر لب ہوں خوشبوی زبان برگ گلِ تر ہو
شمیم گلشنِ جنت کری باغ سخن پیدا

کلام ای جہان پر اوسکی خلق روح پرور کا
تو اوس محفل میں ہو خوشبوی عطر نسترن پیدا

برنگ گلشنِ فردوس عالم غیرتِ آگین ہو
کری بہہ بوی خوش نذکورِ اخلاقِ حسن پیدا

نہ تہا می گرا وسی جبلِ متین علم کا لنگر
نہ ہو خوف کمکشاں کشتی گرد و نکو رسن پیدا

تشفی مرج غایب سی کہاں موتی ہی جب طغیاں
ہوا شوقِ خصوصی شہنشاہ زمن پیدا

نہ ہی خلقت کو اکب کی نہ تہا چرخِ کہن پیدا
مگر تہا نور ای حبیبِ ذوالمنن پیدا

ہوا یہہ آئینہ نو لاک کی تفسیر سی ظاہر
نہ تا نو لو ہر ہو تا نہ یہہ چرخِ کہن پیدا

کیا خالق نی میری واسطی ایجاد عالم کی
تری یا عشق ہوا جہ دو جہان شاہ زمن پیدا

تو وہ نورِ خدا ہر درخشاں نبوت ہی
کہ جسکی نور سی حق نی کئی تیرہ رتن پیدا

شجی سعت کیا ہا کی تیری کرون ای شیخ عالم
زبا پہر وجب بہ بدن لا ناذو کر مین تیری شجا عت کا
مخالف کو ہو پرکاہ سی کمر ہی تیری آگے
مگر جب با تہا و تنہا نی قوت بازو تیرا و پسر
نہ برآمن بر دستان سرکش تیری بازو سی
فدا ہوتی بصد جان تیری زور دست بازو پر
جو لیکر مشعل خورشید ڈہونڈی شہر تیرگی دن
ہزارون چرخ کہا ٹہرا دہین چرخ مقوس نی
پڑی اس صاعقہ کردار کا سایہ جو گردو پر
چمک شمشیر مرن کی جو بہرام فلک دیکھی
تیری شمشیر گر ہو عکس فگن وی دریا پر
پڑی نور فلک پڑ کر تہ گاو زمین جسکے
یہہ مین موصوف سب اوصاف ذاتی صفاتی مین
چلی آگی نہ شمشیر مان و صف ملارک مین
پڑی بیرونی پر گر سخاوت کا تیری سایہ
تیرا جود و کرم بحر سخا لکہون جو کاغذ پر
سحاب جود تیرا برسی گردشت اطراف الان پر
دلہاتی و وصیف عالم اگہہ کرم تیرا
اگر ہو بارش نیسان ہمت کشت بتہا پر
سحاب فیض کا تو ہار مین پڑ تر شک عان ہی
جو ہی تیرا نشین بحر طرہ دریای ہمت ہو

تہین تجہسا کیا خالق نی کوئی صنف سخن پیدا
تہہ دل مین خود بخود ہوتا ہی ہنگام سخن پیدا
کری گویا کہ عمر عبد و ورد دین بدن پیدا
کری جو ہر لطف کی تیغ او سد صنف شکر پیدا
تیری عدا کرین ہر چہار طرف پیدا
جو ہوتی عہد شیرین راں سا سیل تن پیدا
نہو تجہسا کسی پر ہما تیغ زن پیدا
ہوا تجہسا نہ لیکن و سرانا لک عدن پیدا
تو جلکر رخ خاکستر کری چرخ کہن پیدا
تو عرشہ خوف کی ماری کری وسکا بدن پیدا
کری ہر موج دریا آب شمشیر مین پیدا
نہین سا رہم کہین ایسی تہ چرخ کہن پیدا
زمانی پر مین جو ہر اسکی سب سر و علن پیدا
ہوا خوف ترش و سکو پہنچ ہنگام سخن پیدا
ابہی فعال حاتم اور بون جعفر کی چلن پیدا
تو ہو ہر صفحہ پر سر سبز معنی کا چمن پیدا
تو شا خو نہین ہون بار نامہ مشک ختن پیدا
تو ہہ تہ سی مثل کوہ ہو لعل مین پیدا
تو خوشی تو تو نی ہون شہ سر و علن پیدا
بخارا و سمرقند ہی چرخ نو تہ چرخ کہن پیدا
جہا چہ گہرا ہو صدف سان فی سخن پیدا

قطع

جلیس صحبت شهبازی بر کبک صحرائی
که بیضه‌ی هوا جوره تبال زعن پیدا

هر ایک گفتگش سی گرفتی بی لقت گربه ایلی
زبیم شوکی شقفت بی محل خشته تن پیدا

کنا تکومه کری تکری تو سوز عدلسی وشن
دل گردون سیه هومه من هوجس سی کهن پیدا

وهمی کری کا چسه م نخل هولی پر
تو فوراهو سحاب معدلت سایه فکن پیدا

اجوبه سنگ اگر تیری زبان عدلت کا
کری وه سنگ پر سنگینی کوه دهن پیدا

یه بند وبست هست بی که مارغنکبوتی اب
کری پیل ومان کی واسطی زور رسن پیدا

کمیت فکر مضمار پنائی اسپ معنی مین
فی طرز وروش سی کرتو اب اه سخن پیدا

یهه وه گهوراجو هی دهریز نا گرد عیان گردش
پنائی سوکری گردش اگر چرخ کهن پیدا

جمیل ایسا بی جو بکا سوز بن گردن گردا پر
هوا اسن شمالا هن وه یخبانی زمن پیدا

جبین مهر وخشان ماه نو بی ابروی پر خم
هوتو ماں اسکو دهن بی پیکر کی سو جلی کمان پیدا

خجل گردنسی اوسکی بی ماض گردن خوبان
دهان تنگ اوسکی بی شیرین کا دهن پیدا

سبک پائی سی اوسکا جو کری پنهار کا کهو گن گرمین
توخامی مین هوچسپ و خیر آهوئی ختن پیدا

براق تیز پا سی کم بدیکهی اوسکو سرعت مین
کری گر صاحب انصاف چشم محسن پیدا

نظیر اسکا نظر آتی نگا عالم مین تا محشر
هزارون دیده انجم کرین چرخ کهن پیدا

نهین کهتا هی پر اور تا هی بی پر پر پی پیکر
پری هوکی به شکل اسکی کوئی یار کیدن پیدا

نه رعنائی کو اوسکی آبوئی دشت ختن مهچی
مثال اسکی نه چالاکی مین هوکوئی هرن پیدا

نه اوسکی خوبیونکی بو کو پهنچی گا قیامت تک
کری سو چین مین نکهت اگر مشک ختن پیدا

پنائی باد پائی وهم اوسکی تیزی سرعت
کری گو گرد نمایین بجلی کی چلن پیدا

یه هی شفاف نازک خلد باریک اوبرس تیرو کے
که صاف صفحه سان هی سرخی خون بدر پیدا

لکوئی خلد پر قطری عرق کی یون درخشان مین
شب تاریک مین جیسی هو تاروں کی پهپ پیدا

تصدق هو دنب کیو نکر نه بال و دم پر سو جا سے
که جب ماهی کی بالونسی هو سو جلی کرن پیدا

ربین محفوظ اونکی پست آفات سیاسی
عدو کی واسطی مہلک کرامر اض پیدا

گر کرون تصدر ح اوسکی تجلی کا عیاں
ہو ید بیضا ورق جامہ بوشکل کہکشاں

جلوہ رخسار انور کا پری زورہ جو عکس
ذرہ ہاتی رنگ ہون رخشندگی مین مہرتاں

پرتو افگن ہوا گر وہ مہر طلعت یکبار
ماہ کی تنویر ہر سنگ ریزہ سی عیاں

کب بہلا ہوا بروتی خمدار جانا نکا نظیر
منعرق شمشیر ماہ نو ہوا

گر پڑی وس ماہ کا سایہ نہ ہر شب مہر پر
حشر تک پرتو سی اوسکی پہر نہر خشین جہان

چہرہ انور سی وہی گر نقاب شعر رو
مثل پروانہ تصدق ہو دل ہر دو جہان

کہولی گر باد صبا اس لف مشکین کی گرہ
ہندی تا شام ہو باد صبا مشکفشان

گلشن رخسار رنگین کو جو کہی ندیپ
خار ہین بون وبہار اوسکی نظر مین خزان

منہ چہپالین شرم سی پتو مین گلہائی بن
خندہ زن گلشن مین گروہ ہو گل غنچہ دہان

حسن و بیمین جو ہو باغ جہانین بیمثال
کس وشمن وہ یا کم نو گل نہو سرو روان

وصل مین مجھکو رولاتا ہی فرقن فکا خوف
فصل گل مین ہی بجان فرع چمن گرم فغان

گل ہر یک محتاج شبنم باغ عالم مین رہی
کرنہ میری حال سب بر رو مین چشم گریان

نخیز ناکامی دیکھا جس سی تہی چشم امید
اونسی حاصل ہی بدجیسی بہانکی کامکان

سخت دل ہیسوز عالم ہو تا ہین عالم نرم
سنگ آتشنہ نہو خرکوزہ شیشہ گران

صاف دل ہی جبکا اوسکو کیا کدورتسی ہی کام
آبکا آئنہ کب ہی طالب صیقل گران

دوست دشمن ہی کدورت اوسکو سکے نہ ہین
صاف ہی آئینہ خورسان دل روشندلان

سر بسر جسکی باعث سی ہی شعلہ افروزون
ناتوانونکو جلا کر دی فروغ سرکشان

ارسا مین تر بیلی کا ہی حاصل بد و
شجر و تیلی ہی اہل کہا تا ہی سنگ کو کان

چہاری سا نی زندگانی گر آتشنہا گر دو ہو
خضر کو تجربدی حاصل ہی عمر جاودان

صاف ہی جسکی طبیعت گرد و گنہ سی حسام
حال دل ہی مطلع نکلی سی صاف اوسکا عیان

تارک دنیا مین ہو بیشک وہ مین خاصان حق
کہونگر اونکی مدح مین قاصر بشر کی ہو زبان

کہو لیکر بھی کوئی چشم حقیقت کو اگر
چین کہتے ہین جسے وہ دہر فانی مین کہان

دیکھتے ہی سکو وہ ہی ایک درد عمکا مبتلا
کونسا دل ہی عیان حسین ہین یخ نہان

[illegible] وہی ہا ہو نسی [illegible] نیکی کو تی
کو تی ہی ہر لحظہ شاکی جفائی آسمان

[illegible] جوان سی نسی جوانو نو
مطلع ثالث کی مضمو نسی وہ ہوتا ہی عیان

بسکہ ہی گرم گرمجوشی سیمابی آسمان
بارگسی اب مین رشک ارزوش کراستخوان

مثل فانوس ہی عالم ہی سب گشتگی
الامان ایک گردش گردون گردان الامان

سفر یخ ہم رسی دو چیز ہی کہنہ مین
بھگو اسمین آخر کو سر ہو گئی سب استخوان

تجھی گردونکی ہاتھون کا روان عشق کی
دل ہی مانند جرس سینہ مین سرگرم فغان

رہتی ہین سرگشتہ ارباب ہمہ بہر معاش
پہ جہانتی ہین خاک گردش مین فلان ابن فلان

فکر مین روزی کی سرگردان ہین عالی نژاد
ایک نان کی واسطے محتاج ہین نواب و خان

لوگ جو آگی مرفہ حال آسے تہی نظر
تنگدستی سی وہ ہین محتاج آب و نشک نان

ہر جگہہ پر دیکھتا ہون بہر رفع احتیاج
ناکسونکی منتین کرتی ہین عالی ہمتان

جن گہر و مین ذات دن تہی شادی نیز غم شسطہ
نام نسانکا نہین ویران ہین وقصر و مکان

گل شگفتہ تہی جہان ب و چمن ہی خار زار
فصل رو دی ہگہہ ہی برگ ریزان خزان

سیر گلشن کر کری فصل بہاری مین کو تی
دیکھین یہہ نیرنگ فوراً دیدہ ہائی مردمان

ہو تا ہی اشک شبنم خندہ زن جسوقت گل
کرتی ہو باد حوادث اسکو پامال خزان

سرو نہری گلی دیکھہ اور بی ثباتی بہار
سنوز [illegible]

سنکی حال تقدم مرغ زیرک سار سی
لب پہ مرغان چمن کی ہی الم کے داستان

گل گریبان چاک بلبل مین ہی غلطان خون مین
سانی بلبل ہی پر یشان مثل لف مہوشان

خون دل سی ہی پیالی شبنم آسا گریبان چاک گل
دیکھکر احوال انکا اشک سبنم مین روان

روضهٔ انور کی کرسی پایهٔ رفعت اسقدر
پایه تو قد صداست اوسکا ہی اتنا بلند
کہو کر ہم حقیقت گر کوئی دیکھی ذرا
صحن مین ہر دم ملک کا ہی سر تسلیم خم
گردن روح الامین خم ہی وہان ہر سلام
مین منور بسکہ اوس روضہ مین قندیل چراغ
طور کی شعلہ سی روشن ہی وہان پر شمع صاف
ہونہ کیونکر مرتبہ مین پنج طلس دار فروش
پرتو افگن نور اوسکا ہو جہان مین ہر کنہ ہو
اور چو ہو تا ہی تیری خم سی ہی تفتیح حق
وہ لگا کہنی معاذ اللہ خاموش ای حمام
اوسکی مدحی شبہی ہو یہہ ممکن ہی نہین
شرق تا غرب اور تحت الثری سی تا بعرش
سب مین اوسکی ثنا خوانی مین کرتا روز حشر
مین تو ایک عبد ضعیف بی حقیقت محض ہون
چاہتا ہون جبکہ اوس ادمین کہون قدم
کیا ثنا اوسکی کرون خالق ہی جسکا مدح خوان
لیلۃ القدر اعلی جسکی سحر پاک کو
جلوہ نور خدا شمس الضحی مدر الدجی
شمع ایوان رسالت نور بخش برش حق
منبع جود و کرم ابر سخا بحر کرم

پست تیری جستجو کی آگہی کرسی نہ آسمان
جانتین سکتا جہان ایک مزع فہم عرشیان
سامنی اسکی ہی پایہ عرش اعلی کا کہان
واسطی مجری کی حاضر مین ملک صفت ہلان
شاگرد پدر مین جہین نسائی مین ہی عیان
مشعل خورشید و مہ ہی روز و شب غلوہ کنان
شاخ نخل وادی ایمن ہی ہر یک شمعدان
ہی مکین گون آسمان جو ہی مشرف یہہ مکان
تا دم حشر نہو ظلمات سی خالی مکان
کیونکہ ہین ہو تا دل محبوب حق کا مدح خوان
مین کہان اور نعت پاک اوس نور یزدانی کہان
یہہ خیال خام ہی روح القدس کا منہ کہان
عالم علوی و سفلی مور و مار و انس و جان
اوسکی رتبہ کا نہو عشر عشیر اون سی بیان
کیا زبان کیا فکر میرا کیا میرا نطق و بیان
ایا او سدرہ ہی میری دل سی یہہ مطلع تا زبان
مہر تابان کی ثنا ذرہ سی ہو ممکن کہان
لا نہین سکتا دلا فرط ادب سی ہاز مان
زینت عرش اعلی محبوب رب انس و جان
نیر اوج نبوت ہادی پیغامبران
صاحب سیف و علم شاہ سریر غرثہان

تو گر زنار پہنیگی خاک پر گر ہو نہو ذ — بت پرستی چھوڑ کر کعہ رہون وان ان
ہر کلیسہ مین کہی تو ترس ناقوس ہانگ نماز — مومن اہل دیر ہون اہل اسلام یگان
مدح غایت سی نہین بہتر ہا جی ل ہ احکا — ملتمس عاب حضوری مین حسام شہ خان
گر تیرا ہو تا نہ باعث ای شفیع عاصیان — خلقت گردون نکرتا خالق کون و مکان
تیری ہی عشق سی ہوئی پیدا زمین و آسمان — اوسکی پشکانی سی لامع گر نہو تا تیرا نور
غرق ہو تا نوح کا طوفان کی صدمی ہی جہاز — گر نہو تا نور تیرا السنگ امن و امان
آبیاری تیری رحمت کی جو کروی اگ گل — کیون ابراہیم پر آتشکدہ ہو گلستان
ہی خلیل یک باغبان احمدی خضر آباد ز — خرقہ دوزی تیری اوریس صالح سازمان
ہین بہت عیسی نمط سرکار خضر مین طبیب — مس ہوی عصا گر نی حاجب ہا ن
بخشی یونس کو شکم حوتی کی تو نی نجات — ورکا ایوب کی درمان ہوا تو بیگمان
ایک نگین دیکر سلیمان کو دیا ملک عظیم — نام سی تیری ہوا وہ بادشاہ انس و جان
قید کی شدت سی یوسف کو کیا تو نی رہا — دیدہ یعقوب مین تو نی کیا روشن جہان
جبہہ سا ہی دہ پہ تیری عالم علوی تمام — نعت حضرت مین مین سکان فلک ب السان
ہی علای کا تیری غلمان جنت کو شرف — حور کی مین تیری کنیز نکی ہی فخر حوریان
تہر کا تیری ہی شاہا یک سر زمار جم — گلشن اخلاق کا یک گل ہی گلزار جنان
مثل مالک مین تنور امر و زیر طوفان غضب — مرتبہ مین ہی فزون رضوانی تیری باغبان
نا گہانی ہر سحر پہلا کی پہنچہ آفتاب — نور زوہ قبر درگاہ شہ سی ماہ سا ان
خوشنوا جسجای تیری بلبل گلزار امت — غنچہ سان عان جنت لی ہی ل آوز نا
ہاتہہ سی کہکر قلم آگی محرر کی تری — پانا ہی تعلیم پر شاگردی دبیر آسمان
مشتری کو ہی سعادت تیری پاعث سی حصول — مہر و مہ سی لطف ہی تیری کیا او سکو ان

تیری اوج قدر تک پہنچی نہ یون فہم ملک — کہ خیال عقل کل جا ہی تو وہ ہوش دہی نہ دہ بان
بجہہ میرا ہی محبوب حق جو حق مین ہی از ینا — کون اتف اوس سی ہی غیر از خدائی راز دان
قدر دان معشوق کا ہوتا ہی عاشق ہر جگہہ — تو ہی محبوب خلق اخلاق بی تیرا قدر دان
حق تعالی کو نہایت ہی تیری خاطر غرض — مالک الدین تو ہی ای شفیع دو جہان
خوف کیا اونکو بھی جنکی باتہہ مین دامن تیرا — بارش مرسل نہ کرتی مین گناہ عاصیان
تیری امت مین ہوئی ہین ہم جو ای خیر البشر — اس شرف پر ہی خدا کا حمد شکر بیکران
شکر اس نعمت کا ہو تو بھی نہ یک فرد ادا — ہر سر موسی اگر پیدا کرین سو سو زبان
کس جگہہ پر تہا کہان جا تا رہا یک خیال — یہہ نہ سمجھا ہی بہت مشکل سخن و نکتہ دان
اب تصور کی قلم سی طبع کی قرطاس پر — لکہتا ہون یک مطلع مقتم بسبان کہکشان
جود تیرا گر لکہون لکی اشرف پیمبران — مثل نیسان ہو قلم قرطاس پر گوہر فشان
جسکو تو چاہی کرہی دنیا کی دولت سی غنی — مالک گنجینہ کوہ زمین و بحر و کان
سیم و زر در ریزشی کو ہی تیری چشم فیض مین — یا ہی تیری نظر مین دولت ملک جہان
نار سی گو گرد احمر خاک سی کبریت کم — قطر بسی گو بر سبک تر سنگ پارس سی گران
لعل معدن مین ہوئی خالی مین گوہر سی بحار — ہی جواہر زیر شش دست کرم گوہر فشان
جسکہ بخشی کاہ بخشش لعل و الماس خوش آب — خاک بر سر معدن و ہر ہی دیدہ پر آب کان
بحر ہوی شرم مین پیش کف دریا نوال — ابر دریا بار کی اشک خجالت مین روان
تجہہ سی سائل ہو حاصل ہو وہ مالک ہو سکی مراد — ہو وہ مفلوک جہان یا خسرو گیتی ستان
مہر و مہ شرمندہ رو دولت گہستی ہین جبین — سجدہ بندی ہو سودہ مین یہان فوق عالی خاندان
یون نہ بخشی تو عجب کو جنت الماوی سہ — ہو تیرا مداح اگر کاوتر تو دی باغ جنان
تیرا جو احسان ہی امت ہر سی ما کرم — کب کسی سی ہو بیان ہوئی تن ہو گویا زبان
گر مرا حولان ہو گیا مضمار وصف عدل مین — جیپہ ہی اس آہ سی شہد نیز خامہ کی عنان

بہاگین باد خوف سی برگ خزانی کی طرح
کاہ کی مانند ہون گرگون پہ لرزان جسم یہ لان

کیا کہی اوسکی برس کا حال کلک تیز رو
کتنی ہی وقت رقم دندان جہر تشی زبان

کانپتا ہی جسکی صولت سی فلک پر آفتاب
کورسان وحشت کنان بہرام گردون نہر سان

چمکی فرق سرکشان پر کردہ برق مہر حق
ہولب جبریل پر اوسکی ہرس سی الامان

شمل پرتر آسمانی کو حرخ کو مثل خیار
گاہ ماہی کو کری یکدم مین جو ریگ یان

ہوتہ و بالا جہان ارض و سما زیر و زبر
برہم اجزائی جہان علوی و سفلی ہوو ہان

گر پڑی دریا مین شاہا عکس تری تیغ کا
تیزی مین ہر موج بران ہودم شمشیر سان

کاتر تیغ اصفہانی دہار پانی کی کریے
آب مین سی فرون ہو کاٹ مین آب روان

تیزی تیغ اور برق مہر حق مین مستآب و تاب
دونو کی خلقت ہوئی مثل رہ ابوالامان

استمین بازوی قہر خدا اوسکا بنام
پنجہ دست قضای اوسکا قبضہ یگان

خوف سی عشہ ہی اب چلتا نہین مطلق قلم
صفحہ قرطاس پر مضمون ہی بسمل سا طپان

تیری گہوڑی کی صفت ای کلک نسب راق
کیا کرون جران ہی اسجا پہ میری طبع روان

دونو عالم مین بہلا جسکا نہو مثل و نظیر
کب سنا اوسکی بہلا منہہ سی بشر کی ہو بیان

چہرہ روشن ہی وہ جسکا کہ بدر اسمہ دار
پوچہتی اوسکی جبین ہی استمین کہکشان

اور آنکہین اس لطافتکی کہ جسکی سامنی
گوش گل گردیدہ نرگس ہی چشم کورسان

دو دو شمع طور سان نور ہی اوسکی عیال
عنبر گین جعد مشکین مثل لف جوزنان

انکہون کی نکہونسی چیز امن آہوان دشت ختن
ہو فدا اون پر نرگسی انکہون پہ چشم مہوشان

صاف گردونسی عارض گردون خوبان خجل
منفعل یار خرام قدسی پر سطر روان

اسطرحسی جبین کی ہی اوس پشت اور پر جبہہ
خال نارک جسطرح ہوا برون کی درمیان

خلد نارک صاف تر اوس سیم تن کی بس
دیکہہ لی ہو منہ پانا پر شخص اوسمین صاف آئینہ سان

چشم تر یہہ لطف دکہلاتی ہی قطرات عرق
چرخ اطلس رنگ پر جسطرح ستارہی ہون عیان

یا الٰہی جو کشش رہین سبد و ستدار ان کی
مار سوزان ہین جلین اعدای جید جاودان

دیکھہ لین گروہ تیری عارض نورد و نو
رہین تیر آہ جہر فلک پر دو نو

دل اولجہہ جا ماہی ہوتی ہی پریشان خاطر
یاد جب آتی ہین گیسوی معنبر دو نو

ہن تیری شب غم فرقت سی ہین آنسو دیا
آنسو نسی ہوتی تر باش و بستر دو نو

ہی شبستان یکون یاد مژہ ہین خون ناب
دل جگر کیا چلی ہین ناز کی نشتر دو نو

آنکہین نرگس ہین تیری لف پریشان سنبل
ہی ہن غنچہ و لب گل تر دو نو

غمزہ و نازسی وان آنکہونکی کیونکر بچی جان
تیر دستی ہین ہین سفاک برابر دو نو

وصف چہرہ کا کیہون یا ہین کروں مدح جبین کا
حسن و خوبی ہین جو دیکہا تو برابر دو نو

بلبل و گل نی جو دیکہی تیری چہرہ کی بہار
شاخسی گر تری پنجہ دہو زمین پر دو نو

من و ہون عاشق سرشار تمہارا جسکے
قیس و فرہاد قدم چومتی ہین اکر دو نو

تیری کی تپش ہین میری سوز تپ ہجر انسی وہ آگ
دل جگر خاک ہوتی سینہ ہین حل کر دو نو

کیا ہی نسبت لاجورد شنرنگ سی تیری وانکو
لعل یاقوت حقیقت ہین ہین پتہر دو نو

رشک شمشاد و سہ تیرا قد دلجوی صنم
جسپہ سو دل سی فدا سرو صنوبر دو نو

ہوتی ہی جان و تیری گنج ذقن کی خواہش
دہونڈتی آب بقا خضر و سکندر دو نو

تیری سر گشتون کی ہمراہ تجہی دہونڈتی کور
رات دن گشت و گذر کرتی ہین چکر دو نو

شعلہ رو کا جو تصور ہی سدا پیش نظر
جلتی آنکہین ہین میری صورت مخمر دو نو

گرم مضمون ہین خط شوق ہین اور تند ہوا
جل بجا تین کہین شہ بال کبوتر دو نو

کیون نہ ہو مطلع ابرو تیرا فی مثل و نظیر
دین و چاہ و ذقن و کہجہ کی کہتی ہین سب

مہ و خورشید تیری حسن کی آگے ای ماہ
ذرہ رنگ پریشان سی ہین کمتر دو نو

صاف لیتی ہین لو بہا عارض تابان کی کو
جب نظر آتی ہین وہ ماہ سی انور دو نو

یہہ نراکت ہی کہ بوسہ کا تصور جو کیا
نیلگوں آتی نظر عارض دلبر دو نو

ماہ روشن ہی جبین ابروئی پیوستہ ہلال
صاف عارض ہین تیری منہ پر اکبر دو نو

چین پیروین ہین خدا عقد ثریا ہی نثار
وہ درخشان ہین تیری کانونکی گوہر دو نو

قیس و فرہاد ہین ہر چند جہان مین مشہور
عشق کی فہم ہین مگر ہم سی ہین کمتر دو نو

مرشد حق کی جبین وزرسی کی ہی ہیبت
قیس و فرہاد ہین آپس مین برادر دو نو

دیکہی نظرون نی جو اوس حسن کی دریا کی چمک
لحد نورین ربی ہین شناور دو نو

گرمی مہر رخ یار کا دیکہو تو اثر
جل گئی طائر نظارہ کی شہپر دو نو

تیر پیاز نظر کا جو اون آنکہون کی ہی خوف
دل جگر کانپتی سینہ مین ہین تہر تہر دو نو

دشت چین ہو گیا خوشبوی زر مانہ سارا
کہل گئی اوسکی جو گیسوی معنبر دو نو

دیکہین چلون جو سکونت کا تیری قطب ملک
شکل قطبین خدا آگی ہون سر پر دو نو

سرو شمشاد جو تیرا قد موزون دیکہین
باغ مین سایہہ نہ چہوڑین تیرا دم بھر دو نو

چار آنکہین مگر ین شرم سی حور و غلمان
بہر نظر دیکہین جو آکر تیری تیکر دو نو

گلبدن فی مجہی داغون سی پنہانی وہ تہا
جسکی بیقدر ہین گلخواب و مسخر دو نو

باوفا عشق مین گر خسرو و شیرین ہوتی
ہوتی فرہاد کی مرقد پر مجاور دو نو

چاہی تو قیصر و خاقان کرین اوسکی خدمت
چہوڑ دین ملک کو وصاحب افسر دو نو

شب مہ مین کہر جو عقبی کا ہوا مجکو خیال
کانپتی بس جگر و دل گئی تہر تہر دو نو

دہیان اوسوقت یہہ آیا تبلاش دنیا
کٹ گئی عمر کی پن آہ برابر دو نو

گریہ ہاپی مین سبحہ یو جہی کار بدنیک
کہ کہی کاتب اعمال ہین سر پر دو نو

کام کرو وہ بھی جو کام نی تیری عقبا مین
جسکی حامی ہون تیری احمد و حیدر دو نو

اونکی توصیف مین کرات و قصیدہ ترقیم
کہ جو ہین بحر شفاعت کی شناور دو نو

کر ثنا اونکی کہ پائی تو درامن و نجات
اور حامی ہون تیری شافع محشر دو نو

اونکی روضہ ہین فروغ تہ بکعبہ سی سوا — فی الحقیقت یہی اصل کی ہین کعبہ دو نو
کیون نہ منظور نظر اپنا کریں اونکو خدا — جبکہ کونین کی خلقت سی ہون بہتر دو نو
کیون نہ مدح سرا یہ ہین کیونکر اوسکے — لوح خاطر یہ وہ شیکلین ہین محرر دو نو
گہہ کہین شوق قمار اور کبھی ماہ نمود — گاہ مغربی کہین جہت خاور دو نو
لب اعجاز نما کو جو ہلا دین ایکدم — دو نین چلا مہ دو صد سالہ برابر دو نو
شب معراج خدائی کیا جب اونکو طلب — گتی جبریل کی ہمراہ فلک پر دو نو
معجزی جو کہ رسولان سلف سی تہی ہوتی — کہتی تہی فضل الہی سی وہ اکثر دو نو
جو کی ذی روح ہین اون سبکو تحکم ایزد — روز کرتی ہین عطا رزق مقدر دو نو
حال مخفی رہی کسطرح کسیکا اون سی — دیکھتی سبکی ہین اعمال کی دفتر دو نو
کیون نہ ہو مطلع خورشید درخشان سینہ — خانہ دل ہین ہون جب نور کی پیکر دو نو
اونکی تمثال کا ہو قصد تو آئینہ مثال — دیکھیہ کرمانی و ہنرا دہون ششدر دو نو
دونو کی رتبہ ہی وہ نور و سخن نورانی — دیدہ و دل جسی سنکہ ہون منور دو نو
کیا سراپا لکہون اونکا کہ سراپا تہی وہ نور — جو شناکیتی ہین اونسی فزون تر دو نو
تہی مجسم بخدا قدرت داور دو نو — منظر نور الہی تہی سراسر دو نو
سر سی تہی ہا اون ملک ایک بہی پنجہ ہین دو ہلے — رہنما خلق کی خالق کی ہین منظر دو نو
سر بسر گو ہر اسرار سرون مین ہین بہری — درج اسرار خدا سر ہین وہ یکسر دو نو
فرق دین اونکی ہین برفرق نہ کونہ شمار — عرش کا تاج ہین عمامی سرون پر دو نو
ماہ ہفتہ سی تجلی ہی جنون سی ہی عیان — لیلۃ القدر ہین کیسوی معنبر دو نو
شرع گلبن اونکی جبین سی نہو کسطرح بلال — اوشی و خندہ ہون جب نور ہین بہر دو نو
لوح محفوظ اونہین کی نور و تشن ہی دلیل — جو بی لوح قلم ہین جنہین آکر دو نو
مدبر اللہ وان خم ابرو تہی ہم — یا مہ نو تہی و جانب کی فلک پر دو نو

صدف گوہر اسرار خدا تہی وہ دہن
لعل و یاقوت ہین خون در جگر او پہ نو

لاکہہ یوسف ہون خدا چاہ ذقن پر ذکی
جسی لین آب بقا خضر و سکندر پیو نو

مئی عرفانکی صراحی تہی گلاب گرون
دستگیر ضعفا پختہ صفدر دو نو

سینہ پاک تہی گنجینہ نقد اسرار
پاون تہی قائمہ عرش منور دو نو

انجہین ملتی تہی ملایک کف پا پر او نکی
حور و غلمان تہی قدم چومتی انکو دو نو

نخل گلزار جنان تہی قد دلجو پہ بہار
او نپہ ہوتی تہی فداسرو صنوبر دو نو

موج غایت سی بہاول نہین تیرا جو حسام
چلکی مل انجہین خصمونی مین قدم پر دو نو

جو تہین قدرت الہی کی مظہر دو نو
مہر و مہ جنکی ہین پرتو سی منور دو نو

تم ہو تطہین شفاعت کی فلک پر نور
چرخ اسلام کی لاریب ہین محور دو نو

یا رسول عربی یا علی شیر خدا
تہین او رین کی ہو مالک و سرور دو نو

سب کو امداد کا ہی بسکہ بہروسا تم سی
انجہین پرتی ہین گنہ گارونکی تم پر دو نو

تم سی ہاتی ہین شفاوہ جو زلکی ہین مرض
بیکسان تم ہو دوائی دل مضطر دو نو

ہم غلط ہو تا ہی فی الغور مصیبت ہین جب
نام پاک آپ کی آتی ہین زبان پر دو نو

کیون نہ غایت سماوے سی ہو شیعونکو نجات
دین و دنیا مین مجیون کی ہوین یاور دو نو

جو ہی گمراہ رہ راست دکہاتی اونکو
تم ہو تی کشور اسلام کی رہبر دو نو

ہر حی بخشی ہین نبیونکو جو حصی یکدست
رکہتی ہو قبضہ مقدور کی اندر دو نو

ناقہ کش صالح و ملاح تمہارا ہی لوح
خضر و الیاس ہین سکے رہین چاکر دو نو

تم جو فرماو کرین جانب مغرب سی طلوع
ہین تمہاری مہ و خورشید کی مسخر دو نو

تم وہ ہو نور خدا زینت بطحا و حرم
جہتی ہاتی ہین شرف مسجد و منبر دو نو

آشنا راز خدا سی نہین کوئی تم بن
ہو تمہین بحر حقیقت کی شناور دو نو

وقت پر اپنی غلامونکی تم سب لیتی ہو
کہولتی عقدہ مشکل کو ہوا کر دو نو

قبلہ دین ہین یہہ تم عمدہ نفحی بجذا
جسمین آسودہ ہو تم دین کی سرور دو نو

جس گنہگار کو حاصل ہو زیارت اونکی
نور سی دیدہ دل اوسکی ہون انور دو نو

مطلع نور خدا ہین یہی روضہ لاشک
روشنی جسمی ہین باقی مہ و اختر دو نو

طایر قدس ہین گردان کبوتر اونکے
ہین زمین پر پنجہ اعرش منور دو نو

پہر وہان ہی مجھی وی کنبد قدس یارب
تا جہین گردون اور تکہین ملون در پر دو نو

جسکی روضہ ہین وہ نور الہی بیشک
باعث خلقت عالم ہین مقرر دو نو

ذکر کا اونکی جو پہر جائی مہ و مہر پہ بار
سینہ چرخ پہ ہون بوجہہ کسی پتہر دو نو

حوث اور ثور پہ گر حلم کا پرتو پر جائے
نہ تہمی چرخ کسی ایسی ہون گران تر دو نو

سنجی خاک جو روکی تو وہ ہر گز نہ رو کین
ہاوی گاوی کی ہون تخت ہین جسہ دو نو

وزن حلمین ہین جو اونکی ہلین میرع وزحل
چشم انجم ہین ہون در دسی سبکرو دو نو

عفت و فر ہو المہرہ و جمال ہین گر
قاف کی ریزہ و خرد ل ہون برابر دو نو

پر تو انکی جو تہماری ہو تمانت اک دم
عرش و کرسی گرین فی الفور زمین پر دو نو

کشتی چرخ نہ طوفان حوادث ہین تہمی
گر گرین حلم کو اپنی نہ وہ لنگر دو نو

تمکنت کا جو تہماری کبہی سایہ پر جائی
سرمہ سان کوہ ہون عرفان کی لشکر دو نو

لالہ گلشن ہین ضیا خلق تہماری کی جو بو
غنچہ و گل ہون گل خلد سی بہتر دو نو

گلشن حب سی تہماری جو وہ خوشبو سنگین
حور و غلمان ہون ہم خلد ہین ششدر دو نو

خلق نگین کا تہماری جو ہو مجلس ہین ذکر
سنکی ہون سامع و نکی کان کلتر دو نو

عطر کی شیشہ سی خوشبو ہین یاد و ہو باہم
بوی خلق اپنی سی کر دو جو معطر دو نو

گل اخلاق تہماری کی جو پائین نکہت
ناک کی تہنی ہون غنچون کی برابر دو نو

ہو سیہ خلق کی مضمونسی جو آنکہون کی بیاض
نافہ سان مردم دیدہ ہون معنبر دو نو

مجی محبوب پسندیدہ تہمارا الطاف
جسکی ہین عارض خوشرنگ گل تر دو نو

سر بہرام پر ایک ار گرانکا پر جائی ۔۔۔ دو گرین تہل گدوا و سکو فلک پر دو نو
نظر آئی او نہین گرتی ہوئی ایک برق اجل ۔۔۔ فوج کین پر گرین گرز ار برا سر دو نو
گر علم فوج مخالف مین پہر تلوا ین ہون ۔۔۔ میں ہی مین ور ہم و برہم گرین لشکر دو نو
اہل کین اضرب کو انکی پہلا بھی کیو نکر ۔۔۔ مین پہہ برق غضب حضرت داور دو نو
سامنی و نکی اگر آئی عدو تخت نشین پہ ۔۔۔ بخشین ٹیک حرم مین او سی خاک کا بستر دو نو
تیغ مرگ و نکو کہون یا گلہ عزرائیل ۔۔۔ ہر طرف دو نو کی مین ہمدم و ہمبر دو نو
کیا کوئی او نکی ہر سکی کرے تعریف بہلا ۔۔۔ کا ہین جب حضرت جبریل کی شہپر دو نو
مار یو نکو بہہ دکہاتی مین سفرہ کا رستہ ۔۔۔ پہرہ فتح و ظفر کرتی ہین انور دو نو
خو فسلی و نکی مین تہا ربی ہجرام و زحل ۔۔۔ کا پتی ہین اسد و جوت فلک پر دو نو
غرق دریای فنا لا کہو نگوا یکدم مین کیا ۔۔۔ تیر جو خین ہوین جبکہ شناور دو نو
دست و شمشیر تمہاری پہ ہو سو جانسی فدا ۔۔۔ عمر و حرمت ہون جو ہمرزم برابر دو نو
گرد و دوار تو جو رنگ ہون شمشیرون سی ۔۔۔ اگ کی دود و کی ہون پہر چار برابر دو نو
جو ہران تیغ و نکی گر خوا ہین دیکہی دشمن ۔۔۔ دل جگر در سی کی ہین کا پنی تہر تہر دو نو
تو ر گرد و نکو جو چو رنگ کرو تم انسی ۔۔۔ کا ٹ کر او سکو نہ ٹہرین پہہ فلک پر دو نو
آسمان کاٹ کی کا ٹین طبقات ارضی ۔۔۔ پشت ماہی کرین دو پائی کی اندر دو نو
اس سی گی نچلی خوف سی شمشیر زبان ۔۔۔ رو گئی دست و قلم ساتہہ برابر دو نو
کرد لا جمت مولا مین وہ اشعار رقم ۔۔۔ سنگی حیران ہون جسی حاتم و جعفر دو نو
تم وہ ہو بحر سخاوت کی شناور دو نو ۔۔۔ جانتی زر کو ہو ذری کی برابر دو نو
ایک شمہ نہ تمہاری ہو سخاو ت کا رقم ۔۔۔ گر شہہ مین کرون کو مین کی دفتر دو نو
فیض مین ابر بہاران کی ہی برتر جمت ۔۔۔ طرف مین قلزم و احسان مین برابر دو نو
جانتی زر کو ہو تم ریگ بیابان سی کم ۔۔۔ سنگ در سی گہر ابھی ہو کمتر دو نو

جب کئی رسول کی تعریف مین یون اشعار
فہر صحبی ہوتی کاغذ کے برابر دو نو

بسکہ گہر ہی خاک اور ہی ضیہ مین اتش
رہتی یکجا ہین ہم بازو کبوتر دو نو

حفظ انصاف سی ہی شمع ہوا مین روشن
دخل کیا اوس سی تفنگی کے جلین پر دو نو

تلین نصفت کی ترازو مین جو کوہ و خرمل
بی یقین وزن مین یکسان ہون برابر دو نو

کبک کا وہوپ مین ہی خانہ بچری سکن پا
تہوپر سایہ کنان بازکی شہپر دو نو

بہیڑیا بکری کی پہیڑی کو اوآہو کو ہرن پر
بیدسان کا پتی دہشت سی مین ہر تہر دو نو

مسکن ہو تا اس عہد مین کام از ور
مین ہم شیر و شکر بازو کبوتر دو نو

بلبل و گل مین نہین خار خلش سی کاوش
رہتی یکشاخ پہ یکسان مین برابر دو نو

ہو فاختہ و بہ و کنجشک مین الفت پیدا
بیٹھی یکجا ہین ہم خورم و خوشتر دو نو

وحشی و صید کو اس عہد مین ایسی طاقت
رستم و زال مین قوت مین برابر دو نو

زلفت مشوق مین عاشق کا جو اولہما تہا دل
باد نصفت سی تمہاری ہین وہ ابتر دو نو

دیکھتا تی کی دل مین جو خیال بد آتی
پائین فی الفور یہ ماوا سر و کیفر دو نو

لیکن یہ ہاتہی جو مسافر کی طرف دیکہہ کی جاتین
دست و پاشل ہون تو کوتر انکین مقرر دو نو

شیر و آہو مین گہڑی ایک جگہہ زیر درخت
گرگ و بز ایک جگہہ پر کئی بستر دو نو

گر تو ملازوی عدالت مین تمہاری تلین
کاہ اور کوہ ہون ہم پلہ برابر دو نو

مبتدیہ عدل تمہارسی ہوا باغ جہان
بید و سرو آئی نظر بار ور اگر دو نو

ہین جیہم اب وہ بڑی اور عدالت کستر
تہی چوچکیر و بلا کوسی ستمگر دو نو

پانی ایک گہاٹ مین پتی مین ہم گرگ و غنیم
آہو و شیر مین یکجان دو پیکر دو نو

تو نگی گہرو نگی ثنا کیا کری تحریر قلم
جلوہ قدرت حق مین وہ لگا ور دو نو

نگاہ مین پیش نظر گاہ مین آنکہون سی نہان
گاہ بر روی زمین گاہ فلک پر دو نو

سرد دل گرمی رفتار سی ہو باد نسیم
جا مین بجلی سی نکل جیت وہ چمک کر دو نو

مین ہون یک عبدگنہ گار تیرا رب کریم
خیر سچی ست تہی جنگی بین یکسر دو نو

نہین رکہتا کوئی بخشش کا وسیلہ میسات
ہاتہہ خالی مین میری خالق اکبر دو نو

سر بسر شستی افعال سی معاصی کی سیاہ
ہو چکی کاتب اعمال کی دفتر دو نو

بخش دی میری گنہ بہر حباب حسنین
گرچہ ہین بحر شفاعت کی شناور دو نو

تیری رحمت کی نظر مجہپہ اگر ہو غفار
جون میری دیدۂ دل صاف منور دو نو

تو اگر چاہی کہلی میری لئی باب نجات
اور امداد کرین احمد و حیدر دو نو

اور اوستاد ہو جو مین میری جناب فرخ
اونکی حامی رہین کونین کی رہبر دو نو

اور صدمون سی حوادث کی رہین محفوظ
اشک اندوہ سی آنکہین نکرین تر دو نو

شجر آرزو نخل تمنا پر بار
دیکہین اسپ امید مین سرسبز و برادر دو نو

نور اصلاح سی روشن ہو میری طبع منیر
ثبت تا شب مین مہ و خورشید فلک پر دو نو

وله

معنبر ہو صبا گر نکہت زلف پریرو سی
زمانہ عیرت دشت ختن ہو اونکی خوشبو سی

بہت چاہا کہ لین لکہ ہو ہو طرا اوس دام گیسو سی
پہ نکہو تا بہ سر مو سحری افسون سی جادو سی

سفید آنکہون سی نکلا خون دل بلکہ جو آنسو سی
ہوئی نرگس کو حیرت ارغوان ہونے لگا شو سی

نگہ آفت بلا چتون قیامت قد ستم چشمک
ملائی آنکہہ کیونکر کوئی ترک چار ابرو سی

گل اوسکی خجلتی شرمندہ دہن سی منفعل غنچہ
لب نازک سی برگ گل خجل سنبل ہی گیسو سی

مہ کامل حضور حسن روشن ہی دم کرمک
نہ نسبت مہر کو ذرہ فروغ روی نیکو سی

پتا مجنون کا تا دست عدم باقی نہ ہر لیلی
جو اوسکو درس وحشت دین بیاض چشم آہو سی

جو دیکہی ایک نظر قمری تیری شمشاد سی قد کو
لگائی دل نہ اپنا پہر کبہی سرو لب جو سی

سیاہی ہی روشن تر عرق رخسار انور
گمان ہی بزم تروس قرحلی قوس ابرو سی

شمیم گلشی گلشن مین دماغ آشفتہ بلبل ہو
صبا لائی ذرا گلخت چو بوس پریرو سی

خطائی زلف عنبر تر کو مشک ختن کہنا
ہوا ہندوستان و ست غزالا اجسکی خوشبو سی

چمن مین پر لطف و سکا کری گر قطرہ فشانی
توشبنم کجکہہ پر شہد پکی شاخ شبو سی

یقین بخشش ہی غفار سب و سکی گناہ ہونکو
کف پائی مبارک پر شہ دینکی جو دی بو سی

مہ برج امامت مہر اوج دین وہی ایسا
کری کسب ضیا خورشید جسکی روی نیکو سی

نکیون مکشوف علم اول و آخر ہو سب اوسپر
بجائی شیر طفلی مین نبی کی جو زبان چوسی

وصی مصطفی مشکل کشا معجز نما وہ ہی
کیا ملک عدم کو کفر جسکی تیغ بازو سی

دوبارہ رجعت خورشید مغرب سی اوسید ہو
اشارہ گر کری وہ رشک مہر انگشت انور سی

ملایک آکی روضہ مین بچھاوین بال و پر اپنی
بہار جنت درگہہ چوگرد عین جا روب گیسو سی

وہ ہی مہر الوہیت بشر سی کو یا اوسی نسبت
مہ کنعان مقابل کیا ہو اوسکی روی نیکو سی

سیہ رو لیکا چہرہ صاف ہو مثل بیاض
اگر خاک مزار پاک مولا کو ملین رو سی

اگر وہ ابر رحمت یک نگاہ لطف سی دیدی
ہو شیر نخی رطب کی منفصل تر شی اوسی

کری گر مہر اوسکی رائی روشن خاکسار و پر
تو ہون خورشید محشر لا کہون ذری ذری با بو سی

جلو خانہ کی اپنی رای کی گر خاکساری دی
تو خورشید آکی جہاڑی ہر سحر فورانی جہاڑو سی

جواب رنگ اوسکی مہر دی شیشہ فرشتونکو
تو بیخون در جگر لال مین ہر سنگ پیکو سی

کرین آواز خوان آکی سب اوسکی ولایت کا
گواہی منکران حق چاہین شیر و آ ہو سی

یہہ وہ نور خدا جل الملتین قبلہ دین ہی
کہ ہو فی مشکلین آسان مین جسکی نام نیکو سی

طبیب حب سی اوسکی نوشدارو جسپی پائی ہی
وہ مستغنی ہی ہر کو مین مین عیسی کی دارو سی

جہان پر خیمہ جاہ و جلال اوسکا ہو استادہ
طناب اوسکی بنائی جو رجیب اپنی گیسو سی

لئی ہر ین کو ثر سری ہل آئی چاہا رضوان
اگر ہر وضو مانگی وہ پانی خلد کی جو سی

بسان نعل نقش سم مرکب بر ملی انکہین
ہلال عید مانی گرا شارہ اوسکی ابرو سی

گرا اوسکی اسم اعظم کو کری ردبان کوئی
رہی محفوظ آفات و بلا و سحر جادو سی

پڑا ہی گردن عالم مین طوق بندگی اوسکا
نکل سکتا نہین نی روح کوئی اوسکی قابو سی

محب ہار یک تیری دشمن کا بھی مضمحل خوار و بیتاہی
بہر ایتیرا بعد اوتسی ہو باطن جس ستمگر کا
تو وہ ہی ناخدائی کشتی نوح بنی جس سے
عروس مغفرت کی ہی طلب و نیاسی ہی نصرت
ترا دشمن جلی گا تا قیامت نار دوزخ مین
کئی اعدائی مین فی جو ستم تیری خلا موں پر
لگا دی تو اگر اوسمین ید معجز نما اپنا
تو وہ نقش پیمبر مورد صلوات ہی لاشک
فزون ہو اب حیوان ہی اثر مین جن کا پائی
کری تیری حیا کا مذکرہ بلبل جو گلشن مین
اثر پیدا اصبا مین ہو وہ مرجان بخش عیسی کا
تیری دار الشفائی تخلق کا عیسی طبیب ایک ہی
لگائی وہ غبار تربت مولا کو صندل سان
گذر رہتا ہی جس مین بر بان حق رو ملا یک کا
جہان جیسی ہو تیری چرخ عدل سی روشن
کری تیرے کتان ٹکری جو ذرہ بدر کا پرتو
ہی اس درجہ پہ طغیانی تیری رہائی نصفت کے
یہہ قوت بخش زور عدل ہی تیرا صعیفو لگا
گریزان مور سی ہی مار لرزان موش سی گربہ
یہہ مہر و کو تو ربتی مین یک شہانی مین
بیابان مین چرا تا بکریان ہی گرگ صحرائی

محض اور محرس تیری وہ فزون اولی ہی الوسی
شکم تا کون ہو چاک او سکا شعاع امید کی چاہی
کیا است کا تیرا پا بہ معصیت کی سہر جوسی
محب خاص کو مطلب نہین اس ال بالو سی
جہنم مین پڑی گا کام او سکو سانپ بچھو سی
کبھی کا سیکو ظلم ایسی ہوئی سرزد و بلا کوسی
پر پیدا رطب سی چوب تر ہوون نخل پیلو سی
خبر وی جسکی قران مین خدائی امر صلو سی
جو اوسمین ڈال دی آب وضو تو اپنی چلو سی
فزون پر مردہ ہوون اشجار کی پتی لحا لو سی
نسیم صبح تجھہ شہ کی جو گذری نام مشکو سی
دوا سا زو نکا تیری علم افزون ہی ارسطو سی
اگر مومن کی سر کا در و ایل ہو نہ کا ہو سی
تیری روضہ کا بہتر صحن ہی گلدار مینو سی
ہوئی سب ظلمت جو روستم مقصو ہیرو سی
کسوف عدل زایل نور کر دی او سلی سب وسی
سہم تی مین پانی گو سفند و گرگ یک جو سی
ملا سکتا نہین انکہہ اب کوئی شہ زور کو وی
غنم سی گرگ تر سان شیر تو ہی خوف آہو سی
نہین بیشی ہی تیہو ایک م باسکی پہلو سی
ترائی مین ہی شیر سرزہ گرم ربط آہو سی

بزنگ گلشن فردوس عالم غیر گین ہو
صبا لائی جو نکہت باغ لطف شاہ توشہ سی

کری پہہ بوی خوش مذکور غلاف حسن پیدا
دماغ ساعین ہو جائین نکہت یاب ہر سوسی

اگر لاؤن زبان پر مین ثنائی لطف مو لا کو
دہن ہو غنچہ سان خوشبو مین بہتر ناف آہو سی

فزون ہو بوے مین چوب و عود و صندل سی مرا تحاج
مشرف ہو جو مضمون گل الطاف کی بو سی

چو خلق مولا مین پر ہون شعار رنگین مین
شگفتہ ہو دل حضار میری نظم نیکو سی

بنی ہر بیت میری شک بیت بر دی خوبان
میرا مصرعہ ہو مورون ہر ایک سر لب جو سی

کرون تعریف گر مین شہ کی ہر اوج ہمت کی
مسلسل ہو میری تقریر پہ تر سلک لولو سی

نہ پہنچی ریزش ہمت کو شہ کی ابر نیسانی
گہر بدلی خیالون کی بہائی گہر ایک خوشی

جو ہر جود و ابر فیض بخشی ب و تاب و نکو
خذف ریزی گران قیمت مین ن الماس لولو سی

تیری نیسان ہمت کی جو ہو قطرہ سی اپہین
صدف کی طرح سی پیدا ہون گو ہر ناف آہو سی

اگر دیکھی وہ ریزش تیری جود روز افزو نکی
تو معدن آبدہ ہو منفصل رنگت اوڑی رو سی

لٹائی اسقدر تیری سخاوت نی زر و گو ہر
تہی معدن ہوئی خالی ہوئی اصداف لولو سی

بہر بخشش نی شہ کی بسکہ دامان تمنا کو
پہر اسایل نہ خالی ہاتہہ حصرت کی سر بو سی

رہائی قیس نی ساعد تیری نا دہر کی قدموپر
کف دست غلامان پہ لئی افشان نی بو سی

ولی پر گر تیری ابر سخاوت کا تیری سایہ
تو حاتم وار ہو فیاضی اقبال نیکو سی

اگر مہر کرم تیرا دکہائی نور فیض اپنا
تو ہر لعل بدخشانی ہو پیدا کوہ نیکو سی

بخار بحر بخشش سی ہی چرخ نیلگون پیدا
سحاب فیض کا قطرہ نہین کتری سر جو سی

اگر تو چاہی دم مین یا ہر من کو ملک بخشی
گدائی کاسہ پر کف کو ملادی شہ کی پہلو سی

تیری ذات مقدس محسن کونین پی لاکھ شک
ہمیشہ خوان احسان تری مہمان کی ہر سو سی

اگر دست مبارک سی تو بخشی سنگ ریزہ کو
کف سایل فزون تر پای قیمت مین ہ لولو سی

رہی دربار مضمون ابر نیسان سی فزون خامہ
جو وہ ہو آشیا دریای جود شاہ خوشخو سی

یہہ وہ تلوار ہی جسپی پڑی روح الامین کانی — پڑی کا کیچ تو مرکب کی اوتری دونو پہلو سی
پڑی جب سر پر رکاب کی کیا مرکب کو دو ٹکڑی — برابر اوتری دونو نوا جب انکو تراز و سی
کلمہ فضل جنت بہر مومن تیغ ہی تیری — بہرا دوزخ کو جسنی جسم اعدای سیہ روسی
کیا یک دم مین بیجان لشکر کفار کو تو نے — رخ اسلام پر سرخی ہی تیری تیغ بازو سی
پیام مرگ پیک قضا شیشہ زی تیر سی — کیا عالم کو جسنی پاک اعدای سیہ روسی
جلایا خرمن ہستی اعدا برق سوزان سی — اوٹھہای اسکی ہا تہون الامان کا شور ہوسی
اب آگی کی کندہی سیف زبان وصف ملک مین — عنان جنگ فکرت چھوڑ کی ہی دست قابو سی
قلم میدان سپید مولا مین چلی کہونکر — بلاغی تیز اب ہو نجل اوس خشک خوشرو سی
حسین ایسا ہی جسپر مون حسینان جہان صدقی — پریرویان نازک تن تو دم پر چلکی امین بوسی
جو چہرہ کرا بلق ایام پر پرتو ملک ہوندی — نہ پاتی اوسکا ثانی اوہ تہک جاتی نگاہو سی
نہ کیونکر شہرہ خوبی مرصع ہو زمانی مین — زباوصف مین ہی ہیہہ پریرو ہر پریرو سی
چمک مین بال کا ہر بال سو رچکی کرن گویا — پریہیہ جبین ہی متصل ماہ نو ابرو سی
بین کان اوسکی گل ترسی یا وہ ترتراکت مین — دہن کو دیکہہ کہتے ہین خون فی جیب خوشی
غذا ہی نرگسی آنکہون پہ ہر دم مرمس شہلا — جہکاتی آنکہہ اپنی گر لڑائی آنکہہ آبو سی
محل گردنی ہی اوسکی بیاض گردن جان — مروجہ ہی اوسکی زیبا منہ جیسی زیوری بنکو سی
سبک پا استعد ہی گرد کہاتی ترک تازا پنا — تو رم مانگی وہین ترسست نگاہ جسم ہو سی
پہنچی صرصری سرعت رفتار کو اوسکی — نسیم صبح چمن ہی اوسکی نگاہو سی
حسام بہہ شید بزم کو راہ مدحت سی — کہلی باب ہدایت مین ہادی ہی ہمکو سی
خداوند انجمن شہسوار لافتا حیدر — کہ جسکی سر بکف کی ہلا یک فعالی ہو سی
زمین کو زین مین خوش جلا سی وزوار ہو من سب — ندیکہین ہم کوئی دنیا مین وہ اپس خرچ ہو سی
گہنگاران ہمت کی خطا عفو بخشش دی یارب — سیاہی معصیت کی کہو دی وقی ہر سینہ وسی

اثر سی نغمه کی سنگ آب ہو مے آہن — نوائی مرغ چمن ہی بیان لحن زیور
بغیر دامن و تہین کمر تی مین صد آب عیاد — مین بسکہ بحری تماشای گل و خوش طبور
چمن مین گل بہین بستی جو نالہ بلبل — ہی اونکی گوش مین کیا پنبہ ہوائی غرور
چو کہائی باغمین چلکا اوسی کوئی می نش — دکہائی لطف مے ناب شیشہ انگور
ہی جسطر حسی چمن تو بہار سی سر سبز — کیا حسام فی مطلع بہی یاسی مسطور
ولہ
لکہون جو وصف بہار چمن مین چند سطور — تو میری خط بہ نہ ریحان ہو سبزہ نامقدور
ہی سبز رخت عروسان باغ استبرق — کیا ہی خلعہ خضر اس سی ابرنی مسطور
کو خاک سبزی سایہ سی بابل طوطی وار — ہون سنگ نیزی زمرد اگر نہین کہہ دو
کیا بگولی کو ملکر بہ رنگ سرو روان — اوہا بہا غبار گلستان سی ایسای پرزور
دہری جو بحل کی سایہ مین جوہری دوکان — ہو سبز لعل یمانی زمرد دین بلور
ہواسی بسکہ ہی اب سبزہ زار ہمدوش — خواص سایہ اشجار کا بہہ اب ہی ظہور
ہو سبزہ رنگ وہ فوارہ رنگ سرو سہی — کرین جو سبزہ درختون مین غبرہ کافور
یہہ بحر خضر جزیرہ ہی موج زن اس فصل — نگاہ کر نہین سکتی کسی طرف سی عبور
ہر ایک مکان ہی گلزار ہر گلی ہی چمن — یہہ جوش سبزہ و گل سی جہان ہی معمور
برنگ طوطی خوشگلو مین سبز پوش تمام — سفید سرو جو باغ جہان مین ہی طور
بیان سبزی سی یزدی کا ہی خضر صفت — کلام سبز ہی گلزار نظم ہی مشہور
ہواہی صفحہ قرطاس تختہ مینا — قلم ہی سیر عصائی کلیم کی دستور
عرض معانی سی لب سبز ہی مثل چمن — ہواہی وہ کہ ہو جس سی دل حزین مسرور
لکہون جو مطلع ثمر نصف چودہوین کا رقم — کرے زمانہ نام رہی میرا تا بروز نشور
مسیح دادہ جان بخش ہی ہوا کا عنبر — عجب نہین جو ہو بیدار خفتگان قبور
ہوا سی پاک وہ روشن ہو مزرعہ ہو زندہ — جو خشک کشتہ کو رکہہ دی اگر کوئی سرگور

نم بداد ی اس فصل چوب خشک قلم
برنگ شاخ صنوبر ہو سبز گر کیا دور

لباس پر کنی آرستہ ہین اب وہ درخت
کیا تہا صرصر باد خزان نی جسکو غور

یہہ فیض نامیہ کا ہی کہ اگ مجمر مین
خود امین دانہ اسپند کو تو ہوا نگور

یہی ہی گرمی لطف ہوا تو کیا ہے دور
پکی تاک چمن سی لگی ہے انگور

ہر ایک سبزہ نورستہ سبز ہو بیکار
ہوا دبست کی رسی ہی نا دریا دور

اب آگی کہ تا ہون موزون ہر ایک مطلع پہ
یہہ اذن دون ہوئی طبع سلیم ہی پرزور

جلا وین عود کو ان روزون گر برای بخور
ہو دود سنبل پیچان برنگ کاکل حور

پڑی جو آتش سوزان مین دانہ بارو ت
بلند شعلہ ہوا مانند نخل ایمن و طور

ہوا کی فیض سی بہر آتن ساری زخم بدن
کسی طرح کا ہو مجروح ای زخم سی چور

لگتی پہل نظر آتی مین شاخ گیسو سی
نہ سمجہیو کہ ہنسی دل مین عاشق مہجور

تبر کی ضرب مین آب حیات کا ہی اثر
درخت کاٹی گر اوس سی گوند یہہ کیا متعذر

ہین اپنی کارسی بیکار قاطع اشجار
کیا فروش مین بیرم فروش سب مزدور

جو آئی ہند مین ان روزون آہوان ختن نو
تو مشک نافی پہلی اونکی شاخ سرسی نصرور

پڑی تہی خشک جو نالاب و چاہ کول معاف
ہین مثل آتشنہ ابر بہار سی معمور

عرض یہہ گرد فروشان باد و جلال وو قار
کیا ہی خسرو فیروز رنی چمن مین ظہور

کیا ہی گشت بہاران یہہ باشکوہ جلوس
ہوئی ہین ساری جوانان باغ مست سرور

مرانی گانی ہین کلمن پہ بلبلین یکسر
ہین نغمہ سازو نوا سنج شاخ شاخ طیور

شریک گردش ساغر سی چرخ مینائی
ہو دوری سی شی دوران ہین مجسطر حسی سرور

یہہ دیکہا طوطی طبع حسام فی حب رنگ
پر یا یہہ مطلع رنگین میان بزم سرور

وہ آج سب مین شراب سرور سی معمور
چمن مین بسکہ ترنم سی ہے شور تشور

صدائی مرغ سحری ہے تا بگوش فلک

مطلع

حروف نقطون بین پیچان بین شکل سنبل تر — هر یک مصرعه سرسبز سروی دستور
سواد دیده مینا بین سطر های سیاه — برنگ نهرلبن بین سفید بین جو سطور
بی دام میری سخن کا بسان کاکل یار — پهنسی بین جبین مضامین کی عرش سیر طیور
نقوش پنکهین چوار زنگ فکر رنگین کی — حواس ملنی و بهزادی بون سر سی دور
بی تصر نظم میرا ایک نگاه تنه چین — بو صاف جس سی نخل تصر قیصر و فغفور
سنی چو پیر خرد فی بهه گفتگو میری — کها خموش بهه کیا کر رهای تو مذکور
یهه کیا بی نظم تیری کیا بی تیر نطق و بیان — پسند خاطر دانا نهین کلام غرور
جهانین تا چین نظم تو تیرا سر سبز — رهی همیشه بهار ثنای شاه عجور
جو دخل رکهتا بی نو شکر و شاپور بین کچه — تو کهه مناقب حیدر اگر تجهی بی شعور
سنی جو اوسکو کری بهه کو مورد تحسین — جهانکی بانگین تیرا کلام هو مشهور
ثواب نامه اعمال مین تیری هر دم — محرلن قضا و قدر کرین مسطور
اور اپنی فضل سی محشر مین سخاق اکبر — بیان میع سلیمان بهی کری مخمور
خصوص آج که بی روز سعد عید سعید — جو هو سکی تو کچهه اشعار نظم گر تو ضرور
هو کیون نه جس طرب آج بزم مسکو نمین — بی شش جهت مین بپا مجلس نشاط و سرور
سبب خوشی کا بی یهه تهیرا امامت فی — کیا برای شرف مسجد اولین پر نور
بی جانشین محمد خلیفه برحق — وصی و نفس نبی بادشاه یوم نشور
وه کون مرشد کونین سرور غالیب — امام جن و بشر پیر و مقتدای امم
یهه سنکی عقل سی طوطی طبع هو کی شاد — یهه شاخ نظم په بلبل بهی لگی بهیش و سرور
علی کا مدح سرا هو کبیر یهه کیا مقدور — گرا دیتی هی محیط کا موج بی آب بحر غفور
مین اوسکی خاک کو کهتا نهین خدا لیکن — یهه جانتا هون که بی ذات کبریا کا نور
علی کی ذات بی ذات خدا نهین لیکن — خدا سی دور نهو اوه هوا علی سی جو دور

نکر تا حیدر صفدر خلیل کی جو مدد — کبھی نہ اوسکی لئی نار ہووی گلشن نور
پنجو تما شکم حوت سی کبھی پونس — علی کو ہوئی نہ اوسکی نجات گر منظور
نکر تا قرات نام علی اگر داؤد — جدید موجہ نہ ہوتا کبھی ملحن زبور
کہدا اگو تھی پہ اوسکی تہانا نام پاک علی — ہوئی مطیع سلیمان جو ساری وحش وطیور
علی کی نوری سی روشن ہوئی تہی راہ کلیم — کلام تہا نوی کرتا ہدام بر سر طور
مسیح گر نہ وطائی علی کا مادر دم — بچتی اوسکی نفس سی کبھی پہر اہل قبور
رہا جہان مین وہ ناصر رسول خدا — کبھی ہوا نہ مصیبت مین مصطفی سی دور
احد مین خندق و مدر و حنین و خیبر مین — کیا خدا نی علی کو مظفر و منصور
غرض ہی ذات علی فخر انبیائی کبار — توائی بازوی احمد ولی حی غفور
اورا گی پر تہا ہون ایک اور مطلع روشن — کہ جس نی ہیدا ایمان مین جن فرون پر نور
جو ہی مدینہ حکمت نبی خدا کا نور — تو شہر علم کا ہی در علی ولی مشہور
نبی کی نوری سی پیدا ہی خلقت افلاک — علی کی ذات سی پیشک ہی دو جہان کا نجلو
نبی ہی مہر علی کا سما ہی پیارا نور — علی ہی برج ولایت کا ہی مہ پر نور
کئی جو عرش پہ تم رسل شب معراج — علی کا پہر وہا قدرت مین بہی شاہد کور
علی کی ہاتہہ سی کہایا خدائی گہر مین طعام — اسی سبب سی یداللہ ہی علی مشہور
دہرا نبی پیمبر کی دوش پر جب پا نون — نہان کعبہ ہوئی اوسکی ہاتہہ سی سب حور
ہوا جو سحر کلیم اشجار ہون قلم یوسی — نہون علی کی فضیلت کسیطرح مسطور
تمام عید ہا صیام تمام شب قیام — خورش تہی نان جوین قت حسام قت سحر
ہی وہ جناب بلا شک بہ رحمت حق — بیان وصف مین جبکی زبان بہی معذور
بیان کرون گل اخلاق کی اگر خو شبو — تو اوسکی فیض کا ہو مدح مین بہہ یک طیور
دین ہی پہول تہہ سخن نرمین بسکہ شوق — کہ بزم عشرت گلشن ہو ساعتی مسعور

خدائی گهر من تجی اختیاری بیشک — رضا سوتری بی خالق کو بی وبی منظور
اگر تو چاهی تو هوسته کار سب خلعت — عذاب سی بن محفوظ ساری اهل قصور
تری لاهو غزابل کی اگر شافع — تو بخشی خلق اوسی نرده وعد وجوعین قصور
هر ایک شی پر خدائی کیا تجی مقادر — بین کیا کرون ترا اظهار رتبه و مقدور
جلوین بتی هی تیری مدام فتح و ظفر — کیا هی حق فی عدو پر تجی سدا منصور
تیری جناب ده شاهای جبکو سی فرمان — هی فضل خالق اکبری شوکت و مقدور
تو وه هی شاه شهان تهرمان پرو جهان — بین تیری در کی گدا با شاهو نکی دستور
جو هر دار سلیمان هی تو نی سحر — گهرانی کاسه لئی تم خصیر هی نفور
گاتا آنکهو نسی چوکهت هی تیری تیمر وم — جبین کو خاک پر ملتای تخر سی نفور
قدم هی چومتا در بانو نکا تیری دارا — گهری بین هاتهو نکو بانا هی سکندر و تیمور
غرض تمام سلاطین روم و هند و عراق — تیری بین تابع و فرمان غلامو نکی دستور
اب آگی وج بین پر تها هوت اعلی مطلع — خدا کری تیری مداحون بین بهی محشور
خدا کو تیرا تولد جوا و بین تها منظور — تو وقتین سی بهلا بعبد قبله مجهور
هی وه کلیم معانی تو بهه کلام خدا — خدائی فضل سی عرش برین ابی جسکا طور
مسیحا سان دم جان بخش فی تیری بهم — او تهائی ایک اشاری بین خفتگان قبور
فقط بهنین تیرا محکوم جبرئیل امین — که مستعد هی سرافیل پهونکی کیلئے صور
جو حکم پاکی ترا ساکنان گردون پر — کلی طلب کا دیر قضا سے
تو حد سبحان تقدس تمام فی تکرار — شهاتری وروالا یه جمهه سان
زحل عطارد و مریخ و مشتری زهرا — فلک سی آتی هین معه اپنو ماه تیری حضور
ملین غلامو نکی جرگه هین خلد کی غلمان — خیل خیل کنیزان مه جبین فخری حور
مهربان خدا حاملان عرش علا — محافظان نجوم و بروج و حور و قصور

یہہ اوج گنبد عالی ہی جسکی رفعت پر — یہہ ہوچی طائر نظارہ ابابت وذکور
ہزار جانسی من قربان او سپہ کرم طواف — تمام حور و ملک جن و انس وحش و طیور
فرون ہی عرش سی وضعہ طور رفعت مین — جہ جا ہاک سرا پا ہی نور سی معمور
کلس ہی گنبد عالی پہ گنبد گردون — کلس ہی چتر تنک فی آفتاب یوم نشور
کلس کہ سمجہو یہہ ہی ایک ہمای زرین بال — کہ جسکی سایہ مین زائر فقیر مون فغفور
زبس عمارت انور کا ہی صفا و فروغ — ہی خاک سودہ الماس سنگریزہ بلور
ہر ایک طاق ہی محراب کعبہ ایمان — ہر ایک باب ہی باب الصفا و باب النور
ہی رشک قصر بہشت برین ہر ایک حجرہ — صفا مین در و دیوار روضہ لامع نور
ہر بو باتہہ مین رشک فیلہ عنبر — یہ جہل چراغ کی تعریف گر کرون مسطور
چہل چراغ سی نور و ضیا کا ہی بہرہ وفور — نخل ہو جسکی تجلی سی نخل امین وطور
نہ ہمچو شمع منور مین شمع فانوسی — کیا ہی پردہ مین نور خدا نی صاف ظہور
ہر ایک چراغ سی روشن ہوا کل قدرت — جہل چراغ ہی یک گلبن حدیقہ نور
نہ کسطرح سی [illegible] سکو ورکہ ہی عرض — حریم حرم مین ہی جسکی سبب تجلی نور
دم نظارہ یہہ گرما ہی چشم دل روشن — ضیا پراوسکی جو تہری نظر کا کیا مقدور
جو جہان زرین روضہ احمد سکی فرش کوش — تو بہر کحل بصر لون غبار روبہ کور
تو گرم رزم ہو جسدم تو ہو تی اعدا — جہنم ایک شرر نار قہر شاہ غیور
ہر درخشان جہان پہ ہی روشن — تری صفات شجاعت مین کیا کرون مذکور
حسام ہی خط شعاع مہر مظفر — عدو کی فوج کو اک ہن مکہ تیری حضور
گری جو حملہ عدو پر تو اشجع دولتان — تو ایک دم مین ہولا کہونکی جان تشنی ور
سپاہ دشمن دین اس ماہ و فوج نجوم — ہو گرم حلوہ شمشیر دیکہہ کر مقدور
کہ خبر عبرتی اوسکو اور راہ گریز — حصار قعر جہنم مین جا تی ہون محصور

ہوئی ہیں تیغ و رمح و نابہ جہاں کی سب نظلم
ہین بچی کا رسی بیکار سا تیر پر رو

بلا یا شیر کو صحرا مین شہ بحری فی
پلا ہی نا رکی سخیر ہین بچہ عصفور

ہر ایک دشت مین تیرے ہی بچی ہر یک گرگ غنیم
ہجوم مین شیر و شکر تیغ طرسی مار مور

ہی بسکہ عدلسی تیری تو اے شہ عوسج
ملا ما آنکھہ کو یل دمان سی ہی نازہ نور

ملی جو عدل کی تیرے ہین دانہ شخاش
تو ہو برابر کہسار گر نہین کچھہ دانہ

شجر کی شاخسی زخمی ہو گر کہین آہو
لگائی شیر یان او سپہہ مرہم کافور

کسیکی ہاتھہ سی شیشہ پہاڑ جو گر سی
تو سنگ موم ہو فوراً کہ ہو نہ جا سکی وہ چور

نہ زیر پو کا خطرہ نہ درد کا کچھہ خوف
گہر و بن بچی ہین بیخوف سب اناث و ذکور

یہہ عدل دیکھو کہ ہاتھو نمین خو بر و یو نکی
نظر تری کہین درد حیا یہہ کیا مقدور

ہی امن راہ مسافر کو اسقدر حاصل
کہ شہر و کوہ و یابان ہی ایک او سکی حضور

او چہالتی چلی جاتین اگر تیرے زر ین
مسافرون بر و بحر بانشاط و سرور

نگاہ تیری ہی بچی جو او سطرف کو تی
تو بار گشت شبان نظر سی ہو وہ کور

شہا مین تیری سخا و تکی کیا کرون تعریف
زبان خجلت سی ہی اسجا یہہ معرفت بہ قصور

خدا کی راہ مین ہمقدو بار جو بک جای
کرو مین جو د بسیم و زر کا کیا ہملا سطور

کبھی تو بیٹھو تکو راہ خدا مین ہن کری
کبھی تو قصر کو وہ بخشی ای رضای غفور

تو وہ سخی ہی کہ تائم سا جسکی گہر کا غلام
گدا کو تیری محاصل ہی ریتہ شلہ ور

جو مانگی نان جو مین بانی شتر و نکی قطار
جو چاہی کا سہ زری وہ ہو دی ملک بگور

طلب جو جرم کری گو سفند کا تجھہ سی
ہزار و ن بخشی او سیدم تو پو شتر ر

جو سیب مانگی تو پاتی وہ صفحا لاکا ناک
بہ شاہ کشور ایران کا جا لب گور

عرب تو وہی ہی جسنے ہر سیکو جو کری خواہش
انار مانگنی والی کو بخشی نیشا پو ر

اگر کوئی پر طو طی طلب کری تجھہ سی
عطا ہو کشور آباد ہو سکو ضو

گناہ گار ہون شاہا بچانا تو مجکو — تمام مائہ عصیان ہی شق و فجور
کوئی وسیلہ بخشش نہین جز ان کہتا اور — سوای تیری شفاعت کے ای امام غیور
یہ تھوڑی وہی کہ پھر دیکھون وضہ اقدس — ملون پھر تجھ سے آنکھ تیری آنکھ دیدہ اشک
زبان کی نکلی دم مرگ کلمہ توحید — اوٹھون جہان سے ہاتھون ناجی و مغفور
عذاب قبر و نکیرین سے رہون محفوظ — بروز حشر علا موجین ہون تری محشور
جو تشنگی ہو بہت آفتاب محشر سے — عطا ہو ایک مجھی کاسہ شراب طہور
دعا یہ ختم ہوں کرتا اب اس قصیدہ کو — کہ جسکو سنکی سب آمین کہین اناث و ذکور
الہی رض پہ قایم ہین جب تلک یہ جبال — روان ہی جا رطرف گلشن جہانمین بحور
فروغ دین نبی سے ہو رونق اسلام — جہانمین مذہب حق کا ہو خوب ورد شعور
رہین بعزت و توقیر عالم و ابرار — تمام شیعی ہون مداح خورم و مسرور
نہ دیکھین رنج عزادار و زائرو ذاکر — غم حسین سوا اور غم ہو دل سے دور
رہین تباہ و پریشان منافق و کافر — عذاب حق کا رہی دشمنان دین پہ فور

قصیدہ در مدح جناب امیر المومنین علیہ السلام

اگر بکھی نہ اسی فن بیان دلستان شیرین — تو ہو دلسی گر ہی اوسپر تصدق اپنی جان شیرین
بیان شیرین کلامی گر بلبل ہوس شیرین سخن ہی — تو ہو مسی جن مین فورسی فزون بیان شیرین
عطا یا ہوا ل خاق تیری مہتی باتون پر — لب شیرین فی دکہلا یا عجب لطف بیان شیرین
عذوبت ہے تو دل کیون بات اوسکی جسمین — سخن شیرین بیان شیرین ہی لب شیرین زبان شیرین
تیری حسن ادا کو گروہ ای بروکمان ہے سکے — تو دل سینہ مین ہائی صعوبت مسہل طپان شیرین
زلیخا سی کہو دیکھی یہ ہی وصف کی جلوہ کو — غریزہ چاہ مین جسکی ہوئی فرہاد سان شیرین
جو تیری حسن و زافزونی کا نظارہ کری آکر — تو مجنون صفت لیلی تصدق ہو جان شیرین
جمال اوس نیر و بالا کا یہ دیکھی پرتو گر — تو شمل کو بکہن تو ہا ہی ہوا سپر گان شیرین

لطافت اگر پر آست کیا کہون وسعت بیان تیرے
تصور مین جو لب چوسون تو ہو کام مزہ آسان تیرے

نہ صحت ہے نہ کمر رنجیدہ ہے اعضا تمام جانون کو
عیادت سی کہین ہی مشرف روی کیون کر

مشبہا ہی بہ کہان ہے وہ جناب عالی
جو کہتا ہی مرا لعل وہ دہان گلرخان تیرے

ترا ہی آنکہ تری چشم فتان کی چرچہ کر
تو مثل نرگس شہلا ہو نرجا تو از کہان تیرے

ترے عشق لب شیرین کا ہی تیری گدائی یا
عجب کیا شکل طوطا ہو جو مغز استخوان شیرین

تری شیرین کلامی سکر لب کیا بیان کیجے
زباتی وہ ہوتا ہی جسی کام جان شیرین

کہون وصف لب شیرین مین کر مین مطلع
تو مثل مشک ہو خامہ عنبر فشان شیرین

لب لعل سکرستان ہی کہر رقیبان شیرین
کر جنکی مذکرہ سی ہو دہن شیرین بیان شیرین

کبھی سیب زنخدان کی مزہ کو دہ پہچی گا
اگرچہ ہو لبسان شہد سیب بوستان شیرین

پسند آیا ہی جسید نسی لب لعل نگارین کو
کہون سکر لبو کی ہو تو ہو عین ہو برگ پان شیرین

جو بوسہ لعل جانان کا دیا مین مول کہتے
جو کہتا گیر تعین ہو عین ہی نقد جان شیرین

سوا میری کی اپنی زندگانی سی نہین عمر جاودان شیرین

جو بی پردہ تیری چہرہ کو ای خورشید رو دیکہے
تو سو جانسی آفتابی ہو ماہتابی ہو ہان شیرین

دہان حسم سی کی نا ہین ہے دل جسی ہمہ
وہ ہے ناز کی پیکان ہی ای ترکمان شیرین

فلک کی کجرویسی کو ہمکن جانان کو کہونی
تو کیو نکر دیکہہ کر روی سوی آسمان شیرین

شکر لب قند بوسہ سی اگر مے مثل شربت
تو مثل مشک ہو تعین ہر اک استخوان شیرین

کیا شکسہ دانتون نی تیری زبان مصری کو
ہوا میش لب شیرین حلوای گا شیرین

مریض ہجر کو ہو لا غریسی کیون شب ہجراں
کہ بیداری سی بہتر ہی نخ اور خواب گا شیرین

جو وہ شیرین دہانی گفتگو مین مو طوطی شکر خا
تو ہر گز بات سی اپنی نہ ہو ای بیان شیرین

جسی بوسہ کیون یا سی دل کی دولت
نہین ہی کام دنیا مین کسی کی مو دنی بان شیرین

سم و دشنام سی کرتی ہو ناحق تلخکام اپنا
شکر لب ہو تہین یو چاہیے شکر دہان شیرین

هوا حاصل عاشق زندگانی او سکو عالمین ملی فضل خدا سی جسکو دعا مین زبان شیرین
تری دولت کی سم سی ہی سکر لب تلخ کام جان شتاب کر دی شہد وصل سی جان شیرین
حسد مرہم خوش بیان سی تلخ گوئی گر تو ظالم کر جسکی نظم سی شیرین ہی نام دوستان شیرین
مین وہ بلبل ہون بلبل باغ فصاحت ہون سخن سنج جسکی جملہ سا ہی ہی سرمہ سا معان شیرین
یقین ہی لال ہو فرط تحیر سی زبان او سکی بیان میرا منی گر طوطی شکرستان شیرین
کری بلبل نہ ہر گز سایہ بھی عرعر نخوا ینے سناون گر او سی گلشن مین نیا بان شیرین
پری الکی ہو سر سبز ہر نغمہ کو تو او سکا کہی بلبل چمن مین عمر بھر گردستان شیرین
وہ معنی یاب مین صحبان وحسان نامہ ہون زمین نظم ہو جسکی کلام شاعران شیرین
سناؤن گر کلام اپنا مین غان خوش الحانو یقین ہی سب کہین کیا خوب ہی تری زبان شیرین
زمیری مزمر کی سامنی او سکی سنی کوئی اگرچہ ہی صدای طوطی ہندوستان شیرین
خدا کی فضل سی ملک سخن قبضہ ہی میری عروس معنوی کی قبل سی ہی جان شیرین
یہہ اوس لالی مداحی سی حاصل ہی مجکو ہوئی جسکی سبب سی بار اشجار خبان شیرین
شفیع عرصہ محشر نبی جب دکو تر ضیای چشم پیغمبر فدا او سپر عوجان شیرین
علی ابن ابی طالب وصی مصطفے برحق کہ جسکی اسم گنتی سی ہی ناکام جان شیرین
جو او سکی باغ الفت کی بھار آجای گلشن مین تو گل ہو بید مین او ریا بر سر نیستان شیرین
لگا دی تا سی تو نخل مطلع تازہ ہو جسکی یا معنی ہی ہان مہمان شیرین
تخلص نامی امام انس وجان شیرین زبان پیرایی جسدم تو ہو تا کام جان شیرین
سا دی ہی شیک یوسف او سکی یا عین ہو شور و تلخ کیا ہی گر موجود کنوان شیرین
جو دیکھی راحت جان ہو تو ہی شیخی نگاہ او سی توانداین کا ہو پہل مثل سیب اصفہان شیرین
اگر او سکی قدم جاہین سرشک بر مجنو نین عیان اوس دشتین خوشہ ہا تو ان شیرین
اگر ہو یا سیر تا ثیر دلای سرور عالم تو سم معصیت کر دی ہان عاصیان شیرین

تودہ ہی اصحا را ہیچ تا مرسی جسکے
ازلکی دسی ہی کام مل کرو یسان شیرین

چھپی ہی اوسپر تری ابر کرامت کا اگر سایہ
تو ہو شاداب نخل خشک بہل ہی بیگان شیرین

شکر ہیں چاشنی وقت جبلن آئی تری در پہ
نیکون ہو قدر سنو کو تری خاک آستان شیرین

جو تیری وضع پر نور کا تماشا غیا لا و سکو
تو شمل ہیر کرتی او سکو زیب دیدگان شیرین

نہ ملتا بار گرا و سکو تری دربار عالی مین
نہ بہاتی خضر کو لاریب عمر جاودان شیرین

سدا رطب اللسان حمد شہ کی ہین مدح ستایش مین
رطب سی خوش تیرا و تلی دہن مین ہی زبان شیرین

تری مدح پاکیزگی فقط کیا بار جنت مین
مل گا بار وصل نخل قد حوریان شیرین

جو لذت یاب ہو مومن تری مشہد تو لاسی
ہی ولکا نزع مین فضل خدا سی کام جان شیرین

شراب حب مین لاسی جو مست ازل مین پہان
مئی کو شیر سی ہو گا حشر کو اونکا دہان شیرین

تری وا رگو یہ تہ عالی و یا حق نے
کہ ہوتی تلخی سکرات اوسکو قند بیان شیرین

ملا ہی جسکو دنیا مین ثمر تیری محبت کا
وہ غصہ مین کریگا خلد کی پہل نو شجان شیرین

کرون مین تنبیض عام و خاص کس منہ سے یا شہا
تری ایمان نعمت سی ہی کام اس و جان شیرین

سخا نے فیض تیرا باغ مین یک مر آکر بسی
تو پہین ہی فصل ہر ہر بہار ہر بوستان شیرین

نعیم فیض کل تیری ہی سو ایک خوان گستری پر
تمکو ارا کیا ہی ساری خلقت کا دہان شیرین

جو تیری خانہ شیرین مقابی مین خروش آئی
تو او لونسی زیادہ تر ہون تخم نا کیان شیرین

جو نرم تم ملکا مین بیان کیجی تری بخشش
سنی بہر من و تین کی مکوئی داستان شیرین

سخاوت کا تری اظہار سو مین ما ثبت مجسی ہو
اگر پیدا کری ہر موی تن میرا زبان شیرین

اگر ہو نقل مجلس فضل تیری ذرہ صولت کی
نہو سہراب رستم کی سہرا و سپر استان شیرین

جہانی گو مین بہرام تیری خوف سی جا کر
رجل کو سفت سنگلاخی ہی موین ملح اونکی جان شیرین

بقین ہی تیرے من شہرہ سنی گر تیری جرأت کا
تو کا پنی روح فرہاد آپکا ری الامان شیرین

تودہ ہی اشجع عالم کہ جسکا ذکر کرنی سی
دہان کا فرا ہین ملح تر ہو آب دہان شیرین

به ثنائی خدا سی گل ورنه بلبل گلسی ہی نالان — همین مین هم صفیر و نکهتسانی ہی بیان شیرین
تری قوتی نصفت ملی گر یوسف ثانی — عجب کیا مهر لیخائی طرح گر ہو جوان شیرین
اب آگی مدح اخلاق پسندیده کی لکهنی ہی — ہوائی تیشکر سا خامه عنبر فشان شیرین
پڑهون صفت گل اخلاق مین اشعار نگین گر — تو ہو گلقند سان ہر ایک حرف پیرهان شیرین
کوئی سوگهی گل اخلاق کی تیری گر خوشبو — دماغ اوسکا ہلوا اور نسی نقل سان شیرین
تری شیرین کلامی کا جو ہو یحیی فیض میل تو — تو شهنم شربت مصری ہو غنچه نکهتان شیرین
کلام خلق فزای شه عالم گر لکهون — قلم شاخ نبات شاہ میر سخنان شیرین
ہون لب گ گل تر اور دهن هو غنچه خوشبو — اگر اخلاق کی تیری سناون داستان شیرین
ترا الطاف ایسا دلربا محبوب عالم ہی — که جسکی لب مین شکر دانت مصری دهان شیرین
جو بحر شوق مین آ کے دهن پانی کری سارے — تو شربت سی فزون موجای سب آوان شیرین
بیان تیری سخن کا گر کری طوطی هند مین — تو شکر سا هو طوطی کا سخن شیرین
نگاه تمکنت سی بی ستون کو تو اگر دیکهے — تو پائی سرمه اوسکو شل کوه اصفهان شیرین
اگر تو خلق پہ اپنے دل دهی تو بار و غم اپنا — گرانبار یسی اوسکو تلخ نر هو اپنی جان شیرین
تری حلم گران تمکین کا گر اوپر تری سایه — نه پهر پائی زمین پر نیشکو لکا گهمنڈ نشان شیرین
تهم موطوطی شکر فشان گر وصف دولت مین — دهان مرح خوان هو تا دهان آسمان شیرین
برنگ وهمی اگر اوسکو پری ہو هوش سی فرما — یقین ہی هو پری حور خان اوسکا دهان شیرین
جسیل ایسا ہی جسپر هو براق تیز پا شیدا — غزالان ریاض قدس وارین اپنی جان شیرین
عجب مرکب ہی یه نازخرام اوسکا اگر هو سر — تو صبر شکیب سی هو تلخ کام مهر وشان شیرین
برنگ بیضه نرم و نازک اوسکا گنبد نو سے — نسیم نو بهاری سی هو نه پهر باد خزان شیرین
نگه اوسکی پری بسیار ملک مشرق و مغرب — غبار راه کو اوسکی کری گر سرمه سان شیرین
خدا کرے اوسکی پا نیز تصدق بال پر ستیل — کری آنکهون نه سر سے لا کهر تو جان اپنی جان شیرین

قصیده در مدح جناب امیر المومنین علیه السلام

شمال اینجا حیرت مین ہی دل پر غم
خموش رہا تا نہ بلبل مضمون پیر

سموم بہمن غم سی بہار عالم مین
ہو نگ غنچہ پژمردہ ہی دل دلگیر

نہین کہی جو بہار سگفت کے لاتا
خزان داغ الم کا ہی باغ دل جا گیر

ملا نہ دلکو حصول امید کا تریاقی
کہ زہر یاس مین رگ رگ مین کر گیا تاثیر

جو حال جوشش سودا الکہون مین عاشق زار
قلم کی پاس ہو نہ زنجیر بیچش تحریر

طپان ہی ماہی بی اب سان جو دل ہر دم
نظر ترا کوی بسمل نہ اسطرح تحریر

کہان نہ رشتہ طول امل سی عقدہ ہم
ہزارون ہو گی فرسودہ ناخن تدبیر

ہی سبکو شعلہ آواز برق خرمن ماہ
بلند نالہ جانسوز کی کرون جو تعمیر

گرفتہ دل وہ ہون مین جسکا غنچہ خاطر
سگفتہ ہو کی نہ گل ہو کا کسی تدبیر

تسمیم باغ سی مجروح دل ہو نہین ہمدم
نسیم تر ہی موج ہوای گل تشمیر

بہلا ہو طوطی طبع ہوا سی کیا پرواز
کہ آپ آپنے تئین ہون غم کی ہی وہ اسیر

رہی نہ کون دل شورین وحشی دگرین
جنون تو دست گریبان ہی ہے دامنگیر

کمال رات کو شد رہا تہا مین حیران ہو
کیا ہی مطبع مانی کو سطح تحریر

مطلع

کیا ہی غم نی مجھی اسقدر نحیف و حقیر
ہوا ہون نقش دیوار صورت تصویر

بیان ضعف و نقاہت کا کیا کرون مین نور
سخن زبان پر آتا نہین دم تقریر

تصیبکہ ہی بقسہ ہر اب تن لاغر
کہ ہر سیکو ہی ادسپر گمان نقش حصیر

جلیس گوشہ تنہای ہی سر زانو
افیس خاطر محزون ہی ناگیر

نہین ہی دور جو ہو نہ مہر پر کرہ نار
فلک یہ جای اگر میری آہ کی تاثیر

نجا ہو گا کبوی عاصی دل آشفتہ
اسیر رنج و گرفتار کیفر تقدیر

بہار باغ ہمانسی ہو گیون نہ دل مجروح
نسیم صبح کی ہر موج ہی تم شمشیر

فلک کی جو رسی کیو کر ہو راحت و آرام
اسیر درد فراوان ہی خاطر دلگیر

شبیہم گیسوی جانا ن صبا برا ہ خطا — فتن کی دشت مین لجای گر بصد تقریر
تو شوق دید مین ساری غزال صحرا رام — ارین تصور گیسوی مشک شہ مین اسیر
چمک اکر دندان یار کی دیکھے — ہو صاف سلک گہر چشم جوہریمن حقیر
دکھائی لب جان بخش اگر مسیحا کے — علای مردہ صد سالہ معجز تقریر
بسان آیز حیران بون فی وجہ ز — دکھاوی علی مغنی جوہار کی نصوبر
حسام تیز تا بون اب اور مطلع دلکش — ارجکو سنگی گرین اتنک مثل ابر مطیر
نظر کھا تیغ سی فوج مژہ ی بی ہیچیر — بتان ہندے اقلیم دل کیا تسخیر
لکھون کیون بخدا اسکو مین صنم خانہ — حریم کعبہ دل ہی بتو نسی نقش پذیر
ہی رشک تختہ ارژنگ عشرت ارتنگ — نگار خانہ چین سی فرون ہی قصر منیر
بسی مین خانہ دل مین بتان ترسائی — خدا کی کہر مین کلیسا نیا ہوا تعمیر
جو دیکھی نام خدا اوس صنم کا حسن — تو سر کی بھل کر ہی قدمون پہ بیعت کثیر
غرض اودہر تو کیا حرج فی مجھی ہا ل — اودہر تو کی ہو ملک دل پہ ایسا عمیر
کہ طرف نہین اب سو جہتی ہی او مفر — کوی نجات کی پیش نظر نہین تدبیر
اگر کری میری امداد کی سلطان مؤا — کرم سی شیر خدا حامی صغیر و کبیر
وہ کون مرشد کونین ہادی آفاق — امام جن و بشر رہبر امیر و مشیر
بسنا یہ طوطی طبع حسام فی جیب تم — پڑا ہا یہ مطلع روشن بسان مہر منیر
جو دلمین جلوہ حب علی ہو نقش پذیر — تو محشر و سی منور فرون ضیا ہوگی
بہری اگر حی حب علی سی شیشہ دل — تو ہو صبا مین و غیرت فزای مہر منیر
علی ولی خدا ہی تمامی کعبہ و دین — شفیع روز جزا مالک جنان و سعیر
وہ نفس پاک مطہر خلیفہ برحق — وصی خاص نبی جانشین خیر عشیر
شہ سریر امامت سراج ظلمت موج — معین دین نبی رازدار رب قدیر

مطلع

وکیل چو دشمنی ہمارا من سوزد همه
گواه عصمت مولا ہی انه طهیر

کبھی تو مجھ کو اپنی سیکل عروس دولت پر
رہی وہ تیری نظر میں مہد اولیل وحید

خدائی تیری ہی خلق کین بھی ہی مولا
ہزار دن نعمت وانوار آن دیو وجاہ تیر

یہ نان خورش بگانہ وبیگانہ کی ہوا
گواہ اسکی لب تشنہ سی ہی ان سحر

تباہی گلشن کی عمر بھر تری بدمن
نہ ہے جسم مطہر کہ لباس حریر

نہ دیکھا تھا نبی سر پہ من وتوی تنگ نم
نہ چاہا تھا شب غیر فرش کہنہ حصیر

تمنی گر میں ہو عمر کی کچھ نہیں عزت
نظر میں خود رہا بقدر سیم بی توقیر

کریم وعادل وخواہ رابدہ وعطا
بھن ہی تجھ کو ہی خبر بنی علی کبیر

بلند قصر پہ بھی کا تیر ہی شہادا
گرفت جسکی ہی قبضہ سی وج عزیز

خدائی گہر من بھی استبار بی ان تک
ہین تیری حکم کی محکوم سب صغیر وکبیر

جو تیری مرضی عالی ہو خاصہ زوآن
مزاج اپنا خاصر کرین بھم نغیر

گھل کی آگ تو پانی کیطرح بہ جائے
تمام پانی بن جائے ہو نار کی تاثیر

اڑای کرہ خاکی کو مثل بادو فلک
ہوا سکون کری ایک جانہ بی تاخیر

رقم کردن بین اگر معجزت کو تیری
تو انک اور رہو دفتر علم دتحبیر

جلائی مردہ صد سالہ قبر کی تو نی
کئی نگاہ ہی اسود کی تا تہہ بی تاخیر

عیان ہی قصہ بیعلم زمانہ بین
دلون کی بات کی ہی سا نکا حال تقریر

تمام عنصر کا ہوا قضا قیامت تہا
تہوا غریب نبی کیونکر طلوع محشر میسر

تمام قوم بصیری بین ہی علی واللہ
ظہور ظہر حق قدرت خدا ہی قدیر

کروبا در نیسر کو خاک پر بل بین
کیا ہے سکر مرحب کو مار کر حیدر

خلیل ولر کیا اگ کو کبھی گلزار
ماما نیل کی بستی سی اردی ضریر

دکھایا معجزہ اونہ سا روم بین بی تقریر
جلا یا مردہ صد سالہ قبر بین بی تاخیر

کسی طرح کا معاصی چو ہو محب تیرا
کرم سی بخش دی اوسکو تو خلد کی جاگیر

چمن جہان کا سرسبز سی ہی محروم
اگر نہ تیری سخاوت کا ابر ہو مطیر

گدا کو تیری سخا صفت ہی رہتی ہی
ہین تنگ قیصر و فغفور تیری در کی فقیر

حضور چشم سخاوت ہی سیم و زر کہان
ہر سنگ کان جواہر ہین سب لیل و حقیر

تو وہ کریم ہی شاہا کہ فقر و صوم ہین
نہ دو سوال کیا اگیا جو در پہ تیرے خیر

پی کر سنہ کبھی ہین چادر ہرا
عبا کو رہن کیا بخشی تیر نے سبز حریر

تری محیط کرم کا حباب ہی ہر ملک
سحاب جود کا قطرہ ہی ایک ابر مطیر

کواہ جود کرم و ہنر ہین ہی تو وہ دہر
ہوی ہین سبز تری بات سی نیم و سیر

وہ یا جو کچھ کف دریا نوال فی تیری
ہی اوسکی لکھنی ہین حیران کاتب تقدیر

گدای کاسہ کف ہی سدا جم و فغفور
ہین خان و قیصر و خاقان تیری در کے فقیر

عطا کری تو دسی م مین کشور ان
تری حضور ہین مانگی جو دانہ انجیر

جو ہند والی کا طالب تو پای کشور ہند
جو مانگی سال کا پلہ ہی اوسی کشمیر

وہ کون ہی تری در کا نہین جو محتاج
گدا حقیر سی تا شاہ و کشور گیر

شہا ہر ایک تری احسانکا ہی سزاوار
تری جناب سی ہین بہرہ ور غنی و فقیر

سنا دن وصف سخا تین ہین مطلع و مقطع
تو میری رو بر و رکہہ دی قلم فلک کا دبیر

کلیجو تین کیا بر شہ سپہ شاہ خیبر گیر
زبان بیدی ہی مرزان قلم دم تحریر

تو وہ شجاع ہی ای شاہ لافتا جسکا
نہین ازلسی کوی خلق ہین عدیل و نظیر

تو ہر جگہہ نہو کیو نکر مظفر و منصور
ظفری تیرا جلو دار فتح دامنگیر

دم ہر و اگر سامنی تیری شاہا
اجل گرفتہ عدو ای کر چشم غفیر

ہوا یکطرح سی اوز جای ابر فوج عدو
جو باد پا یہ تو چمکای برق سی شمشیر

تری عدو کا جو رہ ہین بدن ہی دل مولا
بخط مشکل قوت بچوشن مدبیر

ویلهای سرعت مرکبرگرده برق صفت — تو همعنانی من روح القدس کم تو خیر
رکاب تهمتام بای اکی جبرئیل امین — سوار هوتابی جسدم توشاه عرش سیر
لب بلال کابی بوسه گاه نعل قدم — جبین بر کرکابی کرهم پراوسکی درنیر
عنان کوتهامی بی نصرت جلوس فروزی — ظفر بی غاشیه بردار مسیح دامن گیر
نشان نعل شبی بلال جیرخ اخضر — تو نقش سم سمی بی غیرت فزای هیر
روهوا دابی سبکرو خدا کی قدرت بی — بحر براق کی رکهتا نهین عدیل ونظیر
نامی مرکب خوشرو مین آگی باصد عجز — زبان خامه بس اب ختم کرتی بی بقریر
بیا بحجف مین بی اسوقت میدا یک خیال — مزار پاک کی آنکهون پر کی بصویر
گلاب و مشک سی جنبک مین زبان بتون — بخور روضه کی خوشبو بوکرش بقریر
روضه انور کی جلوه کرتقریر — میری زبانمین هو شمع طور کی تنویر
بلند رتبه مین بسکه روضه اعلی ہے — کہ اوج عرش بی اوسکا مناس عرشنشیر
هر ایک خشت مین پیدا بی مهر کی تنویر — هر ایک سودر و دیوار بی جمع لامع نور
فروغ بخش بصارت بی صاف اوسکا غبار — نکسطرح سی منور هو چشم مهر منیر
بی اک چمن اسی روضه کا روضه رضوان — بهشت روبرو اوس کا عکی بی لی تصویر
اس کرد و مین سدا وامین مین نجم — کرات بهری فیضا بخش روضی کی تنویر
فضا مین گنبد روشن بی روکش خورشید — هر ایک سنگ بی پارس تم خاک بی اکسیر
تجلی بی یه عیان گنبد طلائی سے — نگاه دیکهنی والونکی کرتی بی تاجیر
فزون بی عرش سی یه مین قبه انور — کلس کے بی وه چمک جسی آفتاب منیر
رواق وه کہ رواق فلک بی جبهه سا — حریم وه کہ حریم خدا بی جسکا نظیر
بی کفش کن کا تری سنگ حجرة الاسود — صفا وه مروه کی جا پری بهان صفائی عبیر
لکهون جو نکهت صندوق تربت قدس — قلم هو عطر کی خامه بیراوم تحریر

یہی ہی دلمین تمنا کہ صدر روضہ پاک
وکہا ہی کہ بہو نسی یکبار پہر بھی دیکھ

مون ضریح مبارک سی لپٹی انکہون کو
رہون مجاور روضہ شاہ عرش سریر

او تہون جہانسی شہا ہاتھ ہی دعا مین اٹہی
تیری غلامون مین میرا بہی نام ہو محشر

اب اگی خالق اکبر سنی ہی میری دعا
کہ جسکو سنکی سب مین کہین جہان و نظیر

کہ رہنا بجلال و کمال عصمت حق
بحق قہر رسولان مشہ نبیرہ و مادر

برای حیدر صفدر بحق ہمت زہرا
بحق خلق او بحرم شبیر و شبیر

رہین جہانمین ممتاز عالم ابرار
فزون ہوا وہی زمانہ مین عزت و توقیر

تمام شیعہ کے غمخوار ذاکر و زوار
دیکہین اور کوئی رنج و غم شبیر

رہین زمانی مین شہر شیعان علی
علی مجنون کو محشر مین جلد کی جا گیر

علی الخصوص ہن او شیدا جو میری فرخ
کمال عاشق و متاج شاہ خیبر گیر

جو دیکہی دیدہ انصاف سی جہانمین نے
نہین ہی اونکا کوئی شاعر عدیل و نظیر

ہماری سر پر رہین آجسپر وہ سایہ
کبہی ہون وہ زمانی کی ہا ہی گیر

ہمیشہ دولت دارین وہی نہین خالق
مدام سر پر رہی سایہ جناب امیر

جو پاک دل ستا اونکی رہین معتقد دہر
عدو ہی نحس و نجس ہمیشہ رنگ و حقیر

قصیدہ در مدح جناب سیدہ عالمین علیہا السلام و لمہدیاع و بہا

ایک چمن مین جو بہی لیکیا گل محبت کا
غنچہ دلکو ملا نکہت جنت کا مزا

نہا وہ گلشن پر شگفتہ جو رہی او ہمیشہ
گل تری غنچہ پر مردہ خاطر کو صبا

رنگ گل و کہہ کی او رنکہت اد محمد
بلبل دلکی کیا زمزمہ صل علی

جب کہ اوس باغمین بہار ہو لنگ نظر
نظر ایا مجہی بہ لطف و عنایت ہر جا

ہین عروسان چمن مثل پری جلوہ کنان
شاخ گلبن پہ ہی گل مثل سلیمان ہویدا

فرق پر تاج فر لباس و پری ہین غنچہ
پر ہین گلہای رنگ کی زیبای قبا

باره سیب و شعر حل کی هر ایکسو من درجت — سرو هری خاکیه شاخین من سهلو نسی هر جا
جسطح دهت هبون ان خرد بن سی ظاهر — دانه هر تا کفیده سی من ون طعن نما
میوه خلد من اشجار جمین نسی حاصل — شاخ طوبی سی هی ایک ساسی هل ملتا
با هزاران دل پر سوق صراحی در دست — نخل شیوکی من جام کی صورت هر جا
صاف چهره سی او تنهائی هوی بیکی نظاره — [illegible] نسان تی هم جمن نما
گل و سبزه هی نظر اتا هی تا حد نگاه — غیرت دشت ختن بو من جمن هی هر جا
دیکهتا تها متحیر من سوی باغ جهان — ناگهان هاتف غیبی ندی یه ندی محمود ا
خلت قلبای جهان عین لا نی هی بهار — نور کو هر کیران جناب زهرا
کون وه خیر نسابت نبی مختار — مادر شیر و شیر شفیع دوسرا
مظهر حسن حق افر حوران بهشت — زیب ارضین و سموات بقول خدا
نور حق بضعه نبی رسول اکبر — زوجه شیر خدا زیب وه ارض و سما
مفخر عالم و ادم شرف لوح و قلم — دافع رنج و الم مخزن جناب حوا
مریم و اسیه و حاجر و حوا کا فخر — حضرت فاطمه محمد و مه مخلوق خدا
حکم انیکا ندی تا که وه معصوم پاک — دهری جبرئیل نه در اوسکی چرسر کهی پا
یا رب ائی نه ملایک کهی اوسکی در پر — دی نه جنبک کر زبان اپنی ثنای اون بنا
نور سی اوسکی هوی روشنی کون مکان — نام پاک اوسکا هوا زیب وه عرش علا
پیتو نور خدا ذات هی اوسکی بیشک — کیون نه خانون قامت بولقاسم خدا
اوسکی مقدم سی اسکو نه ملی جنتی عین — عرش اعظم په ی هر لحظه د اغ عبرا
گشت آفاق هی سرسبز قدوم سی اوسکی — گشته دهر سی معدوم هی اب نام و با
بنت محبوب خدا را بهر راه بعدا — مردم چشم جهان افسر فرق صفا
سور و ایه تطهیر بقول المفسر — معدن لطف و کرم مخزن اخلاق صفا

سپهر جور و ستم مور و اندوه و الم — صاحب درد و مصیبت هدف تیر بلا

زهره چرخ رسالت مه برج عصمت — گوهر درج شرف فاطمه خیر النسا

دور دریای یقین قاطع یک ارکان دین — شافع روز پسین راه برز امیدها

خاصه در گرچه سرور بانوی عصمت — مادر حضرت شبیر مقال عذرا

کفش پا او سکی بی زیب سر حور ارم هست — بر رهش خاک قدم نور نگاه فقها

حامل بانی والم صاحب اندوه و تعب — صابره مثل پدر مالک تسلیم و رضا

سنگ در او سکا بی سجود ملک شام و صبا — در پر نور زیارت گه هر شاه و گدا

شمع خیمه سرای بی دودهٔ عصمت برین — مه پیشانی بی پر نور شبستان سما

قدم پاک بی هی مجمل عصمت مبین فروغ — رونق خانه دین مظهر انوار خدا

بسکی ایذای بلا شربتی کی ایذا — بارها لخت جگر جسکه بمیرنی کها

قول او سکا بی او سطح پیمبر کا قول — جمله حرفی بی حدیث نوی قول خدا

مدح غایب بی اگر ذل نهین هر ها حسام — چشم بوتین حضوری مین هو اب مدح سرا

ذات تیری بخدا بضعهٔ محبوب خدا — هوئی تخلیق مه و یکتای دو عالم پیدا

خاک پا بی تری کرتی نه اگر کحل بصیر — چشم پر نور کو اکمه مین نهوتی ضیا

مثل تیری کوئی کونین مین آیا نه نظر — ذات تیری نهین رکهتی دو جهان مین همتا

بهر کسب شرف اساده هین غلمان و ملک — در پر تیری بی تسلیم و رضا صبح و مسا

قرة العین تو اوس نور الهی کی بے — جسکی باعث سی بی لوح و قلم ارض و سما

کیون نهو تیری لبی آیه تطهیر دلیل — دوری آل عبا بی بخدا رجس و خطا

نهوئی مادر امام سی تجسے دختر — چشم گردون نی تجهسی مثل نه دیکها تا

تیری دشمن مین بی نار و عذاب بیعلوس — دوست تو نکی لبی بی کو ترو خلد طوبی

تو نی جو مانگا دیا خالق اکبر نی تجهی — لب مشتوق اجابت سی رها بیر دعا

صاف جو تسبیح ہو بسان جبین صفدرش — جسپہ اخلاق کا تری کردن مضمون لسا

ہو ہر ایک سطر سیہ رشک دہ نگاہ حور — مصرع شعر ہو ثمشاد گلستانسی سوا

مکتب گلشن اخلاق جو لیجای نسیم — ہر مکان جلد دوران اوبین من بہت کیسوا

ہو دہن غنچہ اگر یک گل تر ہو زبان — لب پہ لاوں جو بہار گل اخلاق ترا

سیکے بو خاطر حضار شگفتہ گلسیر — بخجل جو ہان جبین کردن اخلاق ترا

گر کروں لطف کی تعریف بین ہو زبان — ہو ہر ایک بیت میری شاخ گل تر سی ترا

سونکھی جو کوی گل لطف کی تیری خوشبو — ہو دماغ اوسکا وبین نافہ آہوی خطا

وہ تیز تلق ہی محبوب کہ جسکا پرتو — تیری گلشن یہ تو یہ باغ بین ہو رنگ فزا

عطر گل پر تو خارسی تنہم ہو جایی — شمائہ زلف سی سنبل بین ہو خوشبو ترا

گر کروں زہد و عبادت تری نمہ تحریر — اور ایک دفتر مبسوط ہو تحریر جدا

دیکھکر تیری ریاضات شب و روزی — وین انجم افلاک بحیرت ہین وا

تمام سی صبح تلک صبح تی تا شام تری — آسا خوابسی نہی وین حق بین زرا

کار و نہاسی تصور تہا ہمیشہ تجلو — لسکر ہردم نہی بدل محو عبادات خدا

صایم الدہر قوہ ہی کہ بوقت افطار — عمر بہر سیر ہو کہای نہ کبھی جسنی غذا

آپ خاقی کی کہلوا یا فقیر و نکو طعام — خود اگر سزی اوزبان کی ہو کو نکو عطا

در یہ تری کی مسکین و اسیر اور یتیم — قیسر افاقہ تہا پر سیر اوہین نی کبا

مرتی دم تک بخیارد کبھی سایل کا سوال — موجرن تہا نیز بحر کرم ای ابر سخا

آیا وزوازہ بہ تری جو کوی حاجتمند — تری لطاضی اوسکے ہوی حاجت روا

آسیا تا یمن او قات مبارک کا ہے — رانکو مانی غیر ہو نگا بہرا بھر جدا

تر زبان شکر الہی مین تری ساری عمر — اشنالب ہوی حرف شکایت سی ترا

گرچہ اعدا نی کی تجہ پر ستم عدسی یاد — پر زبان کہو لی نہ شکوہ سی بحر شکر خدا

تیری در پر ہی پڑا بیکس و بی ساز و سامان
اوسکی احوال پہ فرما نظر لطف و عطا

اور بخشش کا وسیلہ نہیں رکھتا کوئی
جز ترے مدح کی ای بضعہ محبوب خدا

قرہ عین نبی ابر کرم بحر سخا
کون ہی میری شفاعت جو کرے تجھ سے حیا

واسطہ تجھ کو ترے ابروؤں کی کمروں کا
مانگتا ہے دعا اوسکا کر آمین حقسی یہ دعا

یا الٰہی بی ارواح رسول عربی
پذیرائی بی ہر قول غلط کر ادا

شاد و خورم رہیں نیا ہیں ہشتہ مومن
شیعہ ہر اکی ہوں عفو یہ سب جرم و خطا

کلمہ گو ہو کہ گنہگار ہیں بندی تیری
بخش دی او کو بی روح علی اعلیٰ

میری ہستا و جود فرح ہیں جہانیں بات
دہر ہیں مزرعہ امید ہی او نکا ہزار

یا رورا و نکا ری بحل تمنای دلی
کام جان کو ترزیست تجی حاصل ہو مرا

قصیدہ در مدح فاطمہ الزہرا علیہا السلام در تمہید شادی بنجناب حسنین

کہلا بر ایک کی دلبر اندنوں بے رعنائی
کہ ہر دو امان جا طرفی عبا بیچ و کلفت ہی

جو ہر جا و دہر اراستہ بزم مسرت ہی
جسی کی بکھود ہ مصروف نشاط عیش و عشرت ہی

ہی در دو بخ و غمی جام طبع ہر تہی خالی
لب شیشہ فلکیں شراب صاف راحت ہی

گل خندان کی صورت ہی گفتہ غنچہ خاطر
بری باد خزان غم سی گلزار طبیعت ہی

گذار اب مرصع کا ہیں گلزار شادیں
وزان ہر سو ہوای جانفزای عیش و عشرت ہی

علی بیع بسکہ پاک و صاف ترہیں بیغبار غم
کہ دور انیہ بر دل سی اب تنگ کدورت ہی

گدا و شاہ ان و زدن ہر ابر ہیں نظر انی
زاوسکو اسکی کچھ حوصلہ تہ ابر کا ہو سی عشرت ہی

سراوسکا تخت پر شایان ہی کر دہم نحوتکا
تو اپنی بوریی پر ہو ترسب قناعت ہی

نہیں آزار بان پذکرہ رنج و تفکر کا
ہر ایک دلکو ہی اب حت سی عیش و عشرت ہی

حصیرا را تہا جو ہی زیب بخش مسند عزت
غریم بزم غیرت ساکن کوی مذلت ہی

نہیں ہمن کیسکا نقد کام دلسی تا ہے حاصل
تمنای دلی مفلس کو حاصل بی مشقت ہی

حسام اب دلمین ہی ایک مطلع دلکش موزوں ہوا ہے

کہ سینہ مین نہایت موجزن بحر طبیعت ہے
تو ہر اینہ دل صاف محرومہ کی صورت ہے

بیاض سوز طرازی ہی ہر دم عشرت وشادی ہے
دوہری ہین مثل مے تقسیم عطر وپان وشربت ہے

صلای عام ہلی صیقل ہی کھائیکی ہر جا پر
بچھا ہر ایک کی گی مفرہ ایوان نعمت ہے

لباس فاخرہ ہی مرد وزن راستہ مین سب
اہل ہن عطر کہانیکا یان چہرہ پر شباب ہے

کوئی شاکی نہین یا ہون غمی شہر امکانمین
ہوا اچھا لوح دلہی اکلیم حرف شکایت ہے

مہیا ہر جگہ پر ہی شراب ومطرب وساقی
صدای کوس ہی بانگ رباب وچنگ عشرت ہے

سنگ تب گل خانم ودو مستگامی دیی ہین بوسہ
کہ جسکی دلکو کیفیت ہی کام جانکو لذت ہے

سنی لحن داؤدی سا کر دلکو بیتی ہین
گہر وغیر نغمہ رشکگران کو تہونپہ نوبت ہے

کہین رقاص ہن رقصان کہین بعال مست قلا
کہین چلتا ہی جام می کہین گانیکی صحبت ہے

گلی ہر ایک ہی مثل گلستان رشک خلد اعبور
دکان ودر ہین فانوس وخاد طوطی گرت ہے

دو نور روشنی ہی جلن روز قیامت کا
شب دیجور کی اظاہین معدوم ظلمت ہے

ہر ایک دیوار رشک طور ہی نور تجلی سے
دم نظارا کرنی حیرگی حیرتی بصارت ہے

ہجوم خلق ہی کوچہ ہی مین راہ رو نہی
عیان ہر ایک غرفہ سی رخ حور بہشت ہے

پر پرتو نی ہر گھر ہو گیا رشک پریخانہ
ہر ایک کوہی حسینو نسی حسان حور وغلمان ہے

تماشای کو حاصل سیر ہی گلزار خوبی کی
ہر ایک گلرو ہر ایک شمشاد بستان رشک ہے

حسینو نسی ہر کہسو موجزن ہی حسن کا دریا
شگفتہ ہر طرف یک گلبن باغ لطافت ہے

ہوای عشرت وفرحت ہی ہر سو ہی حسین ایسی
گل رسی زیادہ مرخ رخسار دلکی رنگت ہے

کدورت کو بہہ وہوا یا رش باران رحمت سے
کہ ہر ایک کوی خاطر صاف بی گرد ملالت ہے

اڑہی نغمہ خوانان خوش الحانکی گیانی مین
کہ سحر مانک اب سرور کریان مدہشت ہے

یہ من مین رہ وکی اس سرسی کو تکرنہ کرہای
زبانی کی یہ وسکو نت کا رسی عجالت ہے

ثنا میں اوسکی انسانی زبان ہی عاجز و قاصر
عطائی حسنی اس کی لئی جو خیر و برکت ہی

یہ دن ہی باعث من و سجات و برکت و رحمت
دوائی درد و خرد جان امراضو کی صحت ہی

بھلا کیسو کو نہ ہس مکو ہو یہ عز و شرف حاصل
کہ روز عقد میر کو شرو جان بنت ہی

جناب فاطمہ کحل بصر ہی خاکپا جسکے
خدا کی دوست محبوب خدا کی لکی اہلیہ ہی

جو وہ چاہی تو کردی سر و طاق بارہ منبر کو
بلا شک ذات پاک اوسکی کلید باب جنت ہی

جسی لخت جگر اپنا رسول اعظم فرمائی
کری اوسکی ثنا خوانی بشر کی کب طاقت ہی

رضا اوسکی بلا شک ہی رضای خالق اکبر
عتاب اوسکا عتاب مصطفی و رب عزت ہی

وسیلہای گنہگارو کو اوسکی ذات اطہر ہی
وجوہ پاک اوسکا شافع یوم قیامت ہی

برای عاصیان ہی ذات اوسکی آیہ رحمت
شفیق و مہربان مثل پدر وہ بہر امت ہی

خدا کا ہی وہ نور آفاقین روشن کن عالم
چراغ بزم وحدت شمع روئق تخش کثرت ہی

اب آگی مدحین اوسکی ہون پڑہنا مطلع نخیز
کہ مینا می طبیعت مین بہری صہبائے عشرت ہی

کری اوسکی صفت روشن بشر کی کب طاقت ہی
کہ ذرہ سی کہان ممکن شناسی مہر معرفت ہی

بجا ہی اوسکو کہنا ناخدای کشتی ایمان
کہ جسکی قبضہ قدرتین عالم کی کفالت ہی

وہ معصومہ نہ ہو کیون پاک و طاہر عابد و زاہد
ازل کی دلشی پر جسم تشریف طہارت ہی

ہوی مقدم سی اوسکی رونق سجادہ عصمت
جمال پاک سی پر نور محراب عبادت ہی

یہ کیون نور خدا وہ قرۃ العین پیمبر ہو
سپہر فضل ہی بحر کرم ہی ابر رحمت ہے

خطا و حرص سی خلقت ہی اوسکی پاک و پاکیزہ
سدہ معراج سان درگاہ اوسکو عزت ہے

مبرا ہی وہ عصیان مین صغیرہ و کبیرہ سی
یہ اوسکی حال پر اوسکی ثنا مین حیرت ہے

خدائی آیہ تطہیر اوسکی شان مین بھیجے
پیمبر کی برابر اوس نبی زادی کی عصمت ہے

عدو و اوسکا خدا و مصطفی کا ہی عدو لاشک
عداوت اوسکی خلاق دو عالم کی عداوت ہے

منور دل ہو کر ناری کا اوسکی نور الفت سے
عقاب زشتی اعمال سی اوسکو فراغت ہے

وہی ناجی ہی بگڑا جسنی دامان تولا کو
محبت اوسکی مومن کو صراط اوسکی ہے

صراط المستقیم اوسکا ہی کو ہر شرع جو پوچھو
کہ ذات پاک اوسکی حضر واد ہی ہے

ہی جسکی ہا تہہ میں حبل المتین الفت زہرا
اوہی کونین میں جاہ عظم دہم سی فراغت ہے

ریاضات و عبادت و کہکر بت ہمکر کی
ہمیشہ قدسیان عالم بالا کو حیرت ہے

نبایا ایکدن غافل اوہی یاد الٰہی سے
مواصیت اوسکا جو حق طاعت ہے

خدا کی یاد میں اوقات کی اپنی بسر اوسنی
یہی بندگی و طاعت زہد و رابت ہے

کئی خاقی مگر لب شکر خالق میں ہی جہان
کیا روز و میں رزق اپنا کہ اوہی عنایت ہے

نکالوں کیونکر آپہر بحر ہی سی گوہر مطلع
کہ قلزم ہی فزوں تر اندنوں جوش طبیعت ہے

جو دلکی آئینہ میں منعکس خورشید مدحت ہی
تو اپنی طبع ہی چون مہر نبوت ہے

نمایاں میں رسولان سلف کی سب جلیں اوسمیں
جو ہی خصلت محمد کی وہی زہرا کی خصلت ہے

وہ دلبند پیمبر ہی سراپا جو ہر خوبی
سخی و عابد و زاہد باخلاق و مروت ہے

ہی لعل بی بہا خیر النسا کان نبوت کی
درخشان کوہر یکتا ہی دریای فتوت ہے

نہیں دیکھا ازل سی تا فی اوسکی چشم گردوں نے
وحید العصر یکتا ہی زمان با شرم و عصمت ہے

ہتی کاغذ کی چہاتی اور قلم کاشق ہوا آپہ
لکہا تہا بعد احمد جو سہی اوسنی صفت ہے

سنایا جسنی اوس معصومہ مظلوم کو ناحق
ہمیشہ وہ ستمگر ہو در نفرین و لعنت ہے

زمین و آسمان کا فرق ہی خاکی و نور میں
کہون کیا مریم و سارا کو اوس پی ہی فضیلت ہے

خدائی تو رہی ایجا کا لبدا اوسکا
بطاہر ما و طین ہی مگر جہانیں اوسکی خلعت ہے

بھلا مہر الوہیت کی اگنی ہی ہو
اوہی آدم سی کیا اور عالم خاکی سی نسبت ہے

خدا کی واسطی بندو کنی ہی لطف مجسمہ
گنہگاران امت کی لئی رحمتی آیت ہے

بقیہ رحمت للعالمین کا ذات ہی اوسکے
محیط فیض ہی بر عطای بحر رحمت ہے

زبان مصطفے سی جسکا ہو وصاف خوبی خلق
کری مدح و ثنا اوسکی کیسکی کیا لیاقت ہے

شبستان ہی جس شمع کی جلن سی ہی رشن — منور آج اوسی مرتضی کا کاخ و دولت ہے
چلی محمل پہ چڑہ کی فخار مریم و حوا — پیمبر کو خوشی شادی کی ہی اور رنج فرقت ہے
بندہا میر ازہ اسم الکتاب و مصحف ناطق — سلیمان سی ہوا بالقیس کا پیوند وصلت ہے
نکل کر منزل عذرا سی سی برج مولد سی — روان بیت الشرف کو یہ زواج سعادت ہے
دو بحرین پر از دسمنوں [illegible] — جہان جنت ہی یکجا کوثر و تسنیم قدرت ہے
عروسی کی ہی پوشاک آج زیب قامت ہرا — علی مرتضی کی جسم من شادی کا خلعت ہے
ہوی حرا فضا پردہ نشین حجلہ شادی — چہپی فانوس من شمع شبستان نجابت ہے
دیا روح الامین فی الی یون مژدہ پیمبر کو — مبارکباد یہ بعد از درود رب عزت ہے
یہ فرماتا ہی اب بعد از سلام و تہنت خالق — کہ بیٹی جو تمہاری گود برج نبوت ہے
کیا ہمنی علی کی سا تہہ عقد اوسکا سر کردون — تمہین بہی چاہی اس کا رسی لازم فرعت ہے
دیا ہمنی جہیز اوسکی من نقد دین و دنیا کو — سب اوسکا مال ہی کونین من جو مال دولت ہے
تمہاری سر الک سب ہی اوسکی مہر من بجنا — خدا امین تہا جو کچہ سب ہوا اوسکو عنایت ہے
کلید مغفرت پای ہی اوسکی روغانی من — جسی چاہی وہ بخشی فاتح قفل شفاعت ہے
ہماری حکم سی کونین ہی پر نور شادی — زمین سی مطربون کی عرش تک گلبانگ عشرت ہے
بس ی چرخ پر جوش خوشی و مجلس صوری — دلونمن قدسیون کی موجزن دریای بہجت ہے
بنای اسمان پر لولما نقار خانہ ہے — ہی برق یک چوب مرسل رعد یک ناکوس نوبت ہے
ہی صور ایک نای سرعین اور سرافیل کرناچی — نہین بادل کو چہپ چہپ ہی شادی کی نوبت ہے
کہا بچہ کہکشان کا رکبی ہی مجلس من — رگ ابر کرم تار رباب و چنگ قدرت ہے
مسیحائی ہی مسکانا یہ حور سد خوش ہوکر — دہل گردون درون ہی بانگ شادی کا ساز ہے
بجائی ہی دف مہتاب زہرہ چنگ من لیکر — شہانی کا ہی شادی شاد اور حسی کنت ہے
ترانہ منج من سب طایران قدس ایک جابر — صدای عیش ہی شور طرب گلبانگ عشرت ہے

خداوندا بحق مصطفےٰ و حیدر و زهرا
کہ ذات پاک کو اوکی محاصل تیری مدحت ہے

کریمی بخشش و حی عصیان کنهگاران است کو
تیری دامان رحمت کو زیادہ ہیبت و سعت ہے

رہی تیرا کرم ہر حاجتی زوار و مومن پر
بحال و سکی خطا محبوبگی تیری حوصلت ہی

خصوصاً مین کہ برتر ا بگمانا ہو مین مین آلو د
نہین بخشش کی کوئی رہ پر ایک سر عتناہی

سیہ ہی نامہ اعمال پر جرم و عصیانی
اوسی دہوڈالی خبر تیری بہلا سکو طاعت ہے

میرا حامی و شافی کون ہو یارب سوا تیرے
فقط فضل و ترحم تیرا عاصی کو کفایت ہے

خداوندا اگرچہ ہون نہایت مجرم و خاطی
نہ خبر عصیان ہوی مجسی کبھی کہ ای عبادت ہے

نظر رکہتا ہو مین لیکن تیری بندہ نوازی پر
کہ ہردم موجزن بندون پہ تیرا حجر حمت ہے

عطا خاطی کو کر توفیق توبہ اور عبادت کے
خطای عاصیان تحسن کریمو کی عادت ہے

خداوندا رہین خورسند او شاد رمن فرح
کہ ذات پاک اونکی طوطی باغ فصاحت ہے

نہ کہین خرمی مسرکوی رنج و بلا کا
رہی اونکی نگہبین وہ جسکا نام دولت ہے

بہر او امان مقصد او نکا ہو مورد مطلبی
جہانمین او سکو برلا نو شتاب اونکی حاجت ہے

زمین سرسبز و خورم شاد وہ گلزار عالم ہیز
ذلیل و خوار ہو وہ شخص جو رکہتا عداوت ہے

قصیدہ در مدح جناب امام حسین ع

تیری دہنمین اگر ای شوخ ستمگار انگبین
ترسم کہ کہولین نہ بہر نرگس گلزار انگبین

انگبین لین نجسی جہا کیون نہ عود سان چیز
رشک عنبر ہین تیری ای گل مینا انگبین

پستیان و نو ہین حور شد سپہر جبی
موی مژگان ہین کران مطلع انوار انگبین

نرگسی انگبین تیری جب او سی اتی ہین نظر
صاف لیتی ہی چہکا نرگس بیمار انگبین

واہ کیا چہرہ پر نوری سبحان اللہ
مہر و مہ حسنی کبھی کر تسکین جا انگبین

کوئی آہو کوئی جادو انہین کہتا ہی ولی
ماخذ شرم و حیا ہین تیری دلدار انگبین

ہین یہ جادو نگہان کرتی ہین دل اپنا فدا
چشم بد دور تیری ہین وہ طرحدار انگبین

چشم جادو میں تری کافر تو خوبی میں ہے گم
سبز خطری میں ہے بھی ہندو بچہ میں ہے

جس کی آنکھو میں بسا اوس رخ رعنا کا خیال
اور گیا خواب میں بھی بیدار ایسی نیند سے

چشم بد دست میں سرمہ کی ہی تحریر میں
قتل عالم کی لکی ہے چین ابرو میں تلوار میں

تیر مژگان کی تصور میں تیری عید تک
داد و دہش اوس پہ ہے صورت سوفار میں

کیا عجب اسکا اگر قبر پہ ہو نرگس زار
ہی تہ خاک بھی با حسرت دیدار میں

نظر آجائی اگر تیرا رخ حیرت زا
سکل تصویر میں بیٹھ بدیوار میں

خنجر غمزہ سی تو مردم عالم میں تباہ
کس لیی کینچی ابرو کی میں تلوار میں

ماہ نو فرس فلک دیکھہ کی جسکو ہو خجل
خوشنما کہتی میں وہ ابروی خمدار میں

کسطرح نہ انکو عالم کہی اشوب جہان
فتنہ و شر ہیں تیری بت عیار میں

کبھی ہوتی میں جو انکھو نکی تیری پیش نگاہ
صاف یعنی میں جو را ہوتی ہے دیوار میں

شوق دیدار اوسکی میں میں شہر کی گرچہ پھیر
پای دیوار سی لی نا سر دیوار میں

نظر کو لائیں غزالان ختن پیش نظر
گر طلب او کی کرتی تو سر بازار میں

جلوہ حسن سی کردی ہے تری انکھیں روشن
ہیں تیری دید کی وہ سی طلبگار میں

رات اس مطلع پر مہر کو ہے تری سنکر
اشک شبنم سی ہیں انجم کی گرے تار میں

مقطع

پھر نظر دیکھنی پائیں نہ تبھی یار انکھیں
کی حلیں گو رمیں حسرت دیدار میں

غمزہ و ناز و ادا و اتی تیری ای یوسف دہر
تعدد دل دیکی میں سو جان سی حیران میں

بن تیری غیرت لیلے شب تنہا میں
رہتی ہیں دیکی تیری سو نس غم خوار میں

چشم غزال کا تیری جیسی بسا دیکھیں حال
رہتی ہیں گریہ و زاری سی سرکار میں

تیری انکھونسی ہی انکھو نکا ڈاما مشکل
ہان ڈرائی کوئی جیسا جگر افگار میں

تا دم مرگ رہیں حلقہ کاکل سی اسیر
دیکھیں اوس بت کا اگر طرہ طرار میں

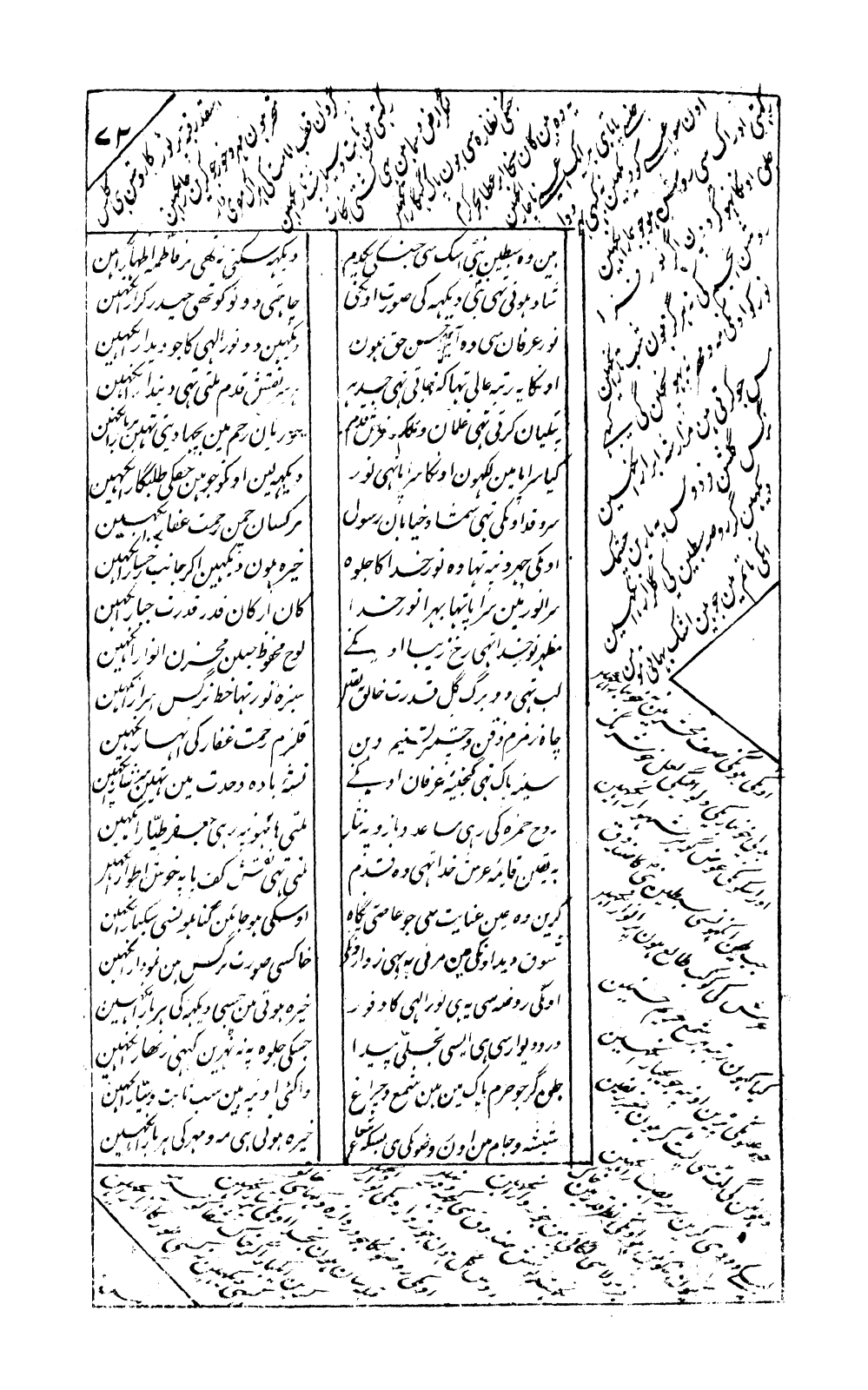

مس مین عنایات مبارکسی ہوسی جو دمعنی
اب پڑہون اونکی حضور مین من جلکر تمہارے
تو عرفانسی کرون دیدہ دلکو روشن
تذریہ مطلع روشن کرون انکھون پر تو
دیکھین گلدستہ درگاہ جو یکبار انکھین
نرگس باغ امامت کا جو اونپر ہی نگس
تم وہ ہو نور الہی کہ قدم سی جینکے
لائی گر باد سحر اکی روضہ سی غبار
تم جو چاہو تو کروانی محبون کو عطا
تو گل گلشن ایمان ہی تمہاری خادم
تم وہ ہو نخل گلستان رسالتکی ثمر
سیر مقدم سی تمہاری ہی گلستان کو ل
تم کرو انی قدمسی جو منور گلشن
سر دنیا رسواری ہو پیادہ ہو کر
جو زیارتسی تمہاری شرف اندوز ہوئے
گر شارہ ہو کہ ہمراہ سواری اکی تھی
مژدہ واکر و زوار تمہاری کا پہنچے
پر تو نور تمہاری سی ضیا ہی ان مین
ہی انکھون کو وہ چمندوق تمہاری ہی مین
ہی حج کا بہتی مین مقصد و حولک
تم وہ ہین حکم جو اعجاز نمائی کا کرو

وہ کبھی دامن مین ہونگی نہ کبھی جو انکھین
ہین بہت دنسی زیارت کی طلبگار انکھین
ملکی صندوق متہ ہی کمی یا انکھین
انکھین سلطان و عالم کا جو دربار انکھین
یا مین ہو نخل تمنا سی یہ گلزار انکھین
ماہ رین چشمک گل فرد و دس پہ سوار انکھین
چہوا گر جائین تو ہون مطلع انوار انکھین
فخر سی اوسکو کرین سرمہ ابصار انکھین
نور عرفانسی بہری وقف اسرار انکھین
مثل نرگس چمن دہلی مین انصار انکھین
بہکی قدموسی ملک ملتی مین سو بار انکھین
باغ ایمانکی ہو تم دو گل فی خار انکھین
ہی انور بصر نرگس بیمار انکھین
تمہان رہ مین بچھاوین سر و زار انکھین
فی الحقیقت ہین سری طالع بیدار انکھین
مردم چشم ہون خدام جلو دار انکھین
نور ابصار جو ذاکر ہی تو زوار انکھین
اہل عالم کی بکسطرح ہون لذار انکھین
حق شناسی کی ہون جس شخص کو درکار انکھین
حورین مین اونہ لگائی دم گفتار انکھین
پیکر مردہ کو کردین ابھی جاندار انکھین

طرف جو دایکا جیب دیکھی تو کردا بولسی
کیون ملی صاف جرا قلزم زخار انکھین

دین رعب شہامت سی تمہاری دم دم
کب ملا سکتا ہی ہر ظالم خونخوار انکھین

سامنی رستم ازال ایکی خدام کی جب
جا رہر گز نہین کرتی دم پیکار انکھین

زلزلہ سا پڑی گردون پہ دم خشم اکر
ایکی دیکھہ لی یہ گنبد دوار انکھین

حوت مین جا کی چھپی صورت یونس بہرام
خوشی بند کرین ثابت و سیار انکھین

آب زہرہ ہوا شجاعت نکا دلیرون کا جگر
ڈال کر تیغ و سپر بہاگین اسبان و پیادہ

خوشی بند کرین لشکر کفار انکھین

باد حملہ سی تمہاری ہو گریزان سب فوج
صاف لین ایتی جرا ہم سی بہادار انکھین

جو ستی یا تو تمہاری ہی ہمیشہ نصرت
ملتی قدموسی ہی فتح ایکی ہر بار انکھین

مکو خالق فی شجاعت کا کیا ہی مختا
کر طرح مسی ملای کوی جرار انکھین

تا قیامت کرین پیدا ایسن تمہاری حملے
کرتی اعدا کی مین ہر جیم کو ہلوا انکھین

ایکی تیغ دو دانہ ہی جسی اکر
دید کرتی مین سدا فتح کی رسا انکھین

غول اعدا یہ جو یہ ساعقہ کردار گری
دیکھہ لین لاکہون کو ہونی ہوئی فی الان انکھین

گلشن خلق تمہاری کی جوا مین خوشبو
صورت غنچہ فردوس ہون بودار انکھین

ورق چشم یہ خلق کی مضمون اگر
کہین نرکا کی قلم ہی خط کفار انکھین

ہی یقین برگ گل تر سادہ کاغذ ہو جائی
خوبرویان چمن جسی ہون جا رانکھین

وکسی مجلسین جو ہو لطف تمہارا ذکر
دیکھین فردوس برین مجلس خاصا انکھین

سنی والی کی لبون عطرئی شیرینی دماغ
کان ہو گلکی روش نرگس بودار انکھین

گر کرون انکی الطاف کی مین مدح لطیف
سب لگائی رہین مجیر دم گفتار انکھین

مصرعہ تر ہو سر سبز رہین ایک سر و سہی
نخل مضمون ہمن ہون مثل گل بیخار انکھین

دہان گر بادشاہت کا تمہاری جائی
خواہین پہر ہون تصور ہی کرا نما انکھین

بال سورج کی کرن اما دو بضعہ ہی جبین — قوس ابرو میں ہیں دو کوکب سیار انکہین
اونکی چہرہ بعیان دیکھہ کی فطرت عشق — جانتی اشک کی ہیں گوہر شہوار انکہین
دیکھکر صبح و مسا عارض روشن اونکی — مہر و مہ کرتی فدا اپنی ہیں سو بار انکہین
منفعل جلوہ وسی ہو ستارہ دم دار — سرو جو راکی کرین گری بازار انکہین
صاف آئینہ کی صورت ہیں وہ پر نور قبیل — بیٹھیں گلہای جنان کو گل بخار انکہین
جس جگہہ پر کہ وہ گلگون ہیں بصد جلوہ — پڑتی ہیں نقش قدم سی خط گلزار انکہین
کس طرح اونپہ نہ ہو لایق امام نثار — خاکسی سم کی کرین سرمہ بصار انکہین
نہ جلا آگی کو شد پر طلعت میرا — ہو گئیں اونکی زیارت کی طلبگار انکہین
اگر ہا دلبر جوان گہور دکی اک کا خیال — رہیں حسرتسی کہلی صورت سوفار انکہین
اور مضمون گئی سب بہول و لیکر اونکی — دیدۂ دلسی رہیں طالب دیدار انکہین
جان مشتاق خود اب جاتی ہی حل جلد سمام — یا تو کیا بلکہ ہیں آمادہ رفتار انکہین
منتظر سرمہ خاک در مولا کی جو ہیں — واہیں ہر دم صفت رودن لوار انکہین
لطف سی روضہ انور کی دکہاؤ جلدی — ڈہونڈتی ہیں تمہیں یا سید ابرار انکہین
اب تمنا ہی یہی ملکی ضریحون پر چشم — گرد عصیانسی کرون اپنی سبکبار انکہین
تحت قبہ یہ کرون خاک اگر سی عبا — خواب غفلت سی ہون یا رب سر مزار انکہین
نور عرفانسی کرا ب دو رسیاہی دلکی — کو ربون بخش بی حیدر کرار انکہین
ربون ترکانسی ہیں جا روب کش و خاک — کرد کو دہا کی کرین سرمۂ ابصار انکہین

قصیدۂ دیگر در مدح جناب امام حسن علیہ السلام

رات دون جناب ہی ل جان سے اپنی — کشتہ پر ہمہ و پر کین جریح ناوجاہی
آیکون و تا نہیں راحت کسیکو ہر من — در پی ازار عالم صبح ہی تا شام ہی
مستعد ہر دم گزند خلق پر ہیبتا ہی چرخ — ہو ی عقرب صفت کجرو یہ رزق طالبی

دور گردون نہیں بہبود کی گا نام ہی
تنگ چشم و نا توان ہیں چرخ ازرق فام ہی

دیکھتا ہوں جسکو وہ نالان و گریان ہی ملے
جسطرف سنتا ہوں ہسکی نالہ ہی کہرام ہی

چرخ کی رکہی کوئی اس بانی تہری جو چشم
سخت وہ نادان ہی اسکا خیال خام ہی

تنگ ظلمت ہی کدر صاف نہیں چرخ
ہیں جو باطن بد اونسی ہمیشہ رام ہی

سرد مہری ہی جو سورش دی خورشید کو
عیسے رشک زعفرانی اوسکا رخ گلفام ہی

گرمی کین ہی ہی داغ ماہ کامل کا جگر
غم ہی کا بیدہ بجا جرم اوسکا صبح و شام ہی

بہرہ وری شق صدف کا ہسکی ہی تہونسی جگر
در جگر سوراخ بہر ریسمان خام ہی

دیکی گردش مشتری کیولا کی عقرب میں ہی
صاف کہو دیتا سعادت کو نہ فرجام ہی

دلمیں پروین کی بڑی ہی ہسکی تہونسی گرہ
اور شہابا خورشید سان نی تاب نی آرام ہی

گرچہ نہیں تنگ و بد اخلاق مطلق نہیں
اسمانکی تجربہ معنی ای خیال خام ہی

گہیون نہ ہی ہوش عالم کہیون و دوران ہی
دہر کو دوران سری چرخ کو سرسام ہی

دیکہہ کر اس دوست کش بد خلق کا جور و ستم
خلق کی لب ہی تعرض و رکہی دشنام ہی

ہسکی کی اس بدہی بہر کوئی توقع کیا کری
محسن عالم ہی نہیں گشتہ بہ خود کام ہی

جسن چہر کی سبب سے اسکی ہی خلقت ہوئے
اوسکی فرزندوں کی سا نہیں کیا کام ہی

گر ملا مین ایک کو پیاسا ہی کر وایا شہید
دو سر کو زہر قاتل کا پلایا جام ہے

بس بلا و کر اس ننگ کا ہی فعل عشت
ظالم بیمہر محسن کش فلک کا نام ہی

مرح کر اوسکی فلک ہی جسکی دکا ہیا
زیر ران حکم اوسکی ابلق ایام ہے

کون وہ ابن علی نور خدا بدر الدجی
عرش اعظم کی جبین پر ثبت جسکا نام ہے

پیر چرخ امامت ماہ برج ہل اتی
شمع نور افزای بزم دین خاص و عام ہی

سبز پوش باغ جنت صاحب خلق حسن
سرو گلزار شہادت مرجع العام ہی

سنکے اب وہ نام اطہر مطلع روشن لکہون
وہ کہ جسکا مشرق خورشید معنی نام ہی

مین بہہ کہتا ہون کہ تیرا دبہان بہی ناداں ہی
سنکی وہ کہتا ہی مضمون گل رنگین خلق
خامہ ہی شاخ گل جنت اب اوسکی وسطی
عطر و عنبر مشک و صندل سی مرکب بہی عدد
سنکی تب مین کہا سامان بہہ بہی تو یا گریز
کرتا ہون اب خلق مین ایک مطلع نو آغاز قلم
بہر تسخیر دو عالم لطف خلق دو عام ہی
کیا کوئی تعریف اوس خلق مجسم کی کرے
کیون نہو گلہای معنی مین نہان جوشوی خلد
پشتہ الودہ عطر اوسکا موتا ہی دماغ
بسکہ بوئی خلق سی اوسکی معطر ہی جہان
جس جگہہ خلق پسندیدہ کا ہوا اوسکی بیان
کیا بیان ہو حق نی جو بخشا ہی اوسکو حلم و فر
پشت پر گگا و فلک کی گر ہو تیرا بار و فر
الغرض ذات حسن ہی فخر اولاد نبی
سنکی تقویت ہی لکھو جس سی احیت جان کو
نو تہین سکتا زبان سی زہد کا اوسکی بیان
جز رضای حق نہین اوسنی کیا کوئی کلام
کوئی دم خالی نپایا زہد و طاعت سی اوسے
رہ گیا خود گر سنہ بہوکی کو کہلوایا طعام
روز ری پیرو زرہ کہا سائل کو بخشا ماحصر

مجسی آئی غازہ کا مکن کہان انجام ہی
لکھہ کہ بہہ سامان بہیا اب صبح و شام ہی
برگ گل کا غذ بنائی و قلمدان قلم ہی
سنگت خلق حسن لکھنی کا اب ہنگام ہی
مجھہ پہ واجب بجا لانا ترا احکام ہی
سنکی تائید سروش غیب ہی الہام ہی
مطلع خلق تابع ہی مانہ بندہ بیدام ہی
وہر من خصلتین شہہ مشہو خاص و عام ہی
سنگت جنت کا اوسکی خلق مین داغ ہی
خلق کی سنگت کا جسکو شوق استشمام ہی
عنبر افشان تر ہوائی دشت گوہ و دام ہی
باغ جنت عالیہ گر اوسکو بہہ پر وام ہی
عقل اول یہان تجرمین و صبح و شام ہی
خلق مین گا وزمین کا جفت وسکا نام ہی
مین فدا اوسنام پر کیا روح افزا نام ہی
قوت ارواح ہی بہہ طاقت اجسام ہی
سرو گلزار ریاضت وہ ذوی الاکرام ہی
ہر سخن اوسکا کلام خالق علام ہی
فصل سب اوسکی عبادت مین ریاضت کا ہی
باپ کا پیر و ترحم مین وہ با اکرام ہی
ہی بشر کو کیا ملک کا فخر اوسکا نام ہی

بہر تسخیر دو عالم لطف خلق دو عام ہی
شمع خلوت ہی عشق و انوار ی و سلسلہ ہی
جلوہ ری ایمان کا روشن دہ ایقان ہی
خلق مین بہی ہی عشق خلق جہان
آفرینش کا سبب نوا ری و عالم آرائی
خلق کی خلقت کا ری اور ہی
خلق کی خلقت کا ری اور ہی
خلق کی خلقت کا ری اور ہی

تابع فرمان ہیں تیرے شہا حور و ملک
عالم علوی ملک جاری ترا اعلام ہی

تیری مرضی سے جدا ہی مرضی خالق کہاں
جو ہی ہی حکم خدا جو کچھ ترا احکام ہے

باب جود و سخا وہی ہیں بہرہ ور شاہ و گدا
ہر کس و ناکس ترا در مورد فیض عام ہی

قیصر و خسرو تک خاقان سبھی تا خان خطا
جبہہ سا در پر تیری ہر ایک خاص و عام ہے

وہ جہانگیر خجستہ ذات اقدس تیری
حق تعالی کی عنایت سے شہا تو نام ہی

کیا لکھوں میں منقبت تیری فضایل کی شہا
تجھسے اور جد سے تیری پہر خدا کا نام ہی

مدح ہو شایان ذات پاک مولا کیا رقم
عجز سی کاغذ پہ فرسودہ سر اقلام ہی

عدل ترا بسکہ قوت بخش خاص و عام ہے
گوسفند نا توان میں قوت شرغام ہی

تیری نصفت کا یہ شہرہ ہی کہ جسکی سیر سے
یرہ جرداب شہر میں نوشیرواں کا نام ہی

عدل تیرا خلق پرور داد ہی عالم پناہ
خوش ہی ہر مایوس و ہر رہرو ناکام ہی

شاد و خوش ہیں انس و جان طیر و بہم و حیوان سبھی
چین ہی ہی روح کو جانداروں کو آرام ہی

ناتوان کیا ناتوان ہی وہ کہ جو ہی ایک قفیز
نہ نشان ظالم کافی جور و ستم کا نام ہی

ظلم جو کرتی ہیں نا دہ تیری عہد میں
زہر غمی سیر چرخ نیلے فام ہے

پست جوار ابوان ہی بحر سیر غمزین
ضعف سے بکری کری لو گرگ لیتا تہام ہی

ور چو کیدا ہی دماس پر رو باہ ہی
مور کا تہجا نہ کام اژدہا خود کام ہے

عہد میں تیری ہی شہا عدل ہی بندوبست
خوف ظالم اب ضعیفو کو نہیں آرام ہے

دام تزویر میں کری کس کو کر تہسنا
ہر کہ کون و ہر او سکو لنگا تا اوسے گام ہے

استیا میں بیضہ دراج استیا ہی عیاں
کمبک ہر بال شہا میں صبح سی تشنام ہے

پنجہ شیر زیان ہی پست خوار اہون
گور سی کو سون گریزان شہب بہرام ہی

کیون نہ سیر او کی جہسن سو بھی پی دم صدا
رنگ ہو سی او سی صندل کی استشام ہے

دشمن ہر سب گہیان بہایم میں شجاع
گرگ کو گلی کی جو بانکا دن بہر کام ہے

خوف ظالم کو ہی ہر دم اسکی تیغ برق کا
روز و شب تبدیل رنگ چہرہ ایام ہی

بیچ تیر خدا سر کنام دین ہے تو
اب سکر جسکا نعرہ زہرہ صرغام ہی

تیغ تیرسی جہانگیر آفتاب جرخ تیغ
مہر کی مانند دشمن جہانیم خاص و عام ہی

تیزہ دار و خاشیہ بر دامن من فتح و ظفر
شوکت و صولت غلام ہی زر و بدام ہی

ہمرہ مرکب ہی فیروزی جلو دار یمن بہ
رزم مین ادنی سا ایک خادم شجاعت نام ہی

تیزہی تیغ زبان اسدم نہایت امی حسام
مطلع وصف شجاعت پڑہ کر یہ بیگام ہی

سامنی کیا سام ہی وہ شت تہمتن صمصام ہے
شعلہ آگی تیزی رستم مجل بہرام ہی

قال دمی اکی تیری ہر ایک لاوی پسر
خوفسی دلکو دلیرو کی نہسن ارام ہی

کان مین اپنا پکر لیتی شجاعان جہان
اوکی اکی حب تیری حرات کا آیا نام ہی

تیری تیغ خونفشان ہی ہی رخ مریخ زرد
خوفسی تہرا رہا خورشید کا اندام ہی

کیون نہ بہاگین مثل رو بہ دشمن بوجہل
رعب سی تیری گریزان کوہ سان ہرام ہی

روم ہی دست بدالہی ہی لرزان بر تیغ
ہیبت دشمنہو بندسی ناشام ہی

جب قدم تو سر فراز و ہر مید انمین ہیری
دشمن ترش کا سر مرکب کی قحف کام ہی

تو ہی وہ شاہ کہ فضل حق سے تیری ذات پر
نعمت دہر و نعیم خلد کا اتمام ہی

اب ثنای سیف مین مجمل سجاعی شہا
ایک مطلع سر قدم محکوم کیا انعام ہی

تیغ تیری حق سے فتح و نصرت کا نشان
انہین عزرائیل کی جو ہر گمہ صمصام ہی

ہی گمان وقت کشش دروازہ ملک عدم
تیر کا پرتاب تیری موت کا پیغام ہی

ہی زمانہ قہر حق کا تیغ یا برق غضب
صاعقہ کردار و ہ مشہور خاص و عام ہی

حرمن ہستی اعدا پر دم حرب قتال
برق آتش بار کا وہ تیغ کرتی کام ہی

موت کا اسکو طلا پچہ گر کہین ہوتی بچا
دم مین کر دیتی جو خالی ترکش حسام ہی

بارہ ہی اسکی لئی مشرک رہ وادی البور
جانستان و خشم خوار و دشمن اسکا نام ہی

قصیده در مدح حضرت امام حسن علیه السلام

عرض کرد حسن اخلاق ای کریمی که ای پروردگار — در ترحم رحمت کن و از بهر خاص و عام رحمی
جرمهای عصیان من با تو کم فضل ای کرم تو بی حد — من مرا ایک عبد ذلیل او تو ذوالجلال اکرام رحمی
پیر دیکھا دی جلد مجکو یو قصہ پاک امام — بہہ دعا اس مدح خوانکی اصلاح و شام رحمی

ای لب لعل خوبخش ای حیران غنچہ — کیوں نہ ہو گل کی روش چاک گریبان غنچہ
دیہان جینکے ہا او کو تیرا ای غنچہ دہن — نہو اتنگ دلی سی کہی خندان غنچہ
خندہ زن ہوتی ہی ہو جاتا ہی پامال خزان — باغ دنیا مین کوئی دم کا ہی مہمان غنچہ
زلف آشفتہ کا تیری لگہی او تیر گی وصف — پائی پہر مجموعۂ اوراق پریشان غنچہ
لالہ سان عشق کی سوداغ جگر پر وہ کہای — دیکھی گر تنگ دہان و لب خندان غنچہ
دیکھی گلشن مین اگر چاہا سی تیری تصویر — مشکل آئینہ بی شد روحیران غنچہ
ای ترا چشم و قد و زلف و رخ و خط و دہن — نرگس و سرو و بنفشہ گل و ریحان غنچہ
ہمسر یکا کہنی عبث ہا تری لب سی کیا — دل مین اپنی ہی نہایت ہی پشیمان غنچہ
سر پہ اوسکی ہی جو دو تشنگ تر سایہ فگن — مگری ماند کسان کی کری اما ن غنچہ
سامنی اوسکی اگر وہ گل خودرو آ جای — منہہ پہ لی اپنی دہن شرم کا دامان غنچہ
بن تری ای گل گلاب از تراکت ہر شب — اشک شبنم سی ہا کرتا ہی گریان غنچہ
نرگس آنکہو نہہ غمزہ زلف پہ سنبل ہی تا ر — صد قی گل رخ پہ دہن تری قربان غنچہ
تو دکہا دی دہن سرخی اپنی جو بہار — شاخ گلبن مین ہو پہر شرم سی پنہان غنچہ
بی زبانا تو کری مدح مین گویا جو وہ گل — دہن لال سی ہوا وسکا ثنا خوان غنچہ
آئی گلشن مین جو دو مہر ضیا بخش جہان — جلوہ نور سی ہوا آخر تابان غنچہ
مشکل اتو تہ ہیں کمر زنگ گل برگ لبی — دہن تنگ بی ہی مصوت مرجان غنچہ
مرحبا ہو جاوے در لعل نگار بی تیرے — ہو وہ مین نسک وہ لعل بدخشان غنچہ

گل کی مانند جو ہین سسکی رولاتا ہی اونہی — بلبل زار کی ہی جان کا خواہان غنچہ
گاہ گل گاہ خزان گاہ نمو گاہ بہار — رنگ بیرنگ و کہا ہی فراوان غنچہ
ہر گہری نازو کرشمہ سی جلاتا ہی اوسی — کہکی بلبل پہ تیری عاشق کا طوفان غنچہ
انمہین وہ لالہ خونخوارہ کہا وی جو اوسے — بید کی طرح رہی عشہ سی لرزان غنچہ
خار یہ کہا تا ہی تیر ہی خط لب سی — مرغ بسمل سی ہی اب خاک پہ طپان غنچہ
اس تمنا مین وہ گل ہو کی ہوا پژمردہ — نہ ہوا ہار گلی کا تیری جانان غنچہ
ایکدن بلبل نالان سی یہ پوچہا مینی — کیون ہی پژمردہ گل وچاک گریبان غنچہ
برگ سی کیون کف افسوس مین ملتی اشجار — نخل ماتم ہی شجر دیدہ گریان غنچہ
سرو مین خاک بسر قمریان نالان مین اوس — کس کی ماتم کی لئی منہ پہ ہی دامان غنچہ
سبب اسکی سی تو آگاہ ہی بتلا دی مجہی — کیون ہی تر اشک سی اپنا کئی دامان غنچہ
سن کی اوس باتونکو رو رو کی یہ بلبل نی کہا — کیا عجب اوسکا جو ہی حال پریشان غنچہ
یا نجون نی کیا اوس سرو اقامت کو قلم — تہا سمجہنا جسکی کونین کا ایمان غنچہ
کون اس غم سی مچن خاک اوڑائی سر پر — کیون نہ ہو گلگلی روش چاک گریبان غنچہ
بیر جب زر سی ہو غنچہ دہان زر اپر — آتش غم ہی نہ کس طرح ہو سوزان غنچہ
کون وہ نو گل گلذار رسول الثقلین — گل فدا جس پہ ہو سو جانسی قربان غنچہ
شہریار نخل بستان حسن سبز قبا — جس کی باعث سی ہوا زیب گلستان غنچہ
اوس کی مقدم سی ہوا باغ دو عالم سرسبز — بینی زلف و خط لب سنبل و ریحان غنچہ
اوس کی مداحی مین ہر دم ہین چہکان چون — منبر شاخ پہ رہتا ہی ثنا خوان غنچہ
اوس کی مہد و ق مقدس حرمان کی لئی — حوریان خلد سی لامین گل و ریحان غنچہ
سن کی یہ مینی کیا مطلع روشن دو رقم — دیکہکر جس کو ہوا سر بگریبان غنچہ

مطلع دوم

کرین اوسکو نورشاہ سواری کا غنچہ — محل چشم مین لی تحسل صفا یا غنچہ
شمل خورشید اوسی سر سبزہ بے — اوسکی موجہ سی جولی گنبد گردان غنچہ
وہ عنایت جو کوی قوت گفتار اوسکو — رہی احی مین بلبل خوش الحان غنچہ
اوشق دین کی غلا موجہ تاج اوسکا ہوشما — کیا عجب ہی جو ہو ہمر تبہ سلیمان غنچہ
واہ کیا طالع بیدار ہین اوسکو دیکھو — قبہ سلطان دو عالم پہ ہی قربان غنچہ
کیون آنکھون نکا لین اوسکا لبون کا صائغ — ہی مین بوسی رشاہ شہیدان غنچہ
ابر فیض اوسکا اگر باغ مین سی کدم — گل ہون یا قوت مین لعل بدخشان غنچہ
اوپہ گلہای خنان کرماہی خلوان صدقے — قبہ مولا سی جو پاتی ہین خوش ایمان غنچہ
باغ ایمان کو کیا اوسکی قدم فی سر سبز — ہی گل کفر باب دین کا خندان غنچہ
قطرہ ماب اوسکی جو نیسان کرم سی جا کر — پای مانند صدف گوہر غلطان غنچہ
وہ جو چاہی تو تجر گل ہون طلا ہو بر حبت — سنگریزی گہر اور خار بیابان غنچہ
نیر اوج امامت کا جو رایہ پرتو جای — جلوہ نور سی ہو اختر تابان غنچہ
مدح غایب سی سگفتہ ہوئی خاطر حسام — دل محزون کا نہ ہو لا کسی عنوان غنچہ
سا منی حل کی گراب مطلع نگین وہ شار — گل تو پژمردہ ہون اور سنکی ہو حیران غنچہ

مطلع

تجکو دیکھی اگر امی مظہر یزدان غنچہ — نقش پا پر ہو شہا چوم کی تو پا یا غنچہ
پای معراج تری دست مبارک پہ اگر — سای پر عرش کی ہو کوکب تابان غنچہ
دیکھی تو چشم عنایت سی اگر اوسکی طرف — ہووی ہمچشم گل روضہ رضوان غنچہ
زیر پا سنگ جو آجای تو پارس ہو جاے — خاک چہو جای تو ہو لعل بدخشان غنچہ
تو اشارہ کرہی تو پہونی سگوفہ سی چنار — سرو گلشن سی ہوئی الفور نمایان غنچہ
حکم پا مین تو چلین تیری جلو مین گل و سرو — اور خدمت مین ہی مثل غلامان غنچہ

تری اخلاق کی وصاف جو بلبل سی ہے — رہی سرشار خماری عوفان غنچہ

غنچہ آگین تری پھر حسن کی خوشبو ہی بانٹے — پتہ پتہ کی ایک طائفہ گلستان غنچہ

پانی گوہر ہے خلوص سنہ دیشان غنچہ — سحر گلشن میں ہوا عطر کی دکان غنچہ

پانی گر گلشن اخلاق ہی تیرا ہو تمیم — نکہت خوشبوئے مشک گل ریحان غنچہ

لائی خوشبو جو تری خلق کی گلشن میں صبا — عطر داں گل ہوئی ناف غزالان غنچہ

کہوں منہ صف میں گر خلق حمیدہ کی تری — کردی خوشبوئی نے مہ گلستان غنچہ

سنی والو کی گری کانو کو مسکل گل تر — لطف نیکی کا تری بہت شاخوان غنچہ

گر لکھوں صف گل خلق میں رنگین اشعار — کری ورق کو رشک چمستان غنچہ

مصرعہ شعر ہو سرسبز ی میں یک سر سبزے — نخل مضمون ہر ایک لفظ ہو چسپان غنچہ

بوی اخلاق کو پہنچای خن میں جو صبا — ناف میں بانہ آہو کا ہو پنہان غنچہ

گل شجاعت کا جو مید ان میں کھلای تری — ای سر کو کری ہلان شمشیر دستان غنچہ

کا پتی خوشی تیری میں شجاعوں کی جگر — اور جو دلکا دلیروں کی ہراسان غنچہ

دمبدم برق کمان پر تری قرمان بہی ہے — گل خضر کا ہی جو سوفار پکان غنچہ

نوسکل اوسکی ورق ریز نہ بادی کھلا — دین کا جسکی کیا آپ نی خندان غنچہ

آب بارچمن فتح ہی تیری شمشیر — باغ نصرت میں ہی ہر تر کا پکان غنچہ

خوب شمشیر سی مثل سر شیخ فانی — نوجوانان گلستان میں ہی لرزان غنچہ

ابر برق فشان تیغ ہی مقتل ہی چمن — گل میں سنبل خم عود ہیں ہی پکان غنچہ

زینت فرق شجاعت میں تری بانکی پھول — ہر سر تیر کی ہی بہر صحبان غنچہ

جوشن برگ سی پھر عمر نہ باہر نکلے — دیکھہ پانی جو ترا خنجر تاباں غنچہ

قطرہ اک ابر کرم سی تری او سپر جو پڑے — رہی شبنم میں گلستان میں رخشان غنچہ

قطرہ احسان ہو چمن میں جو تری فیض کا ہے — لعل ہر گل ہی اور گوہر غلطان غنچہ

امام حسین علیه السلام پیشوای الشهداء در مرثیه جناب حضرت

بلبل زار کو کیا دخل چو گل وی آزار
یا کری دل کبھی طایر کا پریشان غنچہ

ایکدن مرغ گلستا نکو وہ سمجھا تہا غلام
آج یک بکتا ہی سستا سرو دکان غنچہ

دہوپ مین لاکی چو گلدستہ سو وہی گو وہ مرین
تا بش خورسی ہوا وسکا گل خندان غنچہ

اب تیری اسپ کی تعریف مین گلچین قلم
باغ مضمونسی ہی لاتا سر میدان غنچہ

ایسی گلگونکی شتا مین ہین ہمیشہ معروف
گلمین ہین بشر انس و ملک وجان غنچہ

بیگمان گلشن شوکت کا یہ رہواری کل
تہو تہنی دیکھہ کی سو جانسی ہی قربان غنچہ

واہ کیا رنگ نزاکت کا ہی گلگونہ مین تیری
حور گل چہرہ تصدق کری غلمان غنچہ

رنگ جلد اوسکا یہ نازک ہی کہ ہو جا یکبو
اوسپہ ماری جو سہی سی کوئی افشان غنچہ

ہر کس آنکہو نپہ خدا بال پینبل ہی نثار
منہ پہ گل ہی دہن تنگ پہ قربان غنچہ

مطلع صبح بہار اوسکا ہی چہرہ روشن
دیکہہ کر جس کو ہوا چاک گریبان غنچہ

دیکہی گر اوس رخ گلگونہ پہ عرق کی تطری
کری بیشت خدا گو ہر غلطان غنچہ

بر رہی اور سہ نو خا لیہ نقش سیم
کیون نہ گلمینخون کی ہو فرق پہ قربان غنچہ

جب ہوا خط ظہری ابتا قافیہ یہ تنگ حسام
کس چمن مین نہین ششدر گل حیران غنچہ

کرو عا اب کہ سخن پہ تیری کرنی کو نثار
منتی مین تہا نہی ہوی ہی در غلطان غنچہ

پہر وکہا دی محوی حق قدیر نور تیرا
پای روضہ سی زیارت گاہ خوان غنچہ

یا الہی رہین خورشید عذار حسین
دل کا اونکی رہی رشک گل خندان غنچہ

جا جی دیو مین ذو وار و محبت رہین شاد
شاخ مطلب پہ ہو گل اونکا فروان غنچہ

جز غم شاہ شہیدان اوندیکہین کوئی غم
دل کا اونکی نہ کبھی ہو لی پریشان غنچہ

دو نو عالم کی جو مقصد ہون برآمین اونکی
باغ ایمان سی ملی اونکو خوش الوان غنچہ

میری اوستاد جو فرخ ہین الہی اونکا
صرصر غمسی کبھی ہو نہ پریشان غنچہ

شاخ مطلب پہ شگفتہ گل مقصود رہی
ہو نہ جز دل کبھی اونکا دل فرحان غنچہ

تیر تنگ و بد عالی ہم کرتی نہین ہر گز — برابر ہی کسو ناکس پہ فیض ابر بہار آنے
سراسیمہ ہو خاطر کیون نہ باد لیف انیر مین — کہ ہی آشفتگی دل کو ہوا سو کچھ پریشانے
خیال وکا جرت مین آنکھین کیون ہون خشک اسکی — کہ دلکی آبی مین صاف ہی تصویر حیرانے
غزالی چشم وحشت زانی یہہ سر شکستگی بخشی — کہ یکسر گرد باد آسا لگون بیتاب یہان مانے
خرامان جیسی دیکہا یا نمین اوس راست بالا کو — نظر مین سرو بستان ہی ثمشاد دبستانے
نظر پہنچی نہ رو فصل خنک لعل شگون تک — کہ پہر دیکہی نوازش پہر دیکی شام ظلمانے
یہہ جوئی مقدر ہی کہ زر ہو خاک چہونی سی — کہ پہر قطرہ ہو نور اور پہر لعل نہ مانے
نہ آیا گو ہر مطلب تہی دشت تمنا مین — اگرچہ خاک برسون کو پیچہ مطلوبکی چھانے
کہون کیا خستگی قسمت کہ اپنی کشت مطلب پر — نہ برسا جز غم و اندوہ ہر گز ابر نیسانے
گرہ غنچہ تکی کہولی گر صبا سو بار گلشن مین — نہ یرا عقدہ دل وا ہو پر اوسی بانسانے
یقین ہی طالع بد سی کہ پیدا اوس ہو مقفل — لگاون باغبان گر دود سے صیقل ہزار مانے
اگر بالون مین بل ہو ہمت کی تصلت کر سکی — تو ہو آنکلین گل اوس ہی دن ہزار منزلانے
جو دیکہی گردش چشم زمین سے چرخ کلاں سے — تو سنگ آسیا ہی چرخ کو ہو مات حیرانے
نہ بازار آئیگا دل ہر گز مقصد کی سکایت سے — سناوگے کا بجت پگڑ ہ کی اوسکو مطلع مانے
دل انا گلا تقدیر کا ہی سخت نادانی — جو ہی تحریر پیشانی وہی آخر ہی شانے
مٹانی آپ تدبیر شہ کو سو طرح اوسکو — نہین معنی کی لیکن سر نوشت لوح میٹانے
سیہ بختی ہی گر خامہ قدرت فی قسمت مین — نہ بخشی روشنائی چشمہ خورسی جو ہو پانے
جو بندی خاص مین ہر دم رضائی حق مین اسکے — ہمیشہ دل سی ہین وہ شاکر تقدیر رہانے
عجب نادان ہین کرتی ہین جو خوف جادہ نیا پر — نتیجہ بزدلی کا حاصل آخر ہی پشیمانے
کہان مین عون و قارون مین کہان شداد نمرود آب — کہ ملک و مال مین خود کو سمجہتی ہی جو لاثانے
کہان ہی خسرو کی جمکر خان و خلم کا جانے — کہان ہی خسرو کی جمکر خان و خلم کا جانے

مطلع

جو قانع ہیں ہم اس حسین بی اہل دولتی کہ ہیں مطلب
نہ بی پروا گدا بون ملتجی ارباب دولت کی
دہنان خشک سی ہے ہم شکر سی میں تر زبان میری
لبان محسل دو بیا بہا اونکو خوشی آتی کیا
قیامت تک رہی ہیں نرگس جادو بیا
نہ مخلص سی ہا اوسین مطلب دمن سی اونسین
برا مانی نہ زشت و خوب سکر اونہ خوشدل ہو
حیا و شرم سی ہیں لا تمنی اہل استغنا
نہیں ہیں ننگ اقبال کرم سی مکدر دل
نہان ہیں حسین کی وہ نظا ہیں ہیں صحبتن
طلب ہیں بان دست پا کو اونکی کب جنبش
کرم ہی غیر کا سرا و رمنت مرگ سی بتر
نمد دل ہیں لیتے آب ہے یہ تنگ ظرفی سی
دم عیسی کی منت بی اونہیں با دہموم آتا
اب البتی ارکن نیا بہت کم ہیں نظر آتی
غریزو در استی ہی صیقل آئینہ دلہا
کبھی اونکی بحر صدق و صفا کی دمہیں بارا
صفا و صدق کر حاصل عیان کر بعد ازان حرمت
بزیر دلق استغنای خرقہ فقر کا زیبا
ایسی فقر ہیں ہر دم ہی ہا بند تعلق کو
تی ہے بی ہا تو کل جنکی ہی نعمت

آہیں حسین کی بی تسلیم شاہان قلی قطب شاہی
کہ شاہان تو اہی اونکی بی ہر گز وشاہی
جو فاقہ ہون ہیں ہیں ممکن شکایت اب ملک آنے
کہ تشریف خدا داد اونکی بی ہو شاکر بعر بانے
ہوئی چو عالم فانی ہیں ہیلی موتسی فانی
ولی ہیں خیر خواہ اونکو دشمن جانے
کری خواہ اونکو نصرت کو قی یا اونکی شاہانے
فنا عین بقا جنکی ہی جسمانی و روحانی
ملک ہیں صیانت طینت پاک دل پاکل اصافے
بمعنی ہیں مگر وہ ناظر انوار یزدانے
ہیں گنج فقر ہیں آسودہ دل بار امنت جانے
ہوائی و ہوی اونکو نہیں شہوات نفسانے
خوشی آئی اونکو کب ہوائی ابر احسانے
گوارا مرگ کی تلخی ہیں بر حصر سی پانے
کہ جنکی حاضر و غائب ہی طالب حق بر دانے
صداقت کر تی ہی ریگ اونکو صاف ظرفانے
اسی ملعث سی ہمہ صبح صادق
کہ بی صیقل حسام خوب کر جاتی ہی پہچانے
گدائی طالب دنیا کو حاصل ہی پشیمانے
کہ ظاہر ہیں گدا دا اور باطن ہیں ہیں سلطانے
فنون تیرا ہنر شاہی ہو تسی ہیوں ان آسانے

جو بیٹھا دامن آنجہانی کرن میں سخت بستانے
وہاں تنگ بستان لب شیرین ہیں جو ہاتھ آئے

اگر صبح قیامت ہی رخ اوس مہ کا رسید خلعت کا
تو ہی لف سیہ صاف اوس سحر کی شام غلمت کا

اگرچہ بیمہر و ہیں مژہ ہی پیدم ہی من سارا
مگر ہی جی وہ جانان ہیں پرہ دار وی جانے

اثر شیرین زبانی کا ہی گویا معجزہ عیسیٰ
لب نہاں بخش کا بو سہا ہی تنگ آب حیوانے

چمن سی جب چلا وہ سرو قد ہنستا ہو باہر
گریبان بہار اوسکو قبا گل کا بستانے

بہم کرتی ہیں سجدہ اوس بت خود کام کی در
مسلمان سنگ و ثمر سایہ ڈوی گبرو نصرانے

تو وہ ہی مصر خوبی ہیں حسین ایا مہ یوسف
اگر دیکھی زلیخا ہو لی یا ماہ کنعانے

نگاہ تیری اوس شہر نگیں کا مہو نکی در اید
کہ ہیں وہ ترک مست اور ہاتھہ ہیں تیغ صفاہانے

حسام اے انسلسل نظم کو سلک معانی ہی
خجل ہوں رجو بکہیں گوہر مضمونکی رخشانے

مگر ہی پیش پیر عقل یکسہ پوچ و لا یعنی
بتونکی زلف و خط کی مدح ہی یکھیرا یا نے

نہ انسی قانع و نیکا نہ تجھہ دنیا کا ہی حاصل
پیر انسو رواں لگانا ہی جنون جہل ماوے

وان اوسکو ان محبت چھوڑ انکی فکر عبث کر
بہرہ ساز ندگانی کا کہ ایہہ ان ہی منزل خانے

جو زور شعر گوئی ہی تو ایسہ یکتا خوان ہو
کہ جسکی ذات قابل ہیر رہا دین مسلمانے

کہا تا گر سر انور ہ حق ہیں نہ وہ سرو
فروغ ملت بیضا سی دل ہو تا نہ نورانے

فقط جسی گنہگار وکی بخشش کی لسی اوسنے
کہی تیسی بہتیسی بہانی راہ حق ہیں تو ہانے

سپہ اسکا ہو موج وثنا کو چھوڑ کر عاقل
خیال رلف ہندو ہیں کہی فکر پریشانے

جمع ہو وی دین مسلمہ ایمانکا ہو زائر
نکل اس دیر کفرستان سی لی راہ مسلمانے

نصیحت عقل ناصح کی سنی جسدم سیری دینے
کہا مطلع انور کہ دل ہو جیسی نورانے

کہوں کیا مدح ہیں اوسکی ہی لکو سخت حیرانے
کہ اکثر ائی جسکی شان ہیں ہوا یات قرانے

بشیر کیا اوسکا وصف ہو خدا مدح ہی جسکا
پیمبر نرم ہیں اکثر کہی جسکی ثنا خوانے

کہوں کیا میر وصف کس منہہ سی ہیں اوس صوح خانے
ادا ہو مو رسی کب مدح شایان سلیمانے

۱ بهین وه صاحب تخت ولایت ملک سبحانی	ربا زیر نگین او کی سدا ملک سلیمانی
بهین فضل خدا سی ملک ملک جهان بیشک	انهین کی واسطی کونین کی زیبا هی سلطانی
اب کی اینی فاکی شاه مین وه پرتو مون مطلع	که جس سی دیده دل مین فروغ هو نور ایمانی

مطلع

قلم کیا لکهه سکی اوس مهر جبین کی رخشانی	فروغ اوسکی کاهلی بک ذره نور ماه کنعانی
کری کی ضیا اوس مهر رخ کی گر نه وه شب	نهوتا صبح محشر چهره خورشید نورانی
چراغ راه ایمان هی حسین ابن علی بیشک	وهی نور خدا هی هادی راه خدا دانی
کب اوسکی مرتبه کو جانتا هی غیر خدا کوئی	بشر تو کیا یهان عقل ملایک کو بهی حیرانی
پهنچی جبی کی نهیه مرتبه کو علم عقل کل	نهو کو بسطح وهان قاصر قیاس فهم انسانی
کوئی چاهی که کهینچی شکل اوسکی لوح خاطر پر	نهین ممکن کسی صورت نگر کهینچی یه نیمانی
پری گر کوه پر اوس کا تسهیل علم کا پرتو	تو هوتا کوه کو لپسکر غیرت گل صفاهانی
چو نست گی و گردون پر ره کهین پا رو فرسا	تو گاه آب هوگا وزمین کا دل کی وه ثانی
لکهون اوس شاه کی توصیف خلاف حسن پرور	تو سنبل شاخ گل چوب قلم سی هو گل افشانی
بزنگ تخته گلزار هو سارا ورق گلگون	جو گل مضمون تو معنی نکهت گلهای سبحانی
معطر لوی خوش سی هووے باغ ساهین دم	مکان قصر بهشتی بزم رنگین جنت ثانی
حسام اس مدح غایب سی شگفته دل ابن مرتضا	خصوصا شاه اب کرما بون مین مجتبا کرشاه ون

مطلع

خدا سی تهی جورو ستم امت جد کی بخشانی	تو دی کر مرکو لی ملک شفاعت کی جهانبانی
سهی جور و ستم اعدا کی کیا کیا دمبدم تو نی	کیا شکوه نه برای صابر مرضی بانی

تیرا ہی تربہ عالی ہمت ملک اصالت مین — غلا مونسی تیری ورقی مین سب رومی و ایرانی
شجاعت کر بلا مین جو ہوئی تیری فتیون سی — ہوئی تیرن جسکو دیکھہ سب انسی و جانوری
مصایبہا دیکھتا دودن کی اونکو بھی سیکھے — تو ہوتا زہرہ رو دیکھہ مین اوسکو دیکھہ کر پانی
بہتر ن ہزار و نسی لڑی اس لطف سی رکھین — ہمائی خونکی دریا مار کر شامی و مروانی
ہوا جو سامنی اونکی ہوا دو دیکھہ رب مین وہ — ہمہم کر یزید پہنچی ہزارون فاسق و رانی
پڑہون وہ آبدار اب وصف برق تیغ مین مطلع — زبان ہو تیر جیسی مثل شمشیر خراسانی

مطلع

ہلال تیغ ہی وہ تیغ نور شہر ایمانی — کیا جسنی ہمہا کو مات بیضا سی نورانی
فروغ اوسکا نہو تا کفر کیظلمت کا کو اتع — نمایا دیدہ و دلکو کسی کی نور ایمانی
جلا کر خرمن ہستی ستمگرین ہی اعدا کو — پیام مرگ ہی وہ تیغ برق مہر نیروانی
چمکتی جب کہ ہی وہ صاعقہ کردار سید مین — ہزار ن وحشی ہوتی ہی خالی جسم انسانی
پری جبریل کانی روز جزا اوسکی برش نی — ہوئی بیرسم مین اوس مو مر کافر جہانی
نیام قہری جسدم ہوئی برق اجل باہر — قیامت لالی جان نفس و جان پراوسکی عریانی
کبھی کیونکر نہ او سکو برق عالم سوز سب خلقت — جلائی خرمن ہستی اعدا جس کی لمعانی
پر جبریل کانی جنسی تیری کیا کہون اوسکی — جو آئی لشکر اعدا مین اوسکا ذکر تیرانی
[illegible] — تہی قالب کرین روئین تنان ہر من ثانی
فنا کر دینی ہی دو دم مین ہم پیکار اعدا کو — پکاہ چرب ہی قینچی مین اوسکی کام طغیانی
فنا کی گہات او تا رنا ر یو نکو آب لی اوسکی — کری اعدای دینکو کیون سعید و شم سکی طغیانی
پکر کر تیغ تو جسدم کری حملہ لعینون پر — بہت دشوار ہی اعدا کی اوسدم جان بچانی
نہ ہو نا کر تجھی منظور سر اپنا کٹا دینا — ہوئی الکرم مین سہل سب اشیا یثار جانی
ہمیشہ رحمت العالمین کا ہی تو ای سعید — نہ دنکا بھی برا حاہا ہوئی جو دشمن جانی

چرخی چه اوسپه و فتح و ظفر جوی کاب کرد — عنان کوتهای همه ملک زمین هنگام جولانی
نوه مطلع ابوالبرکات طرف عمیدین الملهوف شهید — که جنس سنگی هو باوج ثری عاتمه شاخوانی

مطلع

کرون گرشه کی ایراوج همت گشته شاخوانی — بتو تقدیر مسلسل سی سر محفل درافشانی
کف دریا نوال شبکی ریزش کوه پیلمی گا — گهر برسای گر قطره و نکی هدلی ابر نیسانی
لکهون کیا فیض ابر جود کو ای مهر همت من — وفا کرتی نهین درو جوا ابر بحب ری وکانی
کریم ابن الکریم ایسا ہی تو شاہا زمانه مین — که جسکی درسی پاتا ہی گدا مهر سلیمانی
جہتی ہی تو دوه من دولت کون و مکان بختی — کلاه فخر سی گردی مبدل تاج خاقانی
سحاب فیض کی گی ہی کیا قدر ابر نیسان کی — که و بان گاه جهان بارہ ہی گوہر فشانی
عصیقت خاک ہو تیری نظر من مال دنیا کے — که قدر سیم و زر در مٹهی ذر یک پیسا نی
مجمل ہی ترے دست کرم سی ابر دریا دل — دمبدم جوش سخاوت خشک تر ہی فیض عمانی
فلک ہی تابع فرمان و حکم تیرا بجا لانا — بحار بحر جوش فیض شہر ہی ابر نیسانی
سخاوت تیری و سکو والی کیسر کرتی ہی — جو سائل تجسی مانگی گی کہنه شال تر مانی
فقیر سیرا بادی جو سائل ہو تری پر — عطا او سکو کری تو دم مین شاہا تخت جهانی
غنی ہی دو جہا مین خاکسار کو جه حضرت — فقیر و گنجوتری در کی ہی اسطمانی سلطانی
پهر اخالی کیهی سائل نه تیری باب جودسی — جو مانگا وه ملا اوسکو یهود ی هو یا ترسا
خدا کی راه مین گهر بار تک تو نی لٹایا ہے — سخاوت اوسکو کہتی ہین جسی سنگر و نه تیرانی
ندیجا تجسا عالی طرف همت چشم گردون نے — زمانه مین نظر تا یه بخشش کا تری ثانی
اب آگی ہل یهین سکتا ہی خامه ذکر همت مین — ہوا فرسوده پا ہی اسکا راه مین طوفانی
محیط عدل تا تیری ہی عالم مین وطیانے — بهم مے مین شیر و گوسفند ایک گهاٹ پر پانی
ہوا سارا جهان معمور عدل و اوسی تیری — نهین نام و نشان اولکا جو تهی بیداد کی بانی

غرض وہ خاک بھی جاکر شفا آنکھوں میں بھر لیتا
جو وہ وقت بارش سرمہ جو چشم گور ما در زاد نورانی
بہ بیں نور و تجلی بھی ہی ما لکی آشکارا ہی
اب آئی مشہد پر نور کی تعریف کہاں ہوں
دیکھا ہی حق نے جو آنکھوں سے مجھ کو ہوں تسکیں
مگر خورشید ہی یکدن ہو اور خرمن ہی کی آہم

مطلع

صبا ہی گنبد پر نور مہر رخشانی
ربی وہ وحدہ لا شریک کہ جسکی درسجد بچھ
پریشان حال کرتی ہیں ملک دطوطی گلگا
نگاہ چشم حق بین ہی وہ ایک عرش کا پایہ
ملک ہی ہیں مجبر بکہ گہری ہر صفحین باندھے
ہر یک قندیل ہی پر نور مانند دل کان
چراغ طور ہی نام خاہر شمع سی روشن
علوی گنبد اوج عرش اعلی سی نرکم یا یا
بہ بیکر اب کا خم صاف طاق کعبہ دینی
بہلا یہ سری خبر مرکون اب پر گشتہ قسمت ہی
مگر کیا فامدہ اس حسرت افسوس سی یارب
دعا کرتا ہوں یہ کیون بخت ہوتی ہیں سا کسان
ملون بکہتین ضریح پاک سی اور حرم کر رکون
مدحی ال سخن انتا حسام عجز نص مطلب ہیں

خطا ہو جو مری او ستا ہیں فرخ نیا بخن
الہی دولت اویں بخش دنیا کا دین بخش
نہ بیکین رنج خرا حت ہو اوتی عمر طولانی
تمنا ں دل اوتی سب آئین ای میری خاتی
ہی تا شہر او نکا سبز و چھایی وہ جلالپور نوانی

دیگر قصیده در مدح جناب امام حسین علیه السلام

تو جو دیکھی اک نظر چشم گلرخان نرگس
تو آنکھہ کہونی نہ گلشن مین باغبان نرگس

ہیچ نی فراق مین گو زرد و ناتوان نرگس
مگر ہی عاشق نظّارہ تماشان نرگس

جو تماک غنچہ زیق ہی اوس کی سیکلوں
تو رافعین سنبل اور آنکھین ہیکلان نرگس

عجب بہار ہو جاتی وہ گلگشت چمن مین
خزان کا پہرہ چمن مین رہی نشان نرگس

دکھائی گر وہ رخ و چشم مست کو بلبل
تو گل بدو کا تو پہ سنبل سی ہو طپان نرگس

ہمیشہ نرگس چشمون کی وصف لکھون گر
کری قلم کو میری شاخ زعفران نرگس

چمن مین کر کی اون آنکھون کا وصف رؤن جو
تو سیل اشک کری چشم سی روان نرگس

او ہائی آنکھہ جو وہ اپنی پشت پا سی نہین
ہی شرمہ چشم سی کس گلی سرگران نرگس

خیال نرگس حیران مین بند آتی نہین
ہزار سستی ہی بلبل سی داستان نرگس

ملائی آنکھہ جو اوس تبکی چشمہ میگون سی
نقاب برگ مین خجلت سی ہو نہان نرگس

بلائی اوسکو اشارہ سی تو تو آنکھون سی
ہو شل چشم کو اب اودہر دوان نرگس

زبان رکھتی نہین اس سبب سی ہی ناچار
سناتی ورنہ تجھی اپنی داستان نرگس

یہ سرکین تری آنکھون کو دیکھہ کر ہو جای
کہ دیوندہی چھپنی کو بلبل کا آشیان نرگس

تو اپنی آنکھون کو دیکھا دی اک نظر اوسکو
تو شل ماہی بی آب ہو طپان نرگس

تو سیر باغ کو نکلی اگر برنگ بہار
ہو پای شاخ نچی تری روان نرگس

تو جس مکان مین ہوای گل تو صاف آینہ وار
او ہائی آنکھون پہ پائی جو وہ مکان نرگس

چھپائی سی کو لی چھتیاہی درد عشق ہلا
ہی صاف زردی منہ سی تری عیان نرگس

ندیکھی گل کیطرف بہر نظارہ پہر بلبل
جو دیکھہ لی رخ گلرنگ دلستان نرگس

دو بائی لالہ و سوسن کو اشک خونی سی
جو دیکھی یار کی لب پر مسی دپان نرگس

پر مون جو مطلع رنگین تونسکی اوسکو حسام
برنگ لالہ ہوا آنکھون سی خون فشان نرگس

نسیم ہلائی جو گلشن مین نکہت کا محل — تو گل گلاب کی شیشہ ہون عطردان نرگس
الگا ہین جو انچہ ہو لونگی جا بجا سب نخل — چمن مین یکسر فکر و ہری دکان نرگس
لڑائی آنکہ کہنی مشوح چشم سی یہ اگر — ہو بوستان جہان مین کرشمہ وان نرگس
یہ مرگ چشم نی کس کی کیا اسی بیمار — کہ ہو رہی ہی نقاہت سی نیم جان نرگس
نظارہ مستی و عمری سب اپنی کہو بیٹھی — تیری فراق مین ہای گل تبکردان نرگس
جہکائی سر کو ہمیشہ ہی شرم سی رہتی — ایسی سبب سکی ہی مقبول مرد و مان نرگس
اگر وہ لیلی گلشن ہی لیک مجنون دار — تمہاری عشق مین ہی زار و ناتوان نرگس
پی جو لالہ عذار و نکی سایہ مین یہ اگر — عجب ہی کیا جو ہو ہمرنگ ارغوان نرگس
غذا ہی خون کی عوض رحم مین مگر شاید — ہوئی جو مست تولد یہ بوستان نرگس
بہار کی لی گلشن مین بہر حسب خزان — سمندہا دو زرہ سبزہ ہی سنان نرگس
لڑائی آنکہ نہ کسطرح شوخ چشمون سی — کہ تا جزیرہ ہی ہی اب ہمسر شہان نرگس
یہ ہمسی عمر مری سی گزندا وس کو کبھی — نہوگی با عہمن اب ہمور و خزان نرگس
نہ گل ہی اوسکی مقابل نہ ارغوان و بنفشہ — جدی ہر ایک سی کہتی ہی اوسکو شان نرگس
ہمیشہ رہتی ہی گلشن مین سب یہ چشمک زن — کہ نو عروس مہین ہی چشم بوستان نرگس
مکس روش سی چمن مین ہو تاج فخر بنسہ — ہی دلمین کہتی ولای شہ مازمان نرگس
بسبہ ہمیر امامت حسین ابن علی — کہ جسکی رد خدمین گریان ہی ہر زمان نرگس
جنا دین تا دہی رو خدمہ مین شبہکی نرگس وان — اسی از رو مین ہی دنرات شاد جان نرگس
قدم رسی اوسکی لگائی جب اپنی آنکہون کو — نکسطرح ہو ہلا سر بر آسمان نرگس
پر ہون جو مرثیہ مین اوسکی مطلع پر نور — تو اشک چشم گری خاک پر روان نرگس

مقطع

سحاب نیغ مقتل شہ دیکہی اک زمان نرگس — بزنگ لالہ ہوا تنکو نسی خونچکان نرگس

نہار دیکھی جو اوس روضۂ مقدس کی
خزان ہی دیکھی جو پھر گلشن جہان نرگس

پی بہار فلک اوسکی فرق اقدس پر
مثل آفتاب سجھتا ہی تو قدان نرگس

پری حضوری مین اسطرح مدح کی اشعار
جو دیکھی تیغ شہنشاہ امن جہان نرگس

مطلع

جو نطق طوطی دوسو سکی پی زبان نرگس
نظر سکی تری تو بھی صفت بیان نرگس

جہاں دی کر کوی روضہ مین تجھی پای تری زمین
تو دیکھ گلشن جنت ہو بیگمان نرگس

ہمیشہ در پہ تری ملتی ہین ملک آنکھین
نکیون ہو فرش رہ خاک آستان نرگس

غبار روضۂ پر نور گر ترا پائے
ہر یک سرمہ کری مجل دیدگان نرگس

غبار دیکھہ تری عین راہ کا جو وہ پائے
تو کہی آنکھو مین مانند مہر دان نرگس

کری ہر عضو نکا باز جو نوازش لطف تو دیے
تو تو ری توس فرح کی ہین گران نرگس

جہکای سر تری آگی ہین شاہ لو، چمن
ستادہ ہی پی تسلیم ہر زبان نرگس

عجب نہین جو کرین آنکھین پیش حور عین
جو مانگی گلشن جنت کی لو عیان نرگس

یہہ تری عہد مین ہی گرم عدل کا بازار
عجب سی جسکی نہین دیکھی ہی جہان نرگس

سحاب لطف مین تری جو ہی بہار شباب
ہی بید رست قداب تازہ و جوان نرگس

کری زمین پہ گردن سی ہوکی دو ٹکڑی
دکہاوی یہہ کہ اکر صورت کتان نرگس

بہار عدل سی تری جہانکا باغ ہی سبز
نہ عندلیب ہی نالان نہ قمریان نرگس

جو حلم شہ کو سی میزان عدل مین تولی
تو کوہسار سی ہم پلہ ہو کران نرگس

ثنای ہمت مولا اگر کرون تحریر
تو لای مطلع برجستہ بر زبان نرگس

مطلع

جو دیکھی تری سخاوت کا مجمہ نشان نرگس
سنی نہ حاتم و جعفر کی داستان نرگس

نہ ہو بخشش خدام کو تری ہرگز
ہزار بخشش گلستان زر کی کان نرگس

کہیلی ہین دیدہ جو ہر عدو کو ہی حیرت ۔۔۔ ہین لال زخم ہر ایک چشم کشتگان نرگس
دین اپنے فرق شجاعت تری سپر کی ہپول ۔۔۔ عدو کا تیری سپہ ہی سر ستان نرگس
اب اگی خلق حمیدہ مین لکھہ کی کچھہ اشعار ۔۔۔ بناؤن صفحہ کاغذ مین گلستان نرگس
جو باغ خلق تری ہو جام سان نرگس ۔۔۔ ہو آپ غنچہ مذہب مین سرگران نرگس
جو سونگہہ لی گل الطاف کی تری خوشبو ۔۔۔ تو خاک پر کری بیخود ہو بیگمان نرگس
چمن تمام ہو مانند گلشن جنت ۔۔۔ کری جو گہت اخلاق کا بیان نرگس
ملی او سی چمن خلق سی تری گر گل ۔۔۔ تو تہنہ کری نہ کبہی سوسے بوستان نرگس
شبنم تری گل خلق کی جو لای نسیم ۔۔۔ ہر ایک غنچہ ہو خوشبو سی عطردان نرگس
صبا جو باغ مین لای شمیم گلشن خلق ۔۔۔ چمن تمام ہو عطار کی دوکان نرگس
لکہی اگر ورق کل پہ مدح گلشن خلق ۔۔۔ تو نی سی ہو قلم عطر بیگمان نرگس
چمن ہو گلشن جنت دہن سی پہول جہرین ۔۔۔ جو مدح خلق سی یکدم ہو ترجمان نرگس
ہر یک سرو سہی سب ہون مصرعہ اشعار ۔۔۔ کری جو نظم سخن بہر امتحان نرگس
وہ خلق ہی ترا محبوب جسکا رخ ہی گل ۔۔۔ ہین زلفین سنبل و انکہین ہین نرگس
پری جو بحر پہ سایہ ہو آب مثل گلاب ۔۔۔ ہر ایک حباب لب جوئی عیان نرگس
جو تری حلم کا سایہ پڑی ذرا اوسپر ۔۔۔ تو کوہ قاف سی ہو بار مین گران نرگس
جو دیکہی چشم متانت سی تو ذرا اوسکو ۔۔۔ ہو دم مین لنگر کشتی آسمان نرگس
اگر ہو سایہ فگن ترا اوسپہ حلم و وقار ۔۔۔ ہو سکہ گلشن آفاق مین گران نرگس
کہ گزرے شام پر اوس کا پڑی جو پر تو یار ۔۔۔ تو کر دی پیکی خاک اوسکو سرپہ سان نرگس
جو بوجہہ قاف نہ والی ترا شکوہ و وقار ۔۔۔ تو دیکہی کوہ کو چون کمال اصفہان نرگس
چمن مین جای جو گلگون خسرو جہان ۔۔۔ تو یا و خلد سی میان ہو اوس مکان نرگس
جو ہاتہی چشم مین سرمہ ہو کر جہت بیٹہے ۔۔۔ تو کہینچی خاک سی سر تا بآسمان نرگس

قصیده در مدح مناقب حضرت امام زین العابدین علیه السلام

هزار یوسف خورشید طلعت مہ جبین دیکھی
مگر تجھی نہ بہتر حسن مین ای نازنین دیکھی

تیری گلزار عارض کو جو بلبل تجھی حسین دیکھی
نہ پھر وہ جانب گل اور سوئی یاسمین دیکھی

چھپائی ابر کیدامن مین مثل ماہ نجالت سی
جو تیری حسن کو خورشید چرخ چارمین دیکھی

ملی جسکو ترا تیری لب لعل شکر خا کا
اوٹھاکر آنکھ پھر اوہ ہرگز سوئی انگبین دیکھی

تو وہ ہی غیرت لیلی کہ جسکی عشق مین ہمنی
ہزارون مثل مجنون باخود و صحرا نشین دیکھی

چوائی ابر طوفان خیز آنکھ اپنی نجالت سی
اگر خونبار میری دیدۂ اندوہگین دیکھی

وہ تیرے گال کی مشکین مین رشک عنبر سارا
ہوئی رشک سمن اسکی خون گرا ہوی چین دیکھی

تماشائی اگر ہو گلشن رخسار کی تیری
نہ سوئی گل کبھی پھر بلبل زار و حزین دیکھی

رہی حیران ہمیشہ شکل آئینہ تحیر سی
جو تیری بولتی تصویر کو نقاش چین دیکھی

رگ گلبنی نزاکت مین فزون تری تھی تیری
نظر آئی نہ لالہ و سنبل اگر بار یک بین دیکھی

نہ تجھسا گل نظر آیا کوئی گلزار عالم مین
بہت ہمنی ان آنکھون سی پری پیکر حسین دیکھی

مجعل ابر بہاری خشک لب دریای عمان ہو
اگر اشکون سی تر میری دو چشم اشکبین دیکھی

سبق لی سامری نے کر یہ ناخ چشم جادو سی
جو تیری نرگس فتانکا عالم مہ جبین دیکھی

نہ سرو و ماہ و خشان پہ ہو پھر کبک دری مغرور
قدو رخسار تیری عالم اگر ای نازنین دیکھی

غزالہ دو دو پیرا یہ وصف ہی رشک آہو کا
زلیخا کیطرح جسکی ہزارون دل حزین دیکھی

وہ مین واماں محبت سی چھپائی اپنی چہر کیو
جو تیری حسن روز افزون کا جلوہ حور عین دیکھی

مسیحا ہو مجالی تم باذن اللہ کا کہنا
تیری لب کی اگر معجز نمائی وہ کہین دیکھی

کہین تجھی نہ بہتر حسن و خوبی مین نظر آئی
بہت ہندی صنم اور لعبتان ملک چین دیکھی

یقین ہی دوری چشم سی بلا ان سا ہو کا ہیدہ
مہ کامل سہر شب گرد و روئی آتشین دیکھی

جگر خون ہو کا ہو رشک سی نافۂ الامین
جو رنگ و بوی روح افزای الف عنبرین دیکھی

رخ گلگونی شہر بندہ گل او غنچہ ہو بوسے ہو
زلیخا پھر نہ دیکھی خواب میں بھی ماہ کنعان کو
چھپاتی منہ کو اپنی ابر کی دامن کی جلت سے
تری انگیون فی کا فرول لیا جاوے لگا ہو
ندیکھی سرو گل کا قد و رخ پھر قمری و بلبل
لب لعل نگارین شہر مگین یاقوت کو کر دین
جمل ہو سامری ساحر و بنگالہ و بابل
جواہر پر نہ خواہش کی نظر پھر جوہری ڈالے
پریرو یونمین تو وہ حسن و زیبائی مین یکتائی
خدائی کو کیا صوت فی تیری ای صنم کافر
اگر ابرو و کاکل پر و کعبہ مین و کہلا و
شہ خوبان کیونکر تجکو سب عالم کہی پیارے
خصوصاً چشم آہوتی رمیدہ چوکڑی ہو تی
بسان حلقہ اعینک ہو حیران آنکھہ نرگس کے
جلا ہون سوز غم مین سی بہ عشق عارض مین
اگر یکبھی عماری طالع بد کی نخوست کو
کری جو شش گردش ہو اجائی مو بہ مو حیرت
زحل ساہو اوسکی نور سی پیدا و مین ظلمت
سکندر پر پڑی گر عکس مین سی طالع بد کا
مصیبتہی آسمانکی جو مصیبت مین او تہا تا ہون
بجز ایاس و غم کشت تمنا پر نہ بر سا ئی

ہو پیچ و تاب مین مثل حرف غبر بر بجھے
اگر اوس لب سے خوبان کا رونی نازنین دیکھے
جو خورشید فلک تیرا غبار آرا شین دیکھے
فسونگر راہ زن و بیمار مثل انکی نہین دیکھے
جو تیری قامت عارض کا جلوہ ای حسین دیکھے
خجل الماس و تو تیا کا جلوہ گر کہین دیکھے
اگر یک بار تیرا نار چشم شہ مگین دیکھے
سر مژگان جو تیری لخت دلکا وہ نگین دیکھے
تصدق ہو اوا و نار پر گوہر عین دیکھے
مسلمان آن ہمن در پر تری تسبی حسین دیکھے
کعبہ شیخ و برہمن پھر نہ سوتی گھر و دین دیکھے
زیادہ سب حسینون سی تجھی حب ای حسین دیکھے
تحیر کیک کو ہو حال اسکی گر کہین دیکھے
تیرا آئینہ رخ گر بہ چشم دور بین دیکھے
کہ پروانہ جلی غیر تسی بجا کو گر کہین دیکھے
سعادت کا نہ منہہ ہر جنس تا روز پسین دیکھے
شارہ گر ہماری بخت کا چرخ بریں دیکھے
جو رنگ سایہ کو کب پیرا مہر مبین دیکھے
فصیحون کی نہ یاری پھر وہ نامانج و مگین دیکھے
نہ دشمن بھی یہ جور گردش چرخ بریں دیکھے
مٹا دا نی سکندر حرف مطلب گر کہین دیکھے

گوہری ابر کرم ہی مالک دنیا کی بجا ست سب
محب اپنی کو توا گو وہ دانن گر کہیں دیکھے

قودہ ہی نور چشم سید ابرار ای مولا
کہ جسکی جد آبا طیبین و طاہرین ہو سکے

جو تجکو دوست ہی کہتا بدل و دست ہی تجکا
کہیں تیری خلا مو پر در خلد برین نہ دیکھے

وہ ہو تیرے نگہان باجی تیری حقنی مولی ہین
محب ہی ہیشہ رحمت حقنی ہین دیکھے

قدم تیری لگائی اپنی آنکھون سی اگر کوئی
تو دنو تیلمون جلون گر نور یقین دیکھے

گل ایمان رخ اور قد سرو گلزار امامت ہے
تجھی دیکھی وہ سیر بہار باغ دین دیکھے

جناب عین رحمت اوسکی لاشک چشم مہتر ہین ہو
تراخ جسکی چشم ای شیوائی صادقین دیکھے

قودہ ہی مسند آرائی امامت سرو عالم
سلاطین جہان جسکی غلام کمترین دیکھے

ترا دربان سکندر اور ہی جانب خیر داران
جبین سا ہی نصیر وی تا منصور چین دیکھے

وہ ہری چوکھٹ پہ سر تمنا ہی ہر یک صاحب افسر
تری مان پر ہین صاحب تاج و نگین دیکھے

نہ کیون ہون بل حبلہ تابع فرمان تری دلسے
تجھی جب سید ہائی عروۃ الوثقائی ہین دیکھے

چلی لوح مقدر پر نہ قدرت کا قلم ہر گز
موافق نہ حشمت ہی تری ائی زرین دیکھے

تری بیع حمایت ہین جو دست خود وہ جاتے
ہمیشہ اب کو بہرہ اہل حصن حصین ہین دیکھے

جہان تیرہ ہین گر تیری جبکی شمع ہو روشن
ہر اک گمراہ راہ دین طریق مستبین دیکھے

پکڑلی چاہ الفت ہین جو دامان عقیدت کو
تو اپنی ہاتھہ کو وہ بستہ حبل المتین دیکھے

قودہ شمع حریم کبریا ہی جسکی جلوہ کو
بشیر دیکھی تو نور خالق جان آفرین دیکھے

تری نقش کف پا کو کرہی جو سجدہ گاہ اپنی
سر رفعت کو بالائی سپہر ہفتمین دیکھے

مشرف جو ہوا تیرے زیارت ہی تری سرو
نہ کیون گر خود کو وہ فردوس علی کا مکین دیکھے

پڑی اوسپر اگر پرتو تری یاد رسالت کا
تو مثل یگ صحرا آپ کو کوہ متین دیکھے

دوہری فیل فلک پہ تو اگر بار قوار اپنا
تو ہیچ جانی اوسی خلق خدا زیر زمین دیکھے

تو ہی ہے قدر کی تیری جو اپنی پشت پر کعبہ کی
تو خود کو گاہ گہ وہ ن بمسرگاہ زمین دیکھے

تیر اخورشید چرخ شیر گیر یا بہ افگن ہو
گوا و سکو چہ ہری یا قوت سی تہر ہین دیکھے

وہ خاک اکشری ہی قدر و قیمت مین زیادہ ہو
نگاہ فیض سی جسکو تو ای سلطان دین دیکھے

ترا ثانی نہین فیاضی مین ملتی کا محشر تک
ہزار ون دیدہ بحر سی گہر ہر چرخ برین دیکھے

لب خواہش کو کہولی تیری آگی گر کرتی سائل
و بقصد ہی ملوا پنی طبیب و اغنین دیکھے

ہر اگر فرہ ہو زیر سنگ ریزہ لعل و گوہر ہو
نگاہ فیض بخشش سی جو تو سوئی زمین دیکھے

جو ہو میسان ہمت کی تری قطرہ سی آستین
حباب جو کو گوہر اصدف سان آب مین دیکھے

نہ بخشا منع فیض و عطا او سکو نظر اسنے
اگر کونین کو انکو نسی چرخ چارمین دیکھے

یکتون ہر بندہ خالق ہو تیرا بندہ احسان
یہ عالم پروری جب یا امام المتقین دیکھے

سک فیض و حاتم ہو مخجل حیران رہی جعفر
جو بحر فیض تیرا موجزن ای شاہ دین دیکھے

نظر آتی نہ ساحل تیری دریائی سخا و نگا
زمین سی گر نگاہ تا عرش برین دیکھے

تو بحر فیض و ابر جود ہی ای محسن عالم
تیری جانب کیون گر خلقت وقتی زمین دیکھے

رقم کیونکر کری کوئی ثنای جود مولا کو
قلم گو غجری جب لوح پر رکہی چین دیکھے

شبستان جہان مین ہی وہ شمع معدلت روشن
کہ جسکے نور عرفان دیدہ اہل یقین دیکھے

کری پی واز مرغ دل جو تیری عرش صفت پر
ہماری طبع عالی آپ کو صدہ نشین دیکھے

ملی پیزان تصفت مین تری گردانہ نزدل
گرانبار یمین خود کو کوہ حرا آئی تو ین دیکھے

ترا خورشید تصفت جس کا نہین سایہ افگن ہو
ستم کی پہر نہ تاریکی کبہی اوسکا تلین دیکھے

حفاظت گر تری سایہ فگن ہو نخل ہومی پر
یہ چشم گرم پہر اوسکو نہ خورشید مبین دیکھے

نہ بلبل گلسی ہی لالن گل ہی خارسی شاکی
یہ تیری عہد مین اضداد باہم اور قرین دیکھے

جلائی شمع پروانی کا پر گر خط شاہد
تو سر پر خنجر گل گیر کا صدمہ زمین دیکھے

جو تیرا عدل تو ستہ بخش ہو اک ضعیفو کا
تو صاحب زر خود کو فیل سی افزون تین دیکھے

گو زیان گرگ بکریسی ہو لرزان موش سی گربہ
نہ مہری سیر او سجا پر جہان ہوی چین دیکھے

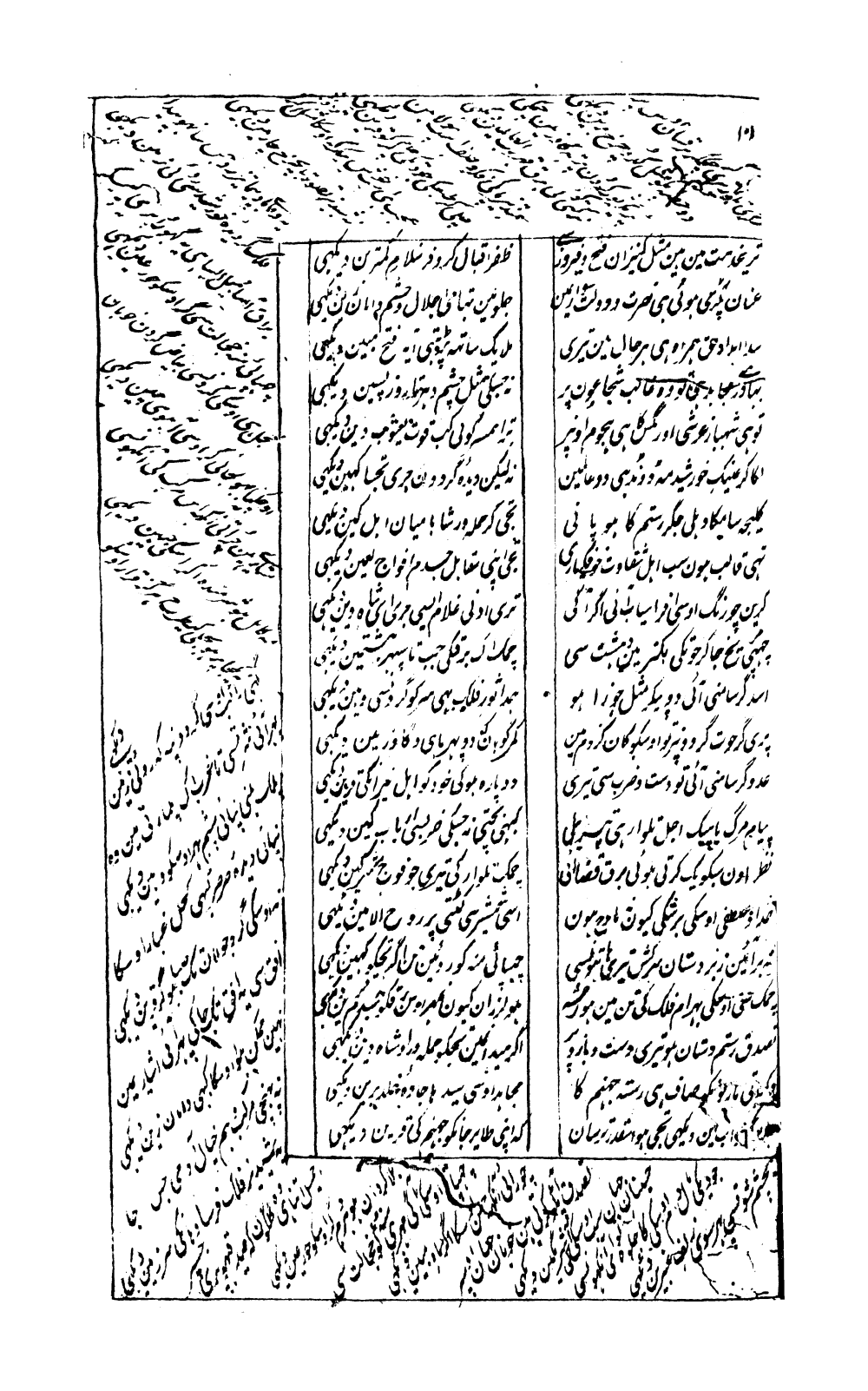

یہہ وہ ہی جسکی جلوہ سنی الست بربکم ہی سب نے
جو اس محبوب کو کلکون سوار ناز مین دیکھے

تمیون دس نور حق کا قدر خالق یہہ نہین سمجھا
جب اوسکو چشم الف سی امام الثقلین دیکھے

نہ گاکی چل سکا شبدیز خامہ صنف کلکون مین
سراپا خامی اس رستی مین فرسودہ چہین دیکھے

حسام اب کر دعا حق سی کہ تیرا بندۂ احقر
دوبارہ جاکی قبر پاک زین العابدین دیکھے

ملی صندوق سی آنکہین بتصدق نوال جاکے
کبہی وسی جدای پہر چشم حق گزین دیکھے

ہمیشہ چاردہ معصوم کی درکار ہی زائر
کہ جسی دیدۂ دل نور خورشید یقین دیکھے

میری دامان خاطر سی عبار رنج و کلفت دہو
نہ عالم مین کوی مجکو کبہی اندوہ گین دیکھے

منور نور رحمت سی کر ایسا دل کا آئینہ
نہ زنگ معصیت کو پہر وہ تار و رسین دیکھے

خدایا جو کہ ہین زوار و حاجی عالم و زائر
نہ اونکی چشم شکل غم دو عالم مین کہین دیکھی

الہی جو مرے اوستاد ہین فرخ زمانہ مین
کوی اونکو نہ دنیا مین کبہی انہی دہین دیکھے

ہمیشہ باغ عالم مین رہین وہ خورم و شاداں
دل دشمنکا غم کو بالی دو شادی کو قرین دیکھے

کرم سی رکھ مقصود دلی پاتین وہ دنیا مین
کوی صدمہ نہ اونکی چشم تار و رسین دیکھی

تمام شد بفضلہ و کرمہ

قصیدہ در مدح امام چہارم علی ابن الحسین علیہ السلام

کیا ہی ظلمت غم لی جہان روشن تار
کہ مطلقا نہین اب امتیاز لیل و نہار

دل شکستہ ہی اب بس کہ خار غم سی فگار
نظر مین ایک ہی اس باغ کی خزان و بہار

ہی نقش چشم کی صورت مین بسکہ صورت یار
کہ پیش چشم تصور ہی زلف عنبر بار

ازل سی خامۂ قدرت نی سر نوشت میرے
جبین پہ نقش قدم سان لکہی بخط غبار

خیال رہتا ہی ہر دم جو چشم مگیون کا
میری نگاہ مین ہر کل ہی نرگس بیمار

بسان دامن اہمون ہوا میرا دامن
زبس کہ آنکہو نسی پونچہا نجا لی شبہا تم

ہماری قتل سی قاتل کو کچھ نہین ہی عار — مزہ کی شکل عبث موڑلی ہی منہ تلوار

شفق ہین لعل لب اوسکی تو بدر ہین رخسار — ستاری دانت ہین اور زلف عنبرین شب تار

جبین ہی کاہکشان اور ہلال ابروی یار — ستاری آنکھین ہین ماہ و مغفقہ ہین رخسار

ضعیف کر دیا مجکو یہہ ناتوانی نے — ہی میری شکل حنا پای غیر سی رفتار

کہلایا سوز الم نی مجھی یہہ بیچین مین — بسان شمع پیا استخوان شیر کی دھار

مین وہ ہون بادیہ پایی عزبت ای مجنون — کہ جسکی آبلہ پای ہی سبز ہین سرخار

وفا میری تو ذرا دیکھلی تو ای ظالم — وہان خم ہی ہون چو متانہ ی تلوار

مسی جو شام مذہ خشان لعل لب ہین عقیق — ہلال عید ہین ابرو جبین ہی صبح بہار

اگر ہی رخ مہ انور تو حظ ہی ہالہ ماہ — ہین خال رخ کی کواکب ثوابت و ستار

نگاہ وابرو مژہ کان قاتل عالم — ہماری واسطی ہین تیر و نیزہ اور تلوار

ہوا حقیر ہون تنکی کی طرح مین لیکن — تری نگہہ مین کھٹکتا ہی کیون مرا تن زار

فتادگی جو لکھی تہی میری مقدر مین — نہ مین سی نقش قدم کی طرح اوٹھا غبار

نہ شمع لایا کوی بعد مرگ تربت پر — ہمارا داغ جگر ہی رہا چراغ مزار

چمن سین جاتی ہی ہاتھ آیا زلف کا مضمون — ہین نظارہ سنبل ہوا لالی مار

جہکانا سر کو نہ کس طرح ہین تو شمشیر — ہی طاق کعبۂ ایمان مجھی تری تلوار

بیاض صبح قیامت ہو صفحۂ قرطاس — قلم ہو صور اگر مین لکھون ترے رفتار

تڑپ کی کروٹ نہ شمع بیاندے مینی — مگر نہ خونسی پہاڑ دست و دامن خونخوار

نہ کبک چل سکی حیرت سی پہر خیابان مین — جو دیکھی اوس قد رعنا کا جلوۂ رفتار

مین ہون وہ آبلہ پای جنون بیابان گرد — کہ بعد مرگ ہوی جسکی خاک قبر سی خار

وہ کافر اب ہو نمین اوس بت کی عشق مین بیخود — کہ پیچ و تاب سی گردن کے ہین رگین زنار

نسیم تیز ہی بی بار برگ گل خنجر — حسام موج خضر یا ہو نیزہ غرغوار

بهار گلشن ایمان ہی چہرہ رنگین — گل حدیقہ قدرت ہین اوسکی رخ خندان
فراخ سینہ ہی صندوق علم رب قدیر — ہری ہین سمجہ اوسمین خدا کی سب اسرار
بیاض لوح جبین صاف لوحہ محفوظ — کہ سورہ نور کا بالای مصحف رخسار
خم ابرو کی ہین دو بیت سین بسم اللہ — فدای قوس فلک چشم اور ہلال شکار
کہون نہ انکو ہین کسطرح طاق عرش برین — کہ ہین وہ قبلہ دین جای سجدہ ابرار
مثال انکی کیا حق نی ذوالفقار کو خلق — خدا کی سیف دو دم اس سبب ہی وہ تلوار
فلک ہو کیون نہ جبین سا وہ طاق ابرو کی — کہ ہی وہ قبلہ حق پیش دیدہ ابرار
نظر امام ہی محراب کعبہ ابرو ہی کج — صفین نماز یون کی صاف پلکین ہی تکرار
امام مردم چشم اور ہین مقتدی پلکین — پڑی نماز صفین ہین کہڑی یمین و یسار
وہ کہکشان جبیں ہین یا صاد خامہ قدرت — ویا ہین عین عنایات داور دادار
ویا یہ ہین وہ دو فانوس بزم عرش و ثری — ہین جن کی نور سی روشن ثوابت و سیار
عیان ہی صاف الف لاکا پیچ قران کی — ویا ہی بینی پر نور زینت رخسار
کہ جسکی نور سی پر نور صاف مہر عذار — کہ شمع نور خدا کی ہی لو وہ بینی صاف
ہی مدرج قدرت حق یا پرار درا سرار — دہن ہی چشمہ کوثر کہ چاہ آب بقا
کہ یہ دیان ہی معجز نما مسیحا وار — کہون جو غنچہ گلزار قدس ہی زیبا
جلائی ایک اشارہ ہین خستگان مزار — کرین اگر لب معجز نما مسیحائی
ہجل ہو برق فدا ہون ثوابت و سیار — چمک اگر دردندان شاہ کی دیکہین
ہوئی ہین نصبی یہ سر زد میری ہم گفتار — زہانکی مدح کی شایان ہین مطلع ہائی
کلام وحی سماوی سی کم نہین زنہار — زبان پاک ہی مفتاح گنج اسرار
دکہائی معجزہ عیسوی دم گفتار — تو وہ کلیم ہی جسکی زبان گوہر بار
توایکدم ہین سب اموات زندہ ہون یکبار — زبان ہلالی اگر اپنی وہ مسیحا وار

خلیل در مصیبت مریض رنج والم — غریب وادی غربت یقینه جسم و نزار
بگریه آدم ثانی و همسر یعقوب — بصبر غیرت ایوب صاحب آزار
ببرد و صبر و ریاضات سید زهاد — بعلم و حلم و رضا مثل انبیای کبار
هی نوح بحر شریعت خلیل باغ جهان — کلیم طور امامت مسیح هر بیمار
چراغ راه هدایت دلیل طرق نجات — امام و عابد و زاهد تفاخر ابرار
بمین و هر حراط نجات سید دین — امام اهل یقین میر مشهد صغار و کبار
ولی رب علی نور چشم شیر خدا — سراج راه هدایت سیم جنت و نار
وصی ابن وصی و امام پاک امم — کریم ابن کریم و رحیم و رحم شعار
مه سپهر نبی بدر بی زوال خدا — ضیای دیده پیغمبر احمد مختار

نه دل بهر تو میرامد غیابانه حسام
نه بحصور تو آقای تا کو مدح گذار

تو اوس جنابسی هی که تیغ روز شمار — سبب سبی جس کی هو خلق گنبد دوار
بغیر از ون ملایک جهان نیا ون بار — خدائی فضلسی عالی هی وه تیری سرکار
تو وه هی نور خدا ای امام عرش وقار — هین جس کی نور سی روشن ثوابت سیار
ترحم کرون جو صفات و کمال کو تیری — تو ایک اور هو دفتر علیحده تیار
ترا قدم سی هوا قابل زمین پانی پر — تیری سبب سی هوا پر هی گنبد دوار
جو تیر هی چشم اشاره کری نه گردش کا — نه بلسکی سر هو جا هی گنبد دوار
هی سوز غم کا تیری داغ جس کی سینه پر — سپر هی وه پی شمشیر مهر روز شمار
تری ولا هی بلا شک کلید باب نجات — تیری محب پر در خلد وا هی فی تکرار
جو پوچی آتش سوزان پر تیرا ابر کرم — تو گل هوا ون نمرود پر نیل و هامان هنوئی نگرار
جسی تو چاهی وه ملک جهان کا هو مختار — جسی تو بخشی ملی اوسکو روضه رضوان

مطلع اول
مطلع ثانی

مطلع

بڑی جو کوہ پہ سایہ ترے سپر کی مثل غبار — زبسکہ ہی ترا سنگین بار حلم و وقار

جو ڈال دی تو ذرا اوسپہ بیٹی حلم کا بوجھ — نہ آسیای فلک ہل سکی کبھی زنہار

وہ بردباری ہی تو بار حلم کا تیرے — اوٹھا نہ سکی کسی طرح چرخ سفلہ مدار

جو بار و قہر کا رکھی تو پشت پر دیکی — تو زیر گاو زمین لرز چرخ ہوا یکبار

نہ تہا ستا اوسی کر تیری حلم کا لنگر — تو ہوتا فلک فلک کو نہ ایک جابہ قرار

شمیم خلق کا مضمون اگر لکھون روشن — قلم فتیلۂ عنبر کی طرح ہو بودار

مداد عطر فشان ہو زمین کاغذ پر — دم رقم ہو قلم مشک ریز عنبر بار

ہو برگ گل سی فزون تر وہ ورق جسپر — لکھون مین نکہت اخلاق کا تری طومار

جو باغ خلق سی تیری نسیم لای شمیم — ہر ایک مکان ہو نکہت مین غیرت گلزار

زبان ہو برگ گل تر دہان ہو خامہ صفت — جو رنگ و بو سی گل ہفتہ مین بر ہون اشعار

ہو بسکہ نکہت معنی دہن سے پہول جہڑ — ہر ایک بیت معنبر ہو خانہ بر عطار

لکھون بیان سخاوت مین اب تو مطلع — کہ معن حاتم و جعفر ہون گو رسن بیدار

رقم کرون جو ترا جود ای امام کبار — ہو ذرفشان دم تحریر فلک رنگین کار

پڑہون جو وصف سخاوت مین ابر آذار اشعار — تو ہو مسلسل تقریر رشک ابر بہار

چہوی خذف کو جو دست کرم تری ایکبار — تو لی بہا ہو وہ ہم سنگ گوہر شہوار

محیط فیض کی نہ آسمان مین وہ دو بخار — سحاب فیض کا قطرہ زمین کی ہفت بحار

جو فیض و خلق کی ہوا بر کا حسن مین کنار — شجر ہون شاخین غزالون کی مشک نافہ بار

جو موج زن ہو ذرا ترا بحر جود و کرم — تو ہر حباب ہو آبستن در شہوار

ہر ایک ذرہ ہو درخشندگی مین غیرت مہر — پڑی فروغ تری زخ کا آنکہ کر ایکبار

چہوا جو باد لسی تیرا تو ہو گیا پارس — قدم کی خاک ہوی کیمیا سی افزونکار

وہ فوز لطف ہی اب اس قدر زمانہ مین — کہ ستبا نہو کا پیغمبہ ہی جرہ جرار
ہوئی ہین شیر و شکر گرگ و گوسفند بہم — پلای شیر گو ہرنی بلی اپنی شیرنی وار
سپند کرتی ہی آتش اب ہی م جلوس — یہہ دخل کیا کہ اوسی پہنچی آگ سی آزار
جو برگ کاہ کی حافظ ہو تری راحت عدل — نہیچ و تاب اوسی پہر دی سکی زمانہ وار
یہہ ہی ضعیف نوازی کہ مور کی آگی — نہ دم ہوا و سمین جم دم مارنی از درخ نخوار
ہو خار دامن شعلہ کی واسطی سوزن — جو ترا حفظ ہوا اوس نگاہ کا ان کیا
تلی جو آگی ترازو ہی عدل مین ترے — ہو وزن دانہ سرسف برابر کہ سار
جلیس صحبت شہباز ہی ہر ایک تدرو — انیس گربہ ہوی باکیان بضہ گذار
ترا جو سایہ نصفت ہو تخل موسے پر — نہ پہنچے تابش خورسی کبھی وسی آزار
اب آگی وصف تہور مین خامۂ زبان — یہہ چاہتا ہی رقم اور پھر کری اشعار

مطلع

لکھی جو مدح شجاعت کو کلک رنگین کار — نہ ختم ہو سے کہے بہرتا بہ حشر وہ طومار
تو وہ ہی جان بد اگسد قاتل کفار — خدائی جسکو شجاعت کا کر دیا مختار
جو دیکھی گرم رشل زم مرکی تلوار — تو آگی لرزی سی عفریت کوہ تن کو بخار
گر و تین ترے شجاعت کا حال کیا اظہار — کہ تجسی زندہ ہوا نام حیدر کرار
تو بحر فتح ہی تیغ اک نہنگ اعدا خوار — طپان جگر مین شجاعو نکی سر مین ہا ہی وار
غزال وار گریزان ہو گور سی بہرام — جو ترا شور شجاعت سنی وہ شیر شکار
ہو درسی زہرہ افراسیاب و تور کا اب — بدن کو رعشہ ہو رستم کی کا پی سام سوار
تری قدم کو سد اجوستی رہی فیروزی — ظفر کا اب مین رہتی ہی مثل خدمتگار
کبر دولت و نصرت غلام فر و جلال — حشم ہی مرکب شوکت کا عاشیہ بردار
تو وہ ہی ختم شجاعت ترے گہرائے پر — دلاوری کی ہی جان ہے ترے خاندان مین

جو دیکھہ ہی ملک الموت تیری تیغ کا کاٹ — تو الامان پکاری وہ تا بروز شمار
ہی وقت گرم برخش آب تیغ آہن موم — اور آبداری سی دل سنگ برق آتش بار
فروغ تیغ دل افروز برق ہی جان سوز — کہ نور سہر ایمان یہ ہی وہ شعلۂ نار
جو گذری ابر کی لکی سی برق مثل شیر — یہ کالی در قہ نہ آسمان کو پی زنہار
ہو نکیون نہ مزرعہ دین سبز سوخت حرمن کفر — ہی برق ابر کرم آبدار آتش بار
پری جو فرق فلک پر تو دو ہو مثل کدو — مگر کوہ کی کالی کہ ہیبی کار و خیار
نہ پری پیچ مین ہرگز بغیر تحت ثری — پری جو پشت پہ ثور فلک کی اوسکا وار
پری مری نہ کبھی بل پری نہ جای چٹ — جو کوہ قاف بہی چور نک سی ہو سو بار
خدا کا صاعقۂ قہر ہی منافق کو — مجاہدونکی لئی نور رحمت غفار
صفای واسطی مومن کی صاف راہ نجات — کجی ہی سیدی جہنم کی رہ پی کفار

حسام کند ہی تیغ زبان وذہن رسا
بیان ہرچند سیف خدا مین ہو نا چار

اب آگی مدحت تلکہ نہین کلک رنگین کار — ہوای تختۂ کاغذ بصورت گلزار
کہو نہین کیا تری تلوار کی سبک رفتار — نہ پہنچی گرد کو اوس کی کبھی سیم بہار
ہوای لطمہ جوز باد جنبش رفتار — ہی پای لعل درآتش کا برق ایک شرار
بزنگ برق اوڑی گر چمک کی وہ رہوار — تو ایکدم مین کری چرخ ہفتمین پہ گذار
نظر نہ اوسکا نظیر آیا مہر کو زنہار — پہرا وہ گرد زمین خنگ آسمان پہ سوار
یہ اسپ وہ ہی کہ حسن وجمال پر اوس کی — جو دیکھین تر کی دنازی ہون جان و دلسی نثار
خجل ہی جسکی کہ مہتاب اور بدر منیر — یہ جلد کی ہی چمک اور جلوہ رخسار
قدا ہو جو تو نپیر اوسکی جان کا محل حور — ہو موی دم پہ تصدق ستارۂ دم دار
لسان لعل کو ہی جو ترا ہلا (؟) کا لب — ستاری سنجو نپہ ملتی ہین آنکھین لیل ونہار

ندیکھین تجھ کوئی دنیا مین شیخان علی — علی کی ساتھہ ہون محشور سب بروز شمار
خصوص محاسبہ اعمال و محکمہ مین وعاصی — سیاہ نامہ و فضلت شعار بد کردار
کوئی وسیلہ بخشش نہین ہی رکھتا اور — سوای فضل و کرم کی تری ہی غفار
ریا و زیغ کی آلودگی سے ہون میرا نامہ — تری کرم کی فزون تر ہی وسعت ستار
حضور وسعت رحمت کی تیری یا مولا — میری گناہ مین کرتی ہی کیا تقدار
جو بخشی فضل سی مجکو تو ای مری خالق — نہین ہی بندہ نوازی سی دور یا غفار
پہر آگی تیری جو مرضی ہو ہی وہی بہتر — تری رضا پہ مین راضی ہون میکس ناچار
تو ہی ہر ایک کی مافی الضمیر سی آگاہ — تری حضور مین ہی عرض حال کیا درکار
الہی تا کہ ہی قائم سماو کرسی و عرش — فلک پہ تا کہ مین روشن ثوابت و سیار
فروغ دین نبی سی رہی جہان روشن — رہین عذاب جہنم مین مبتلا کفار

تمام شد

قصیدہ در مدح امام محمد باقر علیہ السلام در تمہید مناصرہ

ایکدن خسرو خاور سہ محمد خندہ شیم — ماہ کامل سی یہ کہنی لگا ہو کر برہم
کیا چمک تیری کہ مریخ ذحل و ماہی خنس — تاب کیا مار سکین نور و تجلی کا دم
چرخ اول پہ تو ہی میرا چہارم پہ جلو — تیر ناہید کی تجہہ میری اوسپر ہین قدم
شہر دور انہین ضیا سی میری تجہین ہی فروغ — مین نہون گر تو ترا جلوہ ہستی ہی عدم
ساری عالم پہ ہی روشن میری تی کی چمک — جسقدر نخر زیادہ کرون سب پر ہی وہ کم
شمع فانوس فلک روز و شب اپنا ہی فروغ — بیگمان نور وہ ہی ثابت و سیار ہین ہم
مین نہو گر تو جہان ایسا ہو پہر تیرہ و تار — کہ اندہیرسی خفا سینہ مین عالم کا ہو دم
ہی بجا عرش معلی پہ ہو گر میرا دماغ — فحرسی کیون نہ ہو ہر دون سر گردہ پہ قدم
تش حجت مین ہی میری ذات کا جلوہ اظہر — میری پرتو سی منور ہوئی چشم عالم

لازوال اپنی حکومت کو نہ سمجھو شب و روز — غزل ہر شام کو ہو جاتی ہو تم صبح کو ہم
قلعہ یک برج کا تم لیتی ہو بعد از سی روز — بارہ برجو ہین عمل کرتی ہین ایک یا ہین
کیا مسافر کو ہی تا شب سی تمارہی آرام — سر جلی جاتی ہین دشوار او ٹہانا ہی قدم
دہوپ سے مرتی ہین میدان مین پیادی پیاسی — لوکی لوکی سی ہوی سیکڑون جلی تپیدم
خار ہین مالسو کرما مین ہو جنت کی درخت — ظل ذقوم نہین سایہ طوبی ہی کم
سو کہی جاتی ہین دہن مین کپکپاہی کرمی سی دماغ — دل جلی جاتی ہین لی آب نکلتی نہ ہین دم
جب نظر دور سی میدان مین آتا ہی درخت — دم ٹہر جاتا ہی سایہ مین کبی وہ جدم
نہین موقوف مسافر پہ یہی کر کیجیے غور — جتنی ذی روح ہین سب پر ہے تمہارا یہہ ستم
ماری کرمی کی موئی جاتی ہین جانداز تمام — نخل سرسبز ہین اونکی لئی اشجار ارام
دہوپ مین جنتی ہین صحرا کی سباع و وحشی — منہہ چہپانی کو بری بہرتی ہین تم مین بہم
چشم و انصاف و ترحم سی کر کیجیے نگاہ — آپ سا بہی کوئی دنیا مین بہلا ہی اظلم
جسکے بہر ہی ایذا دہ و آزار رسان — اور پہر کہتی ہو تم عادل و اکرام ہین ہم
ایسی انصاف پہ نفرین ہی عدالت پہ ہی — کیا کہون شرم متہین بخشی خدائی عالم
ہمہ مذکور ہین جو لوحہتی ہین نور رحات — اور سمن سخت ہین معطل نہین اونکو دیر
تم جو کہتی ہو مین ہمیشل ہون مستعفو معذول — ہی جواب اسکی مین یہہ اب عرض کی ہے کیدم
مشتری اوج سعادت مین ہے صاحب دولت چند — تم سی ناسد نہین رفعت و عزت مین کم
آپ کی مہر و کرم کا ہی یہہ روشن جلوہ — جسکے تشبیہ سی ہو جاتا ہون میں ہیچ مدم
میرا پرتو جو کری نقل فروغ سحر سے — دزد و قصاق ہون قتل شاد مساکو نہ ہو غم
مکو جو پوجتی ہین عین خطا کار ہین وہ — لسمحت کافر ہین وہ جس کا کہی معبود صنم
تم قضا خر کرو جو چاہو پر اپنا ہی یہہ قول — کربا ذات حق اور بندہ ناچیز ہین ہم
لله الحمد کہ مجکو دیا حق نی وہ فروغ — کہ کسیکو نہین پرتو سی میری ایچ دم

فخرمن علم وحیا وذات ہی اوسکی لاریب
آفرین مجکو کرین سن کی جسی جن و ملک

تلزم وابرعطا اوسکا ہی الطاف وکرم
مدح آقامین کرون مطلع روشن وہ تم

مطلع

فخر سی چومین کیون حور و ملک اوسکی قدم
جسکی باعث سی ہوئی ارض وسما نوح وقلم

خلق کرنا اوسی ہوتا نہ جو منظور خدا
ہوتی یک جا نہ کبھی ملکی عنصاصر باہم

نور سی اوسکی ہی بخشا مہ و انجم کو فروغ
ظلمت کفر ہوئی برق تجلی سی عدم

ذات اوسکی حکمی ہی کشتی دریای نجات
جو چڑہا اوسپہ وہ طوفان سی بچا حق کی قسم

اوسکی روضہ مین ہزار تہی مین سر گرم طواف
حور و غلمان و ملک وجان پری انس بہم

کشت مانوس نر لگو کری دم مین شاداب
اوسکی رحمت کا سحاب اور عنایات کا نم

نری نامہ اعمال مین اک حرف خطا
خط کش عفو ہو گر رحمت مولا کا قلم

باغ رحمتسی وہ اپنی جسی بخشی اک پھل
حشر تک وہ رہی سیار گلستان ارم

بام مقصد پہ وہ پہنچی جسی جانی وہ ہاتھہ
ریسمان اوسکی محبت کی زلیس ہی محکم

اوسکی میخون محبت سی جسی ہی پر ہیز
نوشدارو ہی جو کری نوش تو ہو شربت سم

جان بلب کیسا ہی بیمار ہو پا جائی شفا
اوسر مسیحا کی جو ہاتھہ آئی ذرا خاک قدم

بعضی اللہ کی بندہ ہین محب خالص
اوس کی سب بندہ اکرام مین لی دائم وہم

اگر اوس نور الہی کی نہ مرضی دیکھی
حشر تک لوح پہ جنبان ہو نہ قدرت کا قلم

کبھی ہو لی نہ پہلی نخل تمنای جہان
اوسکا پرسی نہ اگر ابر عنایات وکرم

مہر گرم اوسکی کری سرد جو بازار قضا
تا دم حشر کسی شی کی نہ ہستی ہو عدم

کوہ بینا ہو جو اوس کی نظر لطف پری
نری گر جو سنی اوسکی صدا گوش اصم

دامن سایل مفلس ہو جو عمانسی فروں
موتو نسی بہری برسائی جو وہ ابر بہم

حکم اوسکا بن بداللہ کا بانی تو دامن
نور گردون کی بہری ساتھہ فلک کا صیقم

جوشن حفظ مین اوسکی جو حوادث زده ہا — کاٹ اوسکو نہ سکی تیغ قضا بی سر مم
چشم عرفان بہرہ وہ رکھتا ہی ایام حق بین — حق شناس اوسکی ہین پرویہ خوش وخم عالم
حق نما پر کی جو یا ہین جنید و شبلے — وہ ہوند ہا عارف حق بین کوئی ابن ادہم
جبہ و کفش کی طرح سب پہ ہی منت اوسکے — خلق خالق کی کیا اوسکو رحیم و ارحم

مدح غایب سی تشفی نہین دل کو ہی حسام
سرفراندوز حضور ہے ہوا دعا جلد قسم

تو ہی ہو تری کمالات کا شہرہ قسم — حشر تک کر کری قرطاس پہ تحریر قلم
تو نہو تا تو نہوتی یہہ خدائی پیدا — تری باعث سی ہوا نشو و نمای عالم
ساق کرسی پہ ترا نام مبارک ہی لکہا — تو ہی ہی نور ضیا زیور عرش اعظم
تری خلقت جو نہ منظور الہی ہوتی — بعد فرقت کبہی حوا سی نہ ملتی آدم
با عصا تری در پاک کا حاجب ہی کلیم — ہی الطبا مین تری عیسے ابن مریم
جو مشیت مین کیا اپنی خدائی تقدیر — پہلی دن رازسی اپنی کیا تجکو محرم
ہوتا خوان کرم خامش تجہ سا شہ کا جو عام — نعمت نسی کبہی پر ہوتا نہ عالم کا شکم
زیب کرسی تری مسند اقبال شہا — رایت قدر کا ہی عرش پہ ظل پرچم
زخمی خنجر عصیان کو شفا ہو دم عیسے — ہا تہہ آجای اگر تری کرم کا مرہم
کشت امید خلائق نہ کبہی ہو شاداب — گر تری لطف و عنایت کی نہ بہ بہی شبنم
تا پشت خامہ پہ واز ہو جو تری حلم کا بار — ہل سکی صفحہ قرطاس پہ ہر گز نہ قلم
سہایہ افگن جو ترا در فر کسی کو ہ پہ ہو — پس کی ہو سب و بجہل طور رگی کی ہیچ
مکنت تری اگر اوسکی نہو دی لنگر — کشتی چرخ نہ طوفان ہو مین اسے بہم
پشت پر اپنی دہر ہی بار متانت جو ترا — وصل ہو سکے زمین سے ابہی دونگا حکم
بر و بار ایسا ہی تو جسکا اگر حال لکہون — خامہ اقلم کا نہو بوجہہ مین لنبر تسی کم

مطلع

زر ہی آنکھو نکی تلی ریگ سی ہی فرون بیقدر
بخشی ہی مانگی کوئی محتاج اگر یک طلوس
توئی اپنا رکیا راہ الہی مین جو
ہوگئی تو رسی تہی معدن و رسی دریا
کون دنیا مین نہین بندۂ احسان ترا
مشغل بارش ہمت سہی ہی ابر نیسان
تجسی دولت کا جو طالب ہو گدای مفلوک
تو عطا اوسکو کری تخت کی و حشمت جم
صاحب فوج سلیمان ہی ترے گرد مین مور
پری و جان و ملک ہین ترے احسان کی مین
کف ہمت نی تری کر دیا دریا کو خجل
مور مین ہون کہرا و لعل ہو خون نافۂ مین
توئی دامن بہرا دریا کا کہ نیسان سے
پر گہر کر دیا دامان تمنای فقیر
تری ای گی نہ زر و سیم کی دیکھی تو قیر
کنج قارون سے تری ہتہی چشم سخا کی حضور
گر کرون ترے شجاعت مین شمہ تحریر
تو وہ ہی شیخ دوران کہ تری دامن سے
خوف سی تیری چہپا گور مین جا کر بہرام
دست و بازو پہ تری قوت و شوکت ہی مدار
خوف سی تیغ کی پہرا تا ہی خورشید فلک
سبعۂ سیارہ کو اک جا نہین رات قرار

کنج قارون نکہ فیض مین دنیا ہی کم
بخشندی کان زر و سیم او سی تیرا کرم
جانتا کون ہی وہ غیر خدائی عالم
اسقدر تو نی دیا مال و جواہر پیہم
خوان بخشش سی تری از کا ملو ہی شکم
خشک ابر سوء سخاوت سی ہی اوسکا عرق شرم
تو عطا اوسکو کری تخت کی و حشمت جم
دار بان در پہ تری رکہتا ہی دارا کا حشم
بندۂ لطف ہین میر و خان و طہمورا دم
شرمگین ابر ہو دیکہے جو ترا دست کرم
باغ و صحرا مین اگر برسی ترا ابر ہم
بہر سکا ایک صدف کا ہی نگو ہر سی شکم
جب ہوا موج زنان تری سخاوت کا علم
سنگریزہ سی نہ زر و سیم کی دیکھی توقیر
خاک سی ذرہ سی ای رنگ بیابانسی یکم
تیرۂ سام زبان کرون لکہی کو قاصر
ربتی ہر دم ہین لگے نصرت و اقبال و حشم
مار حبی و ہشت کی ہوئی سام نریمان رستم
چوم لیتی ہی ظفر آگی دم رزم قدم
تیر کی در سی گرا دست عطارد سی قلم
خوف ہی آٹھہ پہر تیغ کا تری ہر دم

خاکپر طائر بسمل کي طرح سي پيچ و تاب مين
خواب مين بھي نہين ہوتا ہون آرام سے کام

خوب دیکھین جو مجھي تیغ تلي بہر خرام
خوف سي جاتي ہي کل رستم و سہراب کا دم

جلوہ تیغ ہي خورشید قیامت سي ہمين
جیب پر ناکرہي کي آہن فوج مین ہو جا علم

اب کرون مدح علاے دین و موزون مطلع
شاہ مظلوم ہون سنکر جسي گریان اظلم

مطلع

عہد مین تیرے یہہ مفقود ہوا نام ستم
جور و بیداد سي آگہہ نہین سارا عالم

باندہي ہمیانیان جاتي ہین سیماب بہ خوف
بیدسان کانپتي ہین عہد مین تیرے اظلم

دزد کا نام نہ قصاب کا باقي ہي نشان
عدل سي تیرے ہوئي نیست گئي سوي عدم

حرز دام و درم جاتي ہین زردار لیے
چور ہین مال مسافر کي نگہبان ہر دم

سوتي آرام سي ہین پاون پسارے خلقت
دزد کا غم ہي نہ رہزن کا کسیکو ہي الم

بہیڑیا بھیڑ سي پھرتا نہین دہشت سي تیرے
کانپتا ہیبت آہو سي ہي تہر تہر ضیغم

باشہ و کبک کا ہي اک دریکین مسکن
رہتي اک شاخ پہ ہي بحري و دیا بیہم

باہم استادہ ہین اک دشت مین اب غم و پلنگ
بیٹہي اک برج مین ہین باز و تذرو خورم

بچہ نر کرکي اب گرگ کي مادہ دایہ
شیر کي بچي کي ہو ٹہونین ہي پستان غنم

ہیبت خوک سي بیمار ہي روز کین مار
دہشت موش سي ہي گربہ وحشي بیدم

پیچ و بستي جو کسي شخص کو ماري حاجب
تیغ نصفت تري شانہ سي کري تا قدم

دل جلائي جو محب کا تري چرخ ستمگر
خرمن فلاک کا ہو شعلہ نصفت سي بہم

بي سبب اک سي تنکي کو جو پہونچي ایذا
کرہ نار سي تا سنبلہ بہ آتش ہو عدم

شمع مجلس مین پتنگي کي جلاتي ہي جو پر
تیغ گلگیر سي ہو سر نہ ترا سیدھا ہو قلم

اوسکو خورشید قیامت سي نہ پہنچي ایذا
نخل ہو تي پہ جو پیر جاتي ہر اظلل کرم

اونکی قصه و دل جو هین الهی هیلا — میری دستا و جهین فرخ و فرخنده شیم
رنج و آسیب مالی سی کهنه او نکو محفوظ — غم شبیر پیرو او رند تلهین کبهی غم
اونکی شاگردی کا هو فخر و نکر کرتا هین — مثل کنجان عرب ثنائی حسان عجم
علم او فضل و بلاغت مین یکتا هین اصفات — کوی شاعر نهین اب دهر مین اونکا همسر
منبع علم و عمل مخزن تاریخ و سیر — معدن فضل و هنر اونکو هی کهتا عالم
سنتی خاقانی اکر اونکی بلاغت کا کلام — سر سی پیت کی لیتی یی وه مانند قلم
عالب و قدسی و عرفی و کلیم و صایب — اونکی آلی کبهی پا ین نه مساوات کا دم
زنده دنیا مین جو طغرا ظهوری هوتی — ایسی اصلاح کلام اپنی کی اونسی برهم
اونکی اوصاف حمیده کرون تحریر اگر — ایک هو دفتر مبسوط جا اگانه رقم
ذات پاک اونکی بلاشک هی جهان مین بیمثل — ابر احسان عطا قلزم الطاف و کرم
عابد و زاهد و عخوار و شریک غربا — شیعه و مومن و دیندار و وحید عالم
چشم انصاف سی خصلت اگر اونکی دیکهی — سب کهی خلق تلک هی یه بشکل آدم
حق تعالی رکهی تا حشر سلامت اونکو — سایه لطف کنهی سر سی همارے هموم
معه اولاد و برادر معه شاگرد و عزیز — رهین دنیا مین بصد عیش سلامت دایم
دوست سرسبز رهین باغ جهان مین اونکے — اور عدو خوار رهون سب جا مین سوی وحشت عدم

قصیده در مدح امام محمد باقر علیه السلام در رد یف آفتاب

جلوه گر هی یا در فرش نور خاور آفتاب — تا کری ذرات عالم کو منور آفتاب
هست جم پر هی زرین تاج و سا غر آفتاب — هی کها صاحب قران هفت کشور آفتاب
مجلس افلاک مین دورا یا غ مینا سے — پهیلی دنیا هی سفال چرخ کوهر آفتاب
ظلمت شب سی هی لاتا هجوان بحر — حضر عالم سیر هی مثل سکندر آفتاب
جلوه احسان سی شامل حال هر مرد و زن — دوزه سی تا ماه کرتا هی منور آفتاب

غزل

عکس سی کس ما ہرو کی ہی منور آفتاب — جو تجلی مین ہی ہر اختر سی بہتر آفتاب
جورو ش تیرا جو دیکھی روی نور افشان — مثل آئینہ ہری حیران و ششدر آفتاب
آسمان پر گر پڑی ای ماہ رو سایہ تیرا — ہیگمان ہو نور سی ہر ایک اختر آفتاب
ماہ ہفتہ ہی جبین ابرو ئی پر خم ہلال — خال مشکین مین ستارہ ری روی انور آفتاب
ہی نگینہ پر شہاب ثاقب و ابر و کمان — روی روشن و ر ہالی کی فلک پر آفتاب
لیلۃ القدر و شب دیجور زلفو نسی تجلی — شہر گیتن ہی دیکھہ کر وہ روی انور آفتاب
مثل شبنم لالی پیشانی کی قطرات عرق — دیکھی کر وہ آتش رخسار و م بہر آفتاب
شرم سی منہ ابر کیدامن مین لیتا ہی چھپا — دیکھتا ہی جب خ پر نور و لبر آفتاب
دیکھتی پائی اگر وہ ابرو ئی پر خم تری — ہو کی کا سیدہ ہلال آسا ہو لا نو آفتاب
پر تو افگن حسن ہو او سکا اگر گلزار مین — قطرۂ شبنم کو اکب ہون گل تر آفتاب
خال کی دانہ جو دیکھی آتشین رخسار پر — ہو سپند آسا کو اکب شکل مجمر آفتاب
تیر مژگان سی مقابل و سکی ہو ممکن نہین — دیو کی آہن کا گر ہو ائی بکتر آفتاب
بیجا بانہ جو وہ خورشید رو آئی نکل — ابر کی نجلت سی ڈالی منہ پہ چادر آفتاب
نخل طوبی کیطرف ہر گز نہ منہ پھیرا کری — دیکھہ لی گر وہ قد رشک صنوبر آفتاب
دیکھی گر برق تجلی حسن عالم سوز کی — خاک ہو بس آتش غیرت ہی جلکر آفتاب
موسی کا کل مین ہی او سکا چہرہ انور نہان — جلوہ گر ہی تا بہ زلف معنبر آفتاب
صبح کی تارہ کیو اپنا داغ دل ہی چھپا — دیکھہ کر اوس کو شمین رخشندہ کو ہر آفتاب
ای حسام اس شعر خوانی سی محاصل کیا ہوس — کیا تجھی گر سب ستارون مین ہی بہتر آفتاب
فکر عبثی کر نہین لازم سخن فہمی کا صلہ — اوسکا اوس کی جو ہی دین کی فلک پر آفتاب
کون وہ مہر درخشان سپہر بر تری — تیرا وج امامت دین کا رہبر آفتاب

مطلع

جاناتاهی بجلگی جان میرسد کرتا آفتاب
کون یه اگر اس تهچهائی پر تری پرتو آفتاب
هم مرتبت نهم مانم مین تری کام آی تا
اس مثنا مین هی اپنا شکل سا غ آفتاب

اوسکی دروازه پر رهتا هی کهڑا بهر سلام — صبح سی تا شام اپنا حکم کری سر آفتاب
یون زمین و آسمان اوسی جوهی پر نور سب — مقتبس هے رائی موی سی مقرر آفتاب
کب پهنچتا هی بهلا اوسکی فروغ فهم کو — خاک هو سو بار جل کر مثل اخگر آفتاب
تا بنائی پرده دروازهٔ پاک امام — هی لی تار شعاع سی رشته زر آفتاب
مطلع روشن پڑه اب اوسکی حضور مین سلام — سنکی جسکو ماه هو حیران و ششدر آفتاب
تو وه هی قدرت کی کردون پر هنور آفتاب — هی کدائی کاسه برکف جسکی در در آفتاب
وه تراهی رتبه عالی که جسکی پیش در — بسیطی هی اوج فلک ذره سی کمتر آفتاب
کرد پهر کر آپ کو کرتا هی اوسپر سی نثار — دیکهتا هی جب ترا صندوق اطهر آفتاب
تیری پا انداز کی شایان نهوای شاه دین — کر بنی تار شعاعی سی مشجر آفتاب
سایه افگن هو اگر کردون پر تیرا نور رایے — هون تجلی مین برابر ماه و اختر آفتاب
روز کرتا هی تری فرق مبارک پر نثار — بهر کی خوان چرخ مین ریخته کوهر آفتاب
هو اگر مرضی تو پای شاه پر ملنی کو چشم — آسمان سی سر کی مل آئی زمین پر آفتاب
بنده حلقه بگوش اولی تراهی شاه دین — کر چه کردون پر کواکب کا هی فشر آفتاب
خاک بوسی سی ترے رهی سب ستاره سر بسر — عسکر انجم مین هو کیونکر نه سرور آفتاب
کر ترا پائی آ ستاره مثل اوراق خزان — دفتر عالم کو کر دی دم مین ابتر آفتاب
دیر رحمت مین جو کرتا تو تری انگشت سی — مثل قرص بدر هو جاتا دو پکر آفتاب
دیکهتا هی جب تحیر تری بحر علم کا — قلزم حیرت مین رهتا هی شناور آفتاب
کچهه بلا کر دان نهین تنها ترا شاها فلک — ماه صدقی هی تصدق تیری سر پر آفتاب
جبهه سا رهتا هی دروازه پر تری بنده وار — کر چه هی دبهیم وار هفت کشور آفتاب
کو سریر چرخ پر هی با کلاه زرفشان — سامنی تری کر زمین هی تهر تهر آفتاب
روبرو تیری فروغ حسن کی ایمهر مین — آپ کو پاتا هی اک ذری سی کمتر آفتاب

صبح سے تا شام رہتا ہی ایی کسب و کمال — تری دیوڑھی پر کہ اصل قلندر آفتاب
جدوآبا کا تری جیسا نہا ہردم زیر حکم — وہی ہی ہی تیری فرمان پہ وہی سر آفتاب
فیض سے تیرے ہی ہرناقص میں ہی کمال — مہ کو کرتا ہی فقط بدر منور آفتاب
کیون نہو سو جان سے تیرا مدس پر فدا — مالک اسرشتی تابع ہی فرون آفتاب
تیری برق تیغ کا جلوہ جو دیکھے خواب مین — خوف سے کانپا کری دونیہ تہہ آفتاب
کر ذرا سہوا او تہانی بار تیری دفتر کا — پانون پر گاوزمین کے بس ہر سے آفتاب
لنگر انجم و سما ہوتا نہ تیری حلم کا — ہوتا کیونکر کشتی گردون کا لنگر آفتاب
اسقدر رسکین ہی ایی سرور ترا حلم و وقار — سامنی جسکی ہی ذرہ کی برابر آفتاب
تیری اخلاق حمیدہ کی ملی خوشبو اگر — مغز عالم کو کری فورا معطر آفتاب
لای گر باد سحر تیری شمیم لطف کو — شام تک مہکا کری مثل گل تر آفتاب
رنگ و بوی گلشن اخلاق کر ہوی بیان — لی گل انجم سے اپنی آستین بہر آفتاب
غالیہ بار اسقدر ہو ہر جگہ مثل سہیل — چرم آہو تیرا ن کری بو دار کہ ہر آفتاب
اب سخاوت کی بیان مین ہوں کرون مطلع رقم — سامنی جسکی ہو ذرے بہی کمتر آفتاب

مطلع

تیری بحر جود مین کر ہو شناور آفتاب — روی ساحل کو نہ دیکہی تا محشر آفتاب
خاک کو ذرے سے جہانا تیری دست فیض نے — جسطرح کرتا ہی پیدا خاک سے آفتاب
کان احسان و مروت ہی تو وہ عالی ہمم — سامنی تیری ہی ہی ذرہ کی برابر آفتاب
فیض ایک ساعت کو تیری ہو نہ کافی فور اگر — رک دریا کی کری فور یکسو کو ہر آفتاب
دست کو ہر بار کو تیری ہو نہ کافی خیر اگر — کوٹالی چشم پر در ہای اختر آفتاب
ریزش دست کرم کی ایک بارش ہی رہے — مہینہ کی قطرو نکو کری کر ہو ستر آفتاب

تیرا ابر سعادت پرسمائی باغ دہر مین ۔۔۔ دخل کیا گر کہ پسکی خشک یک گل تر آفتاب
تیری گہوری کی ثنا ای خارس مضمار دین ۔۔۔ کیا کرون ہی حسن مین وہ نور پیکر آفتاب
نوری گرد سواری مثل کوتل ہی روان ۔۔۔ الحق ایام کی ہمرہ فلک پر آفتاب
تہوتہنی ہی بدر انور سینہ ہی تیر شہاب ۔۔۔ دو نو آگے مین ہین شکاری روی انور آفتاب
چال مین یہ بادپای ہی باد صرصری فزون ۔۔۔ اور چمک ایسی نہو جس کی برابر آفتاب
کہچمک کر گرد ون گردون سیر مانند برق ۔۔۔ اوج رفعت پر ہوئی شک وہ نگاہ ور آفتاب
پر ہین رکہتا مگر اور طائر ہای نبی پر یہ پری ۔۔۔ چال ہی اسکی نہو کس طرح ششدر آفتاب
نعلبندی ابروی پر خم کو اسکی دی ہلال ۔۔۔ گویا ہر انجم کو داری اسکی سپر آفتاب
جس زمین پر وہ قدم رکہتا ہی ہوتی ہی نمود ۔۔۔ نقش نعل و میخ وسم ہی ماہ اختر آفتاب
بس کہ نازک جلد ہی اشہب سی ہو جائی کبود ۔۔۔ ایک ساعت بہر نظارہ گہی اوسی گر آفتاب
چہرہ انور ہی اوسکا آفتاب صبح عید ۔۔۔ بال ہی اوسکی گرن سیمای انور آفتاب
جابجا مین جو رخ روشن پہ قطرات عرق ۔۔۔ روز گرتا ہی تصدق اوپر اختر آفتاب
بس حسام اب تہام ہی شہید نرخامہ کیونکر ان ۔۔۔ اسکی راکب کا سدا ہی مرح گستر آفتاب
کر قصیدہ یہ تمام اور بس اوتہا دست دعا ۔۔۔ عرض کر اوسکی کیا ہی حسنی انور آفتاب
یا الہی تا کہ ہی گردش مین چتر آسمان ۔۔۔ کاخ گردون مین ہی جب تک شہنشہ ر آفتاب
غم نہ کہین دو جہان مین دوستدار ان علی ۔۔۔ اوج حشمت پر رہی اونکا منور آفتاب

دشمن دین ہی ہون مبتلائی رنج و غم
تا بش اندوہ رکہی اونکی سپر آفتاب

قصیدہ در مدح جناب جعفر صادق علیہ السلام بہ تمہید بارش

یہ برسکال سی انکی جہان ہی جا عالم آب ۔۔۔ زمین ہی سطح دریا فلک ہی مثل حباب
بپای خیمہ ابری تہ سپہر کبود ۔۔۔ رکاب سحاب نہی ہی ہر طرف کشیدہ طناب

۲

زمین کی ڈبہوندہنی کو گراوڑی ہی جل کا غراب — افق ہی تا بہ افق پانی ایک عالم آب
گڑک سی عد کی سنہ مین دل ہتی ہین — کسی کی آنکہو غین آتا نہین خوشی خواب
ہر ایک قطرۂ باران ہی دل پہ اک پیکان — چمک سنی بجلی کی سنہو مین جا مین ہین تابہ
فلک پہ چہار ہا ہی بس کہ تیرہ ابر سیاہ — ہوا ہی پردۂ ظلمات عالم اسباب
تمیز شام و سحر اب کسی بشر کو نہین — زبس کہ تیرہ ہی اب رات دن جہان خراب
ہزار دہوتا ہی پانی سی پر نہین چہتا — رخ فلک پہ لگا ہی عجب طرح کا خضاب
ہزار ایکجی تدبیر پر نہین ممکن — اوٹہانی نیر اعظم کی منہ سی ابر نقاب
چہپا نی ہی جو فلک چادر سحاب سی سفید — مگر ہی دیدۂ اہل زمین اوسکو حجاب

قطعہ

لکہی قلم اگر احوال جوش بارش ابر — تو اشک کا ہی چشم دوات سی سیلاب
ہی بس کہ شدت باران و جوش تند ہوا — ورق ہو کاغذ بادی میان بارش آب
لکہون تسلسل بارش جو اپنی دور مین عن — تو آبداری سی سطرین ہون سلک در خوشاب
ہر ایک سطر ہو مانند موج آب غدیر — ہر ایک دائرہ حرف حوض کا گرداب
زمین شعر پہ ہو جوش بحر محنت کا — روان ہو کوچہ مین السطور مین سیلاب
سحاب طبع سی جوش بخور نظم پہ ہو — ہو جس کو دیکہہ کی قلزم سراب خشک سحاب
صدای رعد سی ہو تا ہی سب کا زہرہ آب — شرار مین دل حبا زمین پر قسان بیتاب
یہ شب کو نیند نہ راحت ہی دیکہو بارش سی — مکان کر کی جو مین خوفکی کہیلی ابو اب
دریرہ منہ کا ہی اک آبشار کہ فلک — عجا تہین کہ کین کیونکر نہ بہہ دم سیلاب
گرا ہی برتا ہی اک دور سیری یہ ہو تی ابر — یہ بادل نکی مین مست سیاہ سی سیراب
یہ سقف و بام گئی بیٹہہ ایکی بارش مین — کری جو گنبد گردون نہین کچہ استعجاب

مطلع

ہم آپ دہوندہ تی ہین کہہ مگر نہین ہتا — جگر اس آتش غم سی ہی اپنا مثل کباب
جب سطرح کا ہو طوفان بارش شب ورو — حباب وار مکان ہون نہ کسطرح خیمی آب
اگر ہین کاشتی ون زیست کی تو پانی مین — بسان مردم آبی ہو بحال خراب
بصبر شکر دعا منگو بی سر و سامان — سبب کری کوئی تا پہر مسبب الاسباب
کر کری جلد اب اس قفع باب بر کو بند — در نجات کو کہولی مفتح الابواب
ہمی کی جان کر اس آفت سماوی سی — تو پہر بنائیو قصر و مکان وحشانہ خراب
یہہ باد تند یہہ طوفان یہہ بیشمار سیل — مکان کہان ہین یکین ہین کہان ہین سحاب
تری کی راہ سی جاتی ہی خلق سو سی ہم — نہین ہی اب در ملک فنا بجز گرداب
اب اون مکانون مین ونی کی ہی نہین آواز — جہان پہ سنتی تہی ہر دم صدائے چنگ و رباب
ہوئی سباع و بہایم غذای حوت نہنگ — پرندہی و حشرات آب مین ہوی نایاب
ہزارون مرکبی پانی مین ڈوب کر ذی روح — کہ جنکا کر نہین سکتا کوی شمار و حساب
بہا ہی دشت بیابان و شہر مین پانی — ہوا ہی عالم خاک اب تمام عالم آب
دماغ کیون نہو برسیہ کا عرش پہ اوج — کہ غرق آب مین ہی چرخ سبوک داب
یہہ برسکال کا ہی جوش اب کہ طوفان — فلک سی پہر ہوا نازل زمین پہ بغداب
غرض نہین لہین پانی سی اب پناہ و مفر — ہوا ہی آب طبق ارض ایک سطحہ آب
مگر بجای اس آفت سی ہم غلامون کو — ضیای مردمک دیدہ اولی الالباب
امام ہر دو جہان پیشوای متقیان — قسیم نار و جنان زیب منبر و محراب
چراغ خانۂ ایمان یکین کون و مکان — محیط رحمت رحمان امام عرش جناب
جناب جعفر صادق وہ مصحف ناطق — سپہر سبعۂ زہرہ شفیع یوم حساب
مہ سپہر شرف بدر بیزوال کمال — فروغ نور خدا آفتاب عالم تاب
علوم اول و آخر سب اوسپہ ہین مکشوف — ہی اپنی عہد مین وہ مفتی چہار کتاب

بشمہم روضہ سہی وسکی نسیم از گلاہی
خوشش آئی بہر نہ سما موکو وہی مطلع کلا

ہی سجدہ گاہ جہان اوسکا بند عزیز پرور
گہسی جبین کو نگہون وہان جو ایک شیخ دغا

جوانگی اوسی جوانی کو پیر صد سالہ
تو باغ عمر مین سبز پائی تحل شباب

جو سایل اوسی ہون آیا ی چرخ وادرد
تو عہد شیب مین پائین وعنفوان شباب

وہ ہر کا مست شراب طہور خندسی کل
پی کا جو کہ یہان اوسکی دوسی کی شراب

اوسی کی ذات ہی دل بند صاحبقران
نہوتا وہ تو نہوتا یہہ عالم اسباب

ہی نہ بلغ زمانی مین نام کو خشکی
کری جو قطرہ فشانی کرم کا اوسکی سحاب

دکہاون مشرق ل سی وہ مطلع انور
کہ جسکی سامنی ہو مہر آسمان کو حجاب

مطلع

ہزارون تشنہ دہن ہون شراب سی یہ لب
کری جو خشک کو تر اوسکی مکرمت کا سحاب

اگرچہ لب دو عالم ہین اوصای سلف
جناب اوسکی مکہی سہو تکی لب لباب

خدا ہین ثابت وسیا مہر و مہ اوسپر
ہزار جان سی قربان فلک ہین صواب

برشتہ آتش خورشید پر ہون حرت وحل
جو وہ طلب کری پر فلک سکی مکہاب

سمجہہ کی نایب حق اوسکو اور نور خدا
زمین دیتی ہی سبکو تمام دنیا حساب

نہ کسطرح مین خدا کا اوسی کہون مدوح
ہو جسکی مدح سی مملو ہر آسمان کے کتاب

بابر و صدف کعبہ مین ہے ذات اوسکی
سحاب رحمت یزدان ہی کو ہر نایاب

پٹی ہے جو کا خ سعادت کی اوسکی یوم پیدایش
پر ہما کا ہو پہ سایہ ظل بال ژ با ب

جو مرغزن سفاعت کا اوسکی حال پر ہو
نہ دیکہین سرح و محشر کا اہل تو عذاب

جو بوی مکم حبت اوسکی کا نرگس دل مین
تو بار غل آمل ہو نہ غیر خیر و ثواب

نہال باغ ہی سرو بوستان علے
کل حدیقہ ناقر شہ سپہر جناب

ستائی گر کسی بیکس کو نی خطا گردون
تو موج بحر غضب سی وہ تو نی مثل حباب

گہر ہو تین سو تی مین سب بیخطر اناث و ذکور
ہی پاسبانی کو وہ چشم انجم و مہتاب

تری زرہ مین یہ راست رو ہوا مشہور
وگرنہ ظالم بجز تہمتا آسمان کا خطاب

مین ایک شیر سی پروردہ دشت مین تو شیر
غزال و گرگ مین اک اب و خور سی بس سیراب

نگاہ بیضہ تہوسی بچہ بحر سی نی
ہی ملتا بچہ گنجشک زیر بال عقاب

جو تیری پرورش لطف وی ضعیفو نکو رور
تو پہیری زال وش ریش بچہ سہراب

جو تار زلف کسی کو پہسانی حلقہ مین
تو ریسمان کی طرحی ہون او سین ہیچ و تاب

و نور عدلی تیری شہا ہو نی ممدود
ہر ایک سمت تعدی و جور کی ابواب

نگاہ کرم ہی دیہی قوی جو سوی ضعیف
تو او سکی آنکھو نمین کبھی تو میل تیر شہاب

پر ہون جو تیری نخاوت مین مرحلی اشعار
ہیر اکلام مسلسل ہو سلک در خوش آب

تو وہ ہی ابر عطا و سخا و بحر کرم
وہان مطیع بخشش ہی لطف حق کا سحاب

تیری نگاہ سخا و تین بال و گیا مال
کہ کم ہی ذرہ سی گی تیری در خوش آب

ہی موجزن تیرا دریا بطرف فیض جہان
نمود گنبد گردان ہی او سین مثل حباب

گدائی کا نہ کف در کا تیری ہی حاتم
لئی ہی دامن مجلتبسی معن منہ پہ نقاب

ہی تیری ہست کرم دو نو ابر گوہر ریز
کہ جسکو دیکھہ کی نیسان کا منفعل ہو سحاب

مجسمہ جود کا تیری ہی قلزم اک قطرہ
بخار بحر کرم آسمان تیرہ نقاب

ہی ہو نی تیری بخشش سی بحر و معدن دو
چہ نسی لعل در و سیم ہو گئی کم یاب

ہمیشہ سفرہ انعام پر تیری شاہا
ہی مہر کا نسہ رین و ماہ مسین سی خواب

گری کا پارچہ با نی جو تجھسے کو نی غور
خطا و ہند کا پانی ہو سب طلس گم خواب

جو سنگ پرہ او تہا ز گدا کو تو بخشی
تو رنگ و اب مین ہون لعل ناب در خوشاب

تو وہ ہی رمح سناح اشجع عسکر وہ
کہ جسکی تیر و سی بہرام کا ہو زہرہ آب

ہی برق تیغ تیری وہ ہلال پر غ ظفر
کیا نہ خلق جہان آفرین نی جسکا جواب

سوار طبع جو ہو گرم وصف مرکب شاہ
کرون مین توسن فکر رسا کا برق خطاب

تراوہ پسپ ہی نی شہسوار عرصۂ دین
فلک سی آگی ملک جسکی جوتی ہین کا کاب

تمام عمر اگر دہوند ہی کوی لیکے چراغ
نظر نآئی کہین دو جہان مین اوسکا جواب

خرامی ہی پر وی برخم پہ اوسکی قوس فلک
ہزار جان سی قربان جبین سی مہتاب

وہ آنکہین اوسکی ہین بادام بادہ آہو ہست
کہ عین مین لطافت کی وہ درخشان آب

ہی بال و دم سی تو شرمندہ دود و شب اوسکے
خجل ہی چہرہ روشن سی مہر عالمتاب

یہہ تری ہی دوکہ نہ پائی جسی ہوا صرصر
پنہونچ سکی کبھی باد بہار جسکی رکاب

زمین کا عرصہ ہی اوسکی حضور ایک قدم
اور ایک جست مین کرتا ہی طے فلک کی محراب

جو ترکتاز کالا اوسکی غبار ہو سرکش
تو صاف چہرۂ خورشید پر ہو گرد نقاب

نشان نعل ہلال سپہر خوبی ہستین
زمین پہ نقش سم پاک غیرت مہتاب

ہزار سال جو وہ بال مسین کری پرواز
نہ پہنچی سایہ تک اوسکی کبھی فلک کا غراب

برنگ برق چمک کر کہیے فلک پہ دوہو
کبھی زمین پہ اوتر آئی مثل تیر شہاب

کبھی نظر مین کبھی ہو نگاہ سی غایب
نہ ٹہری ایک جگہہ مثل طائر سیماب

غرض یہہ آپ حسین ہے خدا کی ایک قدرت
پری کی ہوش اور مردن دل چور کا بتاب

نہ آگی چل سکا اس رہ مین میرا توسن فکر
کہ سخت ہی رہ مدح شہ سپہر قباب

کہا یہہ عقل نی بس آگی ای حسام خموش
بہت کلام کا اب مقتضی نہین آداب

کہا یہہ زم اب کہ او ہا کر بصدق دست دعا
کہ یہہ عرض کر بجنا مسبب الاسباب

کہ رہنا بجلال و کمال عظمت خویش
بحق احمد مرسل شفیع یوم حساب

کہ کر کرم اب نظر رحمت اپنی بندون پر
گناہ کارون پہ برسا کر مکا اپنی سحاب

خصوص مین کہ سراپا ہون مجرم و عاصی
اسیر فسق و فجور و بحر زخیر و ثواب

گر گری دعوی ہمرنگی گل رخسار ہی
ہو طمانچو نسی حبابکی نیلگون رخسار گل

دشت مین وحشی نکا ہونگا ہی رشید اعزال
بوستا نین نرگسی آنکھون کا ہی بیمار گل

سرو اوس شمشاد قد کا ہی یک از دعلام
بید وخا بخطی سبز و دینا رگل

تو تیا کا تو نیہ بیتابی سی ہے تا چاک جیب
دیکھہ کر رنگ و بہار چہرۂ دلدار گل

گلشن شاداب عالم مین بخرداغ جگر
گسینی دیکھا ہی خزان پہولا ہوا بیخار گل

جلوہ فرما جس مکا ہین تو ہوائی شاک بہار
صحن ہوا وسکا چمن نقش در و دیوار گل

زلف پیچان رخ خندان کا گلشن مین ہین رنگ
عکس بیقدر اوسکا سنبل سایہ بیکار گل

پر تو افگن ہو اگر گلشن مین وہ خورشید رو
نور سی ہو ر دش ہر ثابت و سیار گل

سرخ لب گلبرگ نسرین یاسمن غنچہ دہن
سرمہ گین آنکھین ہین نرگس لالہ گون رخسار گل

خط سبز یا اہنفعل لعلنسی ہی سنبل خمگل
چشم سی بادام حسنی شرم گین ہر بار گل

گرد رخسار و زنخدان و جبین وکہلای یا
بدر مانند سپر سنیہ پہ کہلای یا ر گل

آمی کر فصل خزان مین وہ گل مشک بہا
سرو مین پہولین شکوفہ لائین سب اشجار گل

کیا فقط ہی حسن مہر وصی دل صد چاک داغ
کہا یا ہی لالہ ئی بہی دل پر کہسار گل

کر چکی یہہ مطلع رنگین گلستا نین حسام
بلبلو نکی ہون چمن مین غنچہ سان منقار گل

دیکھتا ہی جب بہار عارض دلدار گل
تو تیا کا تو نیہ ہی ما نیمان ہر بار گل

کاکل پیچان لی سنبل کر دیا ہی پیچتاب
لالہ گون رخسی ہین لالہ کی جگر پر خار گل

سبزہ خط سی ہنین کچہہ سنبل و پیچان کیقدر
عشق گلرو ہین ہوا رسوا سر بازار گل

چو متا ہی خاک پر گر گر کف پا لی نکا
باغبان ای سرو قد تری دم رفتار گل

زلف عنبر بیز کا سایہ پڑی او سیر اگر
ہو وہین خوشبو وہین مشک طبلۂ عطار گل

پیچ پر پہولونگی جس شب سوی وہ نازک بدن
بدلی بخت خفتہ کو با طالع بیدار گل

خوبرد دیوان چمن کا خار صنعی ہی نگ حسن
ولی خزان ہین نوعروس نظم کی خسار کل

بلبل باغ سخن کر ہو ترنم خوان شعر
عندلیب مست کو ہو ساغر سرشار کل

ہی سمگفتہ نظم کا میری میوہ باغ بیخزان
غنچہ حسکی بہاسی خندان نہو نہار کل

پھر کہی دیکھی نہ ہرگز آب جوی باغ کو
دیکھہ لی جوش طبیعت کی اگر انہار کل

آب و رنگ باغ مضمون ہے میرا رنگین سخن
گلبن معنی غزل ہی تازہ تر اشعار کل

سرو موزون مصرعہ برجستہ باغ نظم مین
چار دیوار چمن ہر بیت ہی گفتار کل

باغ مین بلبل پڑے اس مدح رنگین کو تو ہون
طایر دنکی غنچہ زبون صفت منقار کل

دیکھی کر ہذا دمعنی کی میری نقش فنکار
سرمین معنی کی چراغ ہوش ہوا کہار کل

آب و رنگ و نکہت مطلب نہین اور نین حسام
کرچہ پہولی فکر رنگین کی تری بسیار کل

پر ہے رنگ مقصد دنیا نہ لوی سود مین
اتنے دو دن ہی بہار خوش گوار کل

کرشنا اوسکی کہ جسکی مدح خواہی ایسی سمجھے
باغ آفرنش سی بخشی ایزد غفار کل

اور ہو جن خارتیری داد کے اعمال مین
اونکو ابر فضل سی کردی عیکسار کل

کون وہ قران ناطق جعفر صادق امام
کلشن قدرت مین جسکی ذات ہی بیخار کل

خطہر نور خدا شمع حریم کبریا
زیب مسند تم بوستان احمد مختار کل

نور عینین ہمیر شافع جن و بشر
آب رونق بخش نخل حیدر کرار کل

منکی شہ کا رنج غربت نو بہار مدحیسے
ہو گئی باغ طبعت کی تمام از ہار کل

کیون نہو محبوب طبع عندلیب نغمہ سنج
کیون نہو دلوی جسم مولا ظاہر و باطن جوے

کرکی ایک مطلع رقم گرد ال دون پر دست
چومی ہر غنچہ اوسی آنکھین ملے سو بار کل

رکہتا ہی کیا بوی حب عترت طہار کل
کیون نہو آفاق مین زیب سر دستار کل

کیون نہو وہ چادر صندوق ہر معصوم کا
ہی پسند خاطر مولای خوش اطوار کل

حکم ہو سرو سہی تری سواری مین چلے — ہو جلوہ واری یہ مین تا حشر مثل خدمتکار گل

خاک پر بس مرقد انور رہا کرتا ہی روز — باغ دنیا مین خوش آیا طلاع پیدا رگل

کیون نہ اوسکو فخر سی سر پر رہے ہر دم فلک — جب کری صبح دمسا شاہا یہ تیرا دربار گل

کیون نہ ہو رتبہ تکا اوسکی عرش پر شاہا ماغ — آئی ہی مین تری جسوقت پای بار گل

تجسا آقا پاکی کیونکر ہو سکیگا دسترس — کسکی در پر چہوڑ کر جائی تری سرکار گل

تو ہی وہ چابی ہو کر دی خاک کو مثل طلا — سنگ زیرپا ہو پارس راہ کا ہر خار گل

حق تعالی اوسکی بدلی ہی سے دیا خیان — لاین کر باغ مناقت مین تری ایزار گل

لبک ماری قہقہ اس نظم رنگین پر تو ہو — کاہ خندیدن شگفتہ غنچہ منقار گل

کر پری بلبل یہہ مدح نو کل باغ رسول — دور کیا منہ سی جہڑین اوسکی دم گفتار گل

مذکو لای اگر پیش امام انس وجان — بلبل طبع اوسکی باغ مدح سی دو چار گل

ہی یقین تجسی صلہ مین وہ کریم ابن کریم — گلشن رحمت سے بخشش کی ای سی بیشمار گل

کیون نہو ارواح پاکان سی اوسی صحبت سیوا — بس کہ دینداری کی رکہتا ہی عیان آثار گل

فخر سی سر پر ہہرا اپنی اوسی خورشید وار — ہاتہہ سی تری جو پای چرخ لینا کار گل

کرتا ہون اب مدح مین وہ مطلع رنگین رقم — دیکہہ جسکو کریان چاک ہو ہر بار گل

مطلع

جب ولایت کا تری شاہا کری اقرار گل — کیون نہ پہر نخل تمنا سی ہو برخوردار گل

تو وہ ہی جسنی کیی اپنی مجدن کو عطا — باغ آمرزش سی ازرہ کرم سیراب گل

سرو گلزار جنان ہین شیعہ خالص ترے — روضہ رضوان کی ہین بی شک ترے انصار گل

گلشن فردوس اونکی بیکمان جاگیر ہی — نخل الفت سی ترے مبتنی ہین ہر دیدار گل

سبز ہی تری قدم سی گلشن دین نبی — باغ ایمان کا تو ہی سرو دہی بیخار گل

باغمین برسی اگر فیضان بری انعام کا
باغبان کو ہرکی دامن بی در شہوار گل

بحر طرف ہمت مو لامین بی جرعہ اک حباب
بوستان لطف مین ہرجا ری بیجار گل

ابر بخشش کا تری قطرہ ہا اک بحر محیط
جو دکی گلزار مین بی قلزم ذخار گل

برگ کی طالب جو تجھی ہو وہ بی برگ و نوا
باغمین تجھسی ہو ہر بلبل کو اک غمخوار گل

نخل مطلب پر شگوفہ ہو کی دی بار مراد
تیرباغ فیض سی مانگی اگر نادار گل

سایل زر کی گدا کو بخشا اک کوہ طلا
مانگا جسنی غنچہ پائی اوسنی سو خروار گل

وصف خلق جانفزائی شہ جو بلبل سی سنی
نشہ جام می نزہت سی ہو سرشار گل

بر ملا پڑہنی لگی ہمراہ مطلع کی وہین
مدح اخلاق پسندیدہ مین کچہ اشعار گل

مطلع

پائی گر شہ کی شمیم باغ خلق یکبار گل
عطر بیزی مین ہو رشک طبلہ عطار گل

ہو جو نکہت یاب خلق شہ و باغ نو بہار
تیزرش عطر سی ہو و ہان ہر رنگ خروار گل

باغمین لائی صبا گر نکہت اخلاق شاہ
گر پڑی بیہوش ہو کر خاک پر یکبار گل

غنچہ گلزار جنت ہو معطر داغ دل
سونگہی باغ خلق شہ کا گر کوئی غمخوار گل

لطف روح افزای شہ کا لاؤن محفل مین جو ذکر
بزم جنت دل شگفتہ خاطر حضار گل

رنگ و بو کی لطف شہ کی گر کرون لطیف مدح
بزم گلشن ہو جہڑین منہ سی دم گفتار گل

عطر کی شیشہ کی صورت حاضرین کی ہو دماغ
سنتی ہی ہون گوش سامع غیرت بودار گل

مزرعہ اشعار ہو سرسبز جون سرو سہی
نخل مضمون سی ہزارون ہی کہلین بیجار گل

[illegible] شکل تختہ باغ بہار
صحن گلشن ہو ورق خط ہو خط گلزار گل

گر شمیم خلق کو لائی بدخشان مین نسیم
کان سی ہون لعل ہمرسان سر کہسار گل

نکہت اخلاق گر جائی [illegible] ملک مین
ہو سہیل آسا ہر اک گلشن مین خوشبودار گل

لائی از رہ [illegible] باد سحر گر بوی خلق
درم مین ہو غنچہ سنتی فوت ہو تی تا تار گل

قصیدہ در مدح حضرت امیر المومنین علیہ السلام

صرصر نصفت سی ہو گلزار ریز باد عدم
وی دزا کر عندلیب پر زار کو آزار گل

ایکدن بلبل کا دل دنیی جلایا تہمنے
آج تک تشہیر در سوہی سر بازار گل

کر تری میزان نصفت مین شہادت کر تلے
بیگمان ہو ذری ہی ہم پلہ کہسار گل

اب ثنائی مرکب مولا مین کل چین قلم
ہی چہاتا باغ مضمون سے سر مضمار گل

تری گلگون کی صفت کیا سید الاکرون
بیگمان ہی گلشن شوکت کا وہ رہوار گل

رنگ جلدا وسکا یہہ نازک ہی جسکو دیکہہ
ہو گیا حیرت سی گویا نقش بر دیوار گل

بال کو دین جریر سنبل چالکو آہو خراج
باج ترکن نکہونکو کانو نکو بی تکرار گل

لعلنبدی ہی غزال نکہونکو سنبل بال کو
چال کو باد سحر کانون کو بی تکرار گل

چہرہ روشن ہی جسی چشم کا خون ہے ہمیان
ہر گل رنگ حنا ہی جلد پر بی خار گل

دیکہہ کر اوس لالہ گون چہرہ پہ قطرات عرق
لایا دامن مین تصدق کو در شہوار گل

جس جگہہ میدا ہمین رکہتا ہی گلگون قدم
نقش سم سی جادہ ہی مثل خط گلزار گل

بسکہ ہی مثل حنا گلگون قدم نازک خرام
بدلی نقش پا کی ظاہر مین قدم قدم نثار گل

ہی بجا کر مین کہون ابرو ہلال شہر حسن
مثل تعا جسپر کہانی مغربی تلوار گل

آگہی کہتا ہی ادب بس ای حسام اب ہو خموش
گلشن اوصاف مین گو ہین تری اشعار گل

ختم کر اب یہہ قصیدہ اور دو تہا دست دعا
تا کہ دی بخشش کی تجکو از دغفار گل

عرض کر خلاق اکبر سی کہ ای میری کریم
پہر دکہا دی بی رضہ شہ کی تجہی کنار گل

چوم کر صندوق قدس آنحضور مین ملون
سر پہ رکہون چادر مرقد سی لی دی چادر گل

اب دعا ہی یہہ کہ انجم جبتلک ہی چرخ پہ
اور رہین باغ جہان مین جنت گلزار گل

حضور مرد شاداں رہین سب دوستدار آل علی
دشمنان دین کی آنکہون مین سدا ہو خار گل

وہی مین کشتہ جادو نگاہ ہون میرا
کیا ہی ترکسی آنکھون نی ترسی سپہ فسون

چوہی جگر مین ہزارون ہن وکر کان
نکہہ کی تیغ سی چورنگ ہی لہو خون

تری نگاہ کی یتیون سی او کمان ابرو
ہوا ہی صورت غربال سینۂ مخزون

مین عندلیب صفت گرس طرح نالان ہون
چہپا ہی آنکھون سی میرے وچہرۂ گلگون

خیال مین تری لعل لب شکر خا کی
برنگ غنچہ ہی پرخون مرد رون دان

دہان تنگ ترا جو ہی نقطۂ موہوم
شکاف خامہ تقدیر ایز دیچون

ہین سرخ پان سی آلودہ مسی جو دو لب
مدام شور دل پر مین مارتی ہی خون

دو سلک کو ہر دندان ہے، درج نعلین مین
خجل ہو جسکی چمک دیکہہ کر درگنون

نہین ہین دانت یہہ ہین کوکب سپہر جمال
کہ جسپہ اکتی آنکہین مین انجم گردون

تمہاری سیب زنخدانکی یاد مین ہردم
بہا تا آنکہون سے خون جگر ہو نین محزون

جب آئی یاد مجہی تیری چاند سی صورت
کیتان کی شکل ہوا چاک سینۂ محزون

طپان ہون خاک پہ جیسی ہو طائر بسمل
صدای نالہ کی تا بہ گنبد گردون

فراق مارتا دلپری ناخن حسرت
بلال وار ہون کا ہیدہ جسم دل محزون

ہزار کہتا ہون سمجہا کی دل سی مین اپنی
کہ ای فرشتہ دام کیسوی شبگون

وہ ساتہہ غیرونکی مسرور ہی بعیش و سرور
عبث تو او سکی لیتی ہی خواب و خوار زبون

نہو گا وصل میسر کبہی بغیر وصال
نخواب مین کبہی دیکہی کا و رخ گلگون

تمام عمر کری کا تو نالہ و زار ی
خبر نلی کا مگر تیری وہ بخود مفتون

ہزارون مرگئی مجتبی تڑپ کی آخر کار
اسیر حلقۂ زنجیر زلف عنبر گون

ہزارون جسکی ہون عشاق جان و دلسی فدا
تو کس شمار مین او سی جا ہی ایدل محزون

یہہ سنکی بری نصحت بحال آشفتہ
جواب دیتا ہی مجکو دل وفا شحون

کہ یہہ کلام تو مدت سی ترا ای ہمدم
رقم ہو صفحۂ خاطر پہ سہو نا موزون

قصیدہ در نعت سرور کائنات صلعم

صرصر نصفت سی ہو گلزار برباد عدم
دی وزا کر عندلیب زار کو آزار گل

ایکدن بلبل کا دل وحشی جلایا تھا بہت
آج تک نشتر سو ہی سر بار گل

کر تری میزان نصفت مین شہیدا کر تلے
بیگمان ہو وزنی مین ہم پلہ کہسار گل

اب ثنائی مرکب مولا مین کل چین قلم
ہی بچھاتا باغ مضمون مین سر مضمار گل

تری گلگون کی صفت کیا سید الاکرون
بیگمان ہی گلشن شوکت کا وہ رہوار گل

رنگ جلد اوسکا یہہ نازک ہی جسکو دیکھکر
ہو گیا حیرت سی گویا نقش بر دیوار گل

بال کو دین خرید سنبل چالکو آہو خراج
باج ترکس نکہو تکو کافور تکو بی تکرار گل

لعلنہ مے مین غزالان نکہو تکو سنبل بال کو
چال کو باد سحر کانون کو بی تکرار گل

چہرہ روشن ہی جسی چشم کا خون ہے عیان
ہر گل رنگ حنا ہی جلد پر بی خار گل

دیکھکر اوس لالہ کون چہرہ پہ نظرات عرق
لایا دامن مین تصدق کو در شہوار گل

جس جسکہہ میدا مین پر کہتا ہی گلگون قدم
نقش سم سی جادہ ہی مثل خط گلزار گل

بسکہ ہی مثل صبا گلگون قدم نازک خرام
بدلی نقش پا کی ظاہر مین قدم رفتار گل

ہی بجا گر مین کہون ابر ہلال شہر حسن
مثل تعنا جسپر کہانی معرفی تلوار گل

آگی کہتا ہی ادب بس ای حسام اب ہو خموش
گلشن اوصاف مین گو ہین تری اشعار گل

ختم کر اب یہہ قصیدا ور اوتہا دست دعا
تا کہ دی بخشش کی تجکو بار و غفار گل

عرض کر خلاق اکبر سی کہ ای میری کریم
پہر دکہا دی بی رضوان شہ کی قبہی کہسار گل

چوم کر مسند وی قدمون آنحضرت مین ملون
سر پہ رکہون چادر مرقدی لی دی اتار گل

اب دعا ہی یہہ کہ انجم جبتلک ہی چرخ پر
اور رہین باغ جہان مین بہت کلزار گل

ہوز مرد و شادان رہین سب دوست اور اعلی
دشمنان دین کی آنکہون مین سدا ہو خار گل

وہی مین کشتہ جادو نگاہ ہون میرا
کیا ہی رکسی آنکھون نی تری سپ فسون

چوبہی حکم مین ہزارون ہین ناوک گرکان
نکہہ کی تیغ سی چور رنگ ہی لہو خون

تری نگاہ کی تیزون سی اوگمان ابرو
ہوا ہی صورت غربال سینہ مجروحون

مین غنچہ لب صفت گل شرح ہون نالان
چہپا ہی آنکھون سی میرے وجہ گلگون

خیال مین تری لعل لب شکر خا کی
برنگ غنچہ ہی پرخون طرف دامن دون

دہان تنگ ترا جو ہی نقطہ موہوم
شکاف خامہ تقدیر ایز دیچون

ہین سرخ پان سی آلودہ مسی جو دو لب
مدام کشور دل پر ہین مارتی شبخون

دو سلک کو ہر دندان ہین درج تعلین مین
خجل ہو جسکی چمک دیکہہ کر دکمنون

نہین ہین دانت یہہ ہین کوکب سپہر جمال
کہ جسپہ ہوا کی آنکھین ہین انجم گردون

تمہاری سیب زنخدان کی یاد مین ہر دم
بہا تا آنکھون سی خون جگر ہو نین مجنون

جب آئی یاد مجھی تیری چاند سی صورت
یکتان کی شکل ہوا چاک سینہ محزون

طپان ہون خاک پہ جیسی ہو طائر بسمل
صدای ناہ کی تا بہ گنبد گردون

فراق مارتا دلپری ناخن حسرت
ہلال وار ہون کا ہیدہ جسم دل محزون

ہزار کہتا ہون سمجھا کی دل سی مین اپنی
کہ ای فرلفتہ دام کیسوی شبگون

وہ ساتہہ غیرون کی مسرور ہی بعیش و سرور
عبث تو او سکی لیتی ہی خواب و خوار زبون

نہو گا وصل میسر کبہی بغیر وصال
نخواب مین کبہی دیکہی کا وہ رخ گلگون

تمام عمر کری کا تو نالہ و زاری
خبر نلی کا مگر تیری وہ بخود مفتون

ہزارون مرگئی بجتی تڑپ کی آخر کار
اسیر حلقہ زنجیر زلف عنبر گون

ہزارون جسکی ہون عشاق جان و دل فدا
تو کس شمار مین اوسی جا ہی ایدل مجنون

یہہ سنکی میری نصحت بحال آشفتہ
جواب دیتا ہی مجکو دل وفا شعون

کہ یہہ کلام تو مدت سی ترا ای ہمدم
رقم ہو صفحہ خاطر پہ سہو نامو زون

که جبکی لوح عبارت ہی معنی مین نی ربط
کر بحال دل بیدلان ہی یہ محجنون

دماغ بیخبری اس کی جواب لکھنی کا
مگر یہ کیدی زمانی کرای اسیر جنون

ہی وصل میرا نہایت بعید وامر محال
عبث تو آہکو کرتا ہی عیسی خوآزربون

ہزارون نیف کی سودائی مین پریشان حال
ہزارون عارض دشکی محو مین مفتون

پڑی ہین اوک مژگانکی یکطرف مجروح
ہین ایک سمت کو دلدادہ رخ گلگون

کسی کو آج تلک بی ہواہی وصل نصیب
کری جو تو یہ تمنا ہی طرف سی بیرون

کہان ہی خاکی کو نسبت ہیلا بعالم پاک
کہان مین بخت بلند اور طالع وازون

سمجھ کے بات کر اور دیکھہ منہ ذرا اپنا
نہ اتنا حد سی زیادہ قدم رکھہ ای مجنون

نہین فراق سی تجکو اگرہی صبر وقرار
گیا ہی خاطر پرغم سی تیری صبر وسکون

تو اوسکی روضہ نور کا جا کی ہو زایر
ہی جس کی ذات ستہشاہ رفیعہ مسکون

سبب ہی جبکی ہوئی خلق دہر مین ہم تم
عدم کی جیب ہی ہستی کی سر کیا ہی برون

وہ بادشاہ دوعالم کہ جس کی بخشش سی
کہڑا ہی خیمہ افلاک کی طناب دستون

نجی کہ بندہ احسان مین جس کی کیا یک دو
عطا و لطف کا ہی اوسکی دوجہان ممنون

منیای دیدہ کو نین موسی کاظم
امام راہ نما نور ابر و لی چون

کبھی نہ پہنچی گا اوسکی علوم ودانش کو
ہزار طرح سی ہون عقل کل مین درک وفنون

جناب اوس کی ہی اوج شرف پہ مہر منیر
ہی اوس کی نور سی پر نور عرصہ مسکون

کتاب فضل مین اوس کی زمین ہی لی خرد
ہی یہ فلک کی ہی اوراق کا ہی مضمون

عنان مطلق ایام دست حکم مین ہی
وہ خسرو ایک ہی شدید زبردست اگفتون

فروغ نور سی روشن ہو میرا دیدہ دل
کرون جو مطلع ثانی کو مدح مین مزون

مطلع

جناب اوسکی ہی وہ نور خالق بیچون
رضا نبی جس کی رضائی خدا رہی مقرون

بلند نظری اوس کی جلال کا اتنا — کہ پست سامنی جسکی ہی گنبد گردون
سکندر اوسکی ہی سرکار کا اک آئینہ دار — مطیب مین اوسکی ہی نسخہ نویس فلاطون
نہ اوس کی روضۂ انور کا جو ہوا زایر — وہ خفتہ بخت اربسی ہی طالع واژون
نظر نہ آئی اوسی اور تجھ سا راہ نما — ہزار گردش دوران ہی ہو ور وفزون
خلاف اوسکی کری ایک ذرہ گر خورشید — بزنگ لالہ رہی وہ غریق لجۂ خون
شمار فضل و کرامات اوسکا ہو کیونکر — کہ حد وہم و خیال مشبری ہی افزون
ہی صاف آینہ حق نما ضمیر اوس کا — کبھی نہ سہو و خطا جسکی آئی پیرامون
ہمیشہ چرخ ہی چکر مین مثل چرخ کلال — دہر اتہا دایرہ حکم ہی قدم بیرون
نہ پائی رفعت قصر مراتب مولا — ہزار ماری اگر چہ رخ گنبد گردون
نہ پہنچی خارہ شاہ کو کوئی گل خلد — ہزار باغ جنان سی وہ سرکری بیرون
کبھی نہ بہائی اوسی سروت دور روزہ دہر — پسند آیا نہ یہ طراق کن فیکون
نہ مال زر نظر پاک مین ذرا تہا مال — کہ اک پشیز سی کمتر تہا گنج قارون
دی جمیلہ دنیا کو اوسنی تین طلاق — ذلیل و خوار رہی اوسکی کی یہ خانون
خدا کا نور مجسم ہی ذات پاک اوس کی — کمال فضل کیمون سپہ اوسمین ہو افزون

خوش آئی دل کو نہ تعریف غایبانہ حسام
کرون حضور یمین جب تک نہ مدح روز افزون

ہزار کسب ہی یہ ای شاہ رتبہ مکنون — کہ ہر اجو خیمہ گردون ہی بی طناب ستون
مکان قدر کی رفعت سی اوج عرش برین — حضیض صحن کی آگی ہی صورت بامون
زمانہ لطف و عنایات کا تری شاکر — جہان جی فیض کرم سی سجان دل ممنون
تری محب کا مکان بیہ مرگ ہی جنت — مقیم قعر جہنم ہی دشمن ملعون
زمین حفظ سبی تیری ہی آپ پر محفوظ — زمانہ تیری سبب جاودانہ سی ہی مصئون

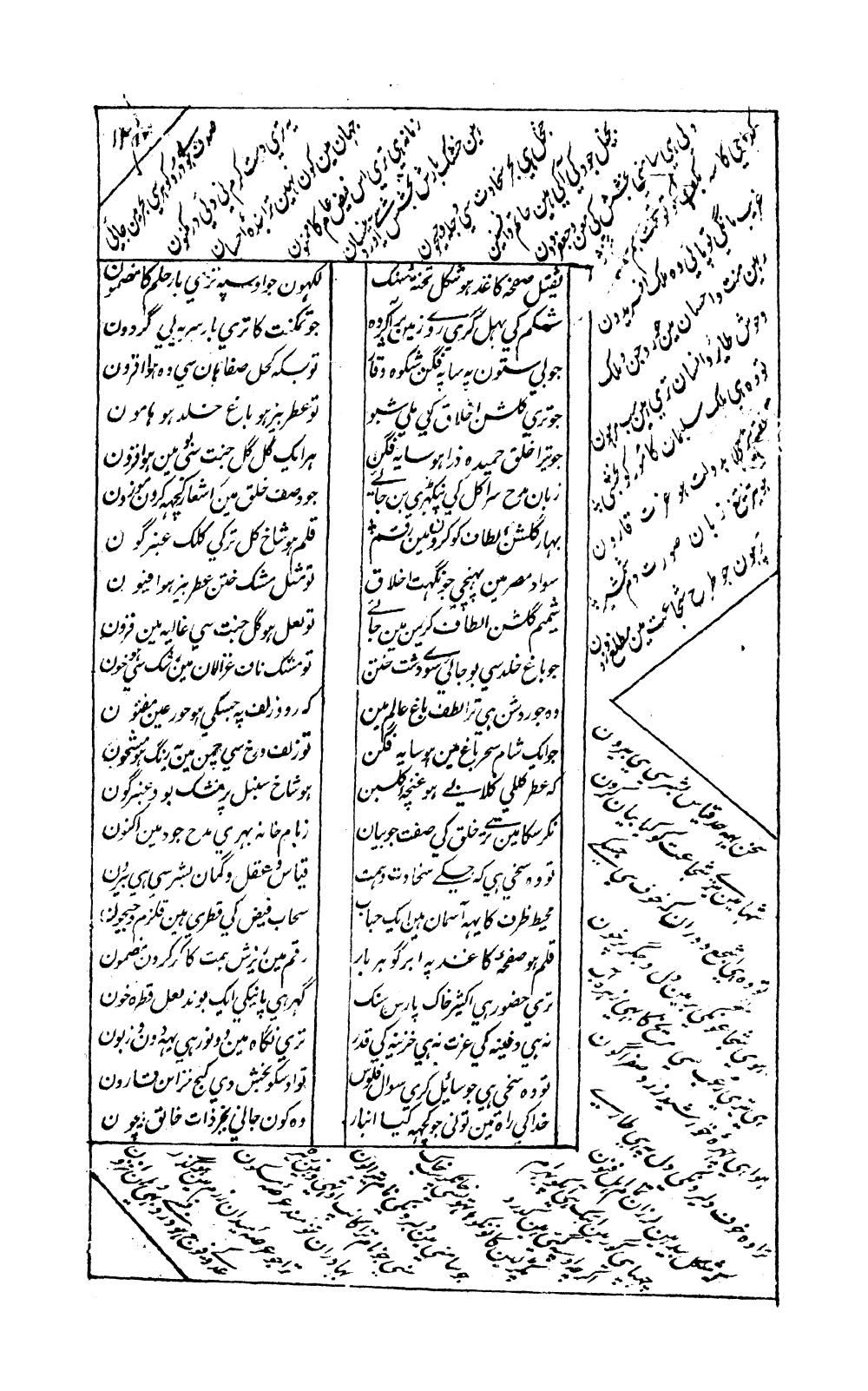

فرزند یون ہون ترہی برق تیغ دہی دم مین — طلوع مہر ہی جسطرح انجم گردون
اجل کرفتہ جو آجائین سامنی اعدا — جلادی خرمن ہستی کو برق آسا کر
دکہای مرات شمشیر کی جووہ جوہر — عدو کو موجہی نہ حیرت سی پہر رہا ہون
تن حسود سی اور رجائی طایر ارواح — جو دیکہی برق اجل دار تیغ شعلہ فشون
تڑپ کی جان دی مانند طایر مذبوح — جو دیکہی خواب مین بہہ تیغ دشمن طلعتون
دم نبرد تری ضرب دست کرد دیکہین — تریم و رستم و سہراب کو ہو درسے جبنون
جو اس خمسۂ دشمن دہی کیون اوج جاہین — علم ہو جب یہ تلوار درمیان فسون
ہی برق خرمن جان عدو چمک اوسکی — جلین نہ مار مین کیونکر مخالفان زبون
بجا ہی گر کہون پیک اجل ترہی تلوار — ویا نمونۂ قہر خدائی ملعون
شعاع مہر قیامت ہی جلوہ شمشیر — عیان ہو حشر اگر ہو نیام سی بیرون
پڑہی فلک پہ تو کائی بہہ تیغ مثل کوکب — بیان یون کیتین جیسی کی تارہی صابون
تمام فوج پریشان ہون جیون بنات النعش — فروغ مہر ہی وہ تیغ درمیان فسون
ہون اکیدم مین سرو تن کی دشت مین انبار — بہادی خونکی میدانمین سیکڑون جیحون
ثنائی مرتبی شمشیر مین ہی کیند زبان — اب آگی مدح عدالت مین کہہ گئی مون
ہی برسے عہد مین روشن بہہ معدلت کا چراغ — مجال کیا ہی کسی پر کری جفا گردون
شرار فہر و عدالت سی جل کی ہو وہ خاک — اگر ستائی کسیکو بہہ چرخ رشک دون
بلنگ و غرم ہین اکجا بہ کائت اتی اوقات — ہوا ہی مسکن شیر و غزال یکجا مون
بہم ہین بارہ جو تراک آشیانہ مین — ہی پلتا گرگ کی زا نو بچہ بسیمون
پہہو نچی آگ کی شعلہ سیے کاہ کو آزار — تراہی حفظ ضعیفون کو اسقدر مصئون
جلائی شمع تینکی کا بہ کہسین جو دزا — تو نور عدل سی اوسکا جلی روی زمین
گمان کو ماہ کا سایہ اگر کری تیکڑی — تو لاغری سی ہو مہ مثل بازوی مجنون

ہی جرس اجل کی مرحبا تیز کی رفتار — ہو جب دجر جین سم کوب دون
تو دم مین قلی کری میدان بوقلمون — جنبش کی دروانی سیکڑی پا و پی
بس ایک آن مین مشرق سی جا مغرب — دیکہای مرحبا دفا کو جو دہ مثل باران

سند طبع رسا کا او ٹہانہ ایک قدم — کہ ہی ہو سکا مضطر بند حرت گلگو ن
بن ای حسام زبان قلم کی روک عنان — سخن کا طول تو حد ادب سی ہی ہیرون
او ٹہا کی ہاتہہ بصد عجز کر خدا سی دعا — کہ ای کریم خطا بخش بی شریک و نیون
اگرچہ ہیون مین سراپا خطا مگر مولا — ہی بر طا تری رحمت کا موج زن جیون
معاف مجہی گنہگار کی جو ہو تقصیر — یہ ہین بندہ نوازی تری سی ہی مقرون
گناہ گار جو بندی پر ہی ہین ای غفار — کرا پنی فضل سی اونکو عذاب سی ہیرون
الہی جا ہی وزوار و مومن و مداح — غم حسین سوا ہون نہ با دل محزون
خصوص مین کہ سراپا ہو غرق بحر گناہ — سیاہ نامہ عاصی بفعل زشت وزبون
کوئی وسیلہ بخشش نہین مین رکہتا اور — سوای رحمت الطاف خالق بیچون
یہ آرزو ہی کہ پہر دیکہون شہید مولا — ملون مزار مقدس پہ دیدہ پر خون
رہون ہمیشہ مجاور مزار مولا کا — عطا کری جو خدا مجکو طاعت ہیمون
موئی پہ بہی یہ جہوئی مجہی دامن پیر — ہون بعد مرگ شہید و نکی پاسی مین مدفون

الہی سہلی میری التجا یہ بہر رسول
کر اس دعا کو اجابت سی زود تر مقرون

قصیدۂ دیگر در مدح حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام

کیونکر میری آنکہون مین نہ تاریک جہان ہو — وہ نور بصر جب میری نظر دسی نہان ہو
روشن نہ ثنا اوس رخ انور کی بیان ہو — تا شعلہ طور انی دہن مین زبان ہو
دریا میری آنکہون سی جو اشکون کا روان ہو — طوفان ہو عیان نوح کا سب خلق جہان ہو
تحریر کرون گر شب ہجران کی مصیبت — خون چشم قلم سی عوض مشک روان ہو
کسطرح پری تسبر غم پر مجہی آرام — جب پہلو مین دل طایر بسمل سمان طپان ہو
یاد خم ابرو نی کیا رشک مہ نو — کیونکر نہ مرا شکل کمان کمان ہو

لب ہوی ہی رونی سی دل زار کو شکین | دریا نہ سیری انکھو نسی تا خونگار روان ہو
رشک چمنستان ہی یہہ رنگین قصیدہ | پھر گرم غزل طوطی خوشگوی زبان ہو

مطلع

گر بلبل و ل باغ مین سرگرم فغان ہو | حیرت سی ہر ایک مرغ چمن لال زبان ہو
گر تازہ بہار حسن چمن کو دیکھے | بلبل کی نظر مین گل گلزار خزان ہو
یا رونگہہ و ابرو و مژگان صنم سے | بی نوک سری بزم کمان کندسنان ہو
تو سین سی ابرو کی بہلا کب ہو شا بہہ | گو توس قزح اور سہ نو شکل کمان ہو
بی پردہ گر اوس کی رخ پر نور کو دیکھی | بجلی کیطرح چرخ پہ خورشید طپان ہو
ہو جای گر اوس ماہ کی چہر یسی مقابل | مکڑی جگر ماہ فلک شکل کتان ہو
اوس عارض روشن پہ ہی یون زلف پریشان | جس شکل سر شمع پہ پیچیدہ دہوان ہو
بو شکل ہی تو سرو سمن بو ہی گل اندام | کیون دیدہ نرگس نہ بحیرت نگران ہو
جب گو ہر دندانسی جحل ہو در شہوار | کیون شرم سی الماس نہ معدین نہان ہو
یا توت ہی بی قدر لب لعل کی اگے | ہر چند کہ قیمت مین نہایت وہ گران ہو
کیونکر دل عالم کی نہو تیر نگہہ یار | تابی ہوئی وہ چشم چو ابرو کی کمان ہو
کیون زلف و دون نہ یعقوب نمط کلبہ غم مین | جب عالم سیر مین بھی عشق جوان ہو
دو راکب یارا ہی تو خاک اوپہ کی ہماری | لپٹی ہوئی دامن سی سوار یمین و ان ہو
ایام بہاران ہی دلا سوسم گل ہی | پہر لیکی غزل سیر گلستان کو روان ہو
پڑہ جوشش گل دیکہہ کی رنگین غزل یسے | حیران جسی سنکی ہر اک اہل زبان ہو
کر اب وصفا جو ض طبیعت کا بیان ہو | ہر بحر مین دریای گہر موج زبان ہو
عجلت وہ سخنان ہی مسلسل تیری تقریر | کیون غیرت دریا نہ سیری طبع روان ہو
سنکر متحیر ہو بہت بلبل شیرا ر | جسوقت غزلخوان سیری غزلخوان ہو

قران مین جس شاه کا خالق ہو ثنا خوان
کیا منہ ہی بشر کا جو کری مدحتسان
اسرار خدا مین ل پاک اوسکی رہوش
اس دہ مین یقین ہی جو چلی عقل کل اگر
سایہ پری اوس شہ کا جو ذرات جہان پر
گر مہر امامت نظر مہر سی دیکھی
دارین مین کیا خوف اوسی کا نہین اوسکی
خاک قدم شہ جو موہوس کی لگی ہ تہہ
اوس شہ کی اگر کو چہ اخلاق سی گذر
اوسکی رخ انور سی اگر نور نہ لی ماہ
گر ابر کرم اوسکا کری عطر فشانے
اوس شہ کا پڑی ظل فتوت جو کسی پر
گر نگہت اخلاق کی اوسکی نکرین مدح
وہ حجت حق شافع محشر کا ہی فرزند
نورا وسکا نہ شمس و قمر کا جو ضیا بخش
وہ مہر جہان نور خدا کا ہی مجسم
دریای عطا بحر کرم ذات ہی اوسکی
کسطرح کرئی اوسکی کوی مدح سرائے
اجداد کی مانند جو ہو رحم مجسم
ہی جلوہ دین جس سی فروغ اسلام
تقریر کرون شہدا انور کا مین جلوہ

سخاوت ہی کیا جس ہی صفت اوسکی بیان ہو
جب معترف العجز فرشتہ نکی زبان ہو
ممکن نہین راز دو جہان اوس ہی نہان ہو
حیرت زدہ علم و خرد و ہم و گمان ہو
خورشید پہ ہر ذرہ وہین طعنہ زنان ہو
ہر سنگ جبل لعل سی قیمت مین گران ہو
دامان تولای شہ ہر دو جہان ہو
اکسیر کا خواہان نہ وہ ای پیر و جوان ہو
عالم مین نسیم سحری عطر فشان ہو
روشن نہ کبھی اوسی شبستان جہان ہو
پھر باغ جہان مین نہ کبھی فصل خزان ہو
ہو پیر و صد سالہ تو فورا وہ جوان ہو
وانجا نہ تکا پھر باغ جہانین نہ دہان ہو
کسطرح نہ وہ تاج فیلوق جہان ہو
دشمن اندہیارہی روشن نہ جہان ہو
کیا ذرہ بقدر سی وصف اوسکا بیان ہو
کسطرح نہ وہ زیب دہ کون مکان ہو
حیرت زدہ جس حال مین عقل ہمہ دان ہو
کیونکر نہ وہ محشر مین شفیع دو جہان ہو
کسطرح نہ ذی رتبہ و باشوکت و شان ہو
گر طور کی شعلہ کی میری سنہ مین ہو جان

محراب تری نقش قدم کی ہو جہان پر
وہ سجدہ گہہ دیدہ صاحب نظران ہو

جس خاک پہ ہو تیرا نشان قدم پاکصد
کب اوسکی شرف کا کسی ماؤج سی بیان ہو

ہو کعبۂ عرفان کا وہ قبلی مین کنایہ
کیونکر نہ زیارت گہہ ہر پیر و جوان ہو

اوسجا پہ چین سار ہین تا حشر ملائک
جسجا پہ تری پای مبارک کا نشان ہو

خالق نی کیا انجمکو خدائی کا ہی مختار
کیون لوح و قلم پر نہ ترا حکم روان ہو

ہو عام جو خاک درد دولت کا تری فیض
اکسیر کا خواہان نکموی اہل جہان ہو

عالم کا ترا دست کرم عقدہ کشا ہے
کسطرح نہ حل مشکل ہر پیر و جوان ہو

مستغنی و ارین ہو مردم مین وہ فلک
تو جسکی طرف چشم کرم سی نگران ہو

گر شعلہ فشان ہو نگہہ کرم و قہر
جل جای جہان گنبد گردون ہوان ہو

کیون جن و بشر کا نہ تری در پہ ہو مجمع
جب خیل ملک تیری سوار ہین دوان ہو

ایشاہ بلند ایسا ہی رتبی کا تری قصر
جسجا نہ ملائک کا رسا وہم و گمان ہو

تجہہ قبلہ ایمان کی نہ دروازہ پہ کیون کر
محرابی لبی خم سر عالی نیشان ہو

رتبی مین ہو وہ رشک دقیصر و خاقان
کیونکر نہ لقب اوسکا سلیمان جہان ہو

دولت سی تری فیض کی مال اسکا غنی ہے
شاہو نسی گدا در کا تری باج ستان ہو

روشن مہ و مہر اوس سی کسطرح ہو جو وہ نور
ہر شام و سحر زیب کون و مکان ہو

ملی منزل توصیف ہو اوس سی نہین ممکن
ہر چند کہ شدید نہ قلم گرم روان ہو

کیون خانۂ ایمان نہ تری دم سی ہو روشن
جب ذات تری ناسخ ادیان بتان ہو

جب تیری اطاعت ہو شہا طاعت خالق
پہر کیون نہ عدو تیرا عدوی یزدان ہو

برتبہ جو ترا ہی کوئی کب اوسے ہی آگاہ
وہ جانی بنی کا جو کوئی مرتبہ دان ہو

جب عرش منور ہو تری نور سی دشمن
کیا کرسی گردون کا بھلا پایہ و بان ہو

گر وصف کہون تین جہن خلق کا شاہا
گلزار جہان عبرت گلزار جنان ہو

ہاتھہ اوسکی کلوتک ابھی ہیو نہی یہ قضا کا
بیسر جو تیری تیغ سی وہ خونین طپان ہو

شہر ابین شجاعان جہان بید کی مانند
گر ذکر تیری برق پلارک کا وہان ہو

سوزان تپ محرق سی ہو تن مہر کی مانند
لرزندہ تپ گرز سی ہر ایک جوان ہو

دل خون ہو ہیبت سی جگر اوسکا ہو پانی
مذکور شجاعت تیرا گر پیش یلان ہو

گر تیری دلیری کا دلیرون مین ہو چرچا
سکتی مین اوسی سنکی ہر اک پیر جوان ہو

سن سنکی برش خنجر و شمشیر کا تیرے
بی تابی سی لسبل دل ہر خرد کلان ہو

سیماب ہو رنگ رخ و ہوش سر اعدا
آب افتش ہیبت سی دل سنگدلان ہو

لیتی ہین پکڑ کان شجاعان زمانہ
او چاٹتی ہین خاک تیرا ذکر جہان ہو

باریک ترا ز مو ہی تیری سامنی شاہا
گر کوہ اگر گردن گردان زمان ہو

صولت سی تیری بہاگا جو مریخ فلک سے
ہیبت سی نکیون گورمین بہرام طپان ہو

تعریف کردن کیفیت برش تیغ دوم کی

دو تا ہون بریدہ نکہین منہہ مین زبان ہو
وصف برش تیغ جو اشعار مین باندہون
ہر طایر مضمون ابھی لسبل سان طپان ہو

گردون یہ اگر جلوہ نما ہو تیری تلوار
مریخ وہین حوت کی جوشن مین نہان ہو

دہ کاٹ ہی اوسکا جو تیری ہاتھہ سی چلجاے
ابتر وہین جمعیت اجزای جہان ہو

کانپی جبل و قاف جلی طور کی مانند
گر صاعقہ تیغ دو سر شعلہ فشان ہو

دریا مین پڑی عکس گر اوس تیغ دو سر کا
ہر موج وہین آب مین تیغ صفہان ہو

کاردم شمشیر کری پانی کی ہر دہار
او تیز تر اہن سی فسون آبروان ہو

وہ تیغ شرر بار ہی برق غضب حق
جسپر پری معدوم ولی نام و نشان ہو

کہسار پہ وہ صاعقہ کردار جو چمکی
جلکر صفت طور ہر اک کوہ و دہان ہو

صمصام یہہ وہ ہی کہ سنی نام کر اوسکا
زردی رخ مریخ پہ ہیبت سی عیان ہو

تر ز کیطرح دو کری گردو پہ گری گر
او رگاو زمین کانپکی پانی مین نہان ہو

بہر مشرق خور رشید ہمہ وصف کریم ۔ لازم ہی کہ پھر مطلع نو نور فشان ہو

مطلع

جس خاک پہ تو چشم کرم سی نگران ہو ۔ اکثیر سی وہ قدر وہ قیمت مین گران ہو
در ریز قلم ہو میرا نیسان کیطرح سی ۔ تر قیم اگر جود تیرا شاہ شہان ہو
بوغیرت اوراق طلا صفحہ قرطاس ۔ تحریر سخا کا تیری اون پر جو بیان ہو
سب بست نگر تیری ہین ای ابن ہمہد ۔ کسطرح نہو محسن ہر خرد و کلان ہو
عالم پہ وہ بارش ہی تیری ابر کرم کے ۔ جسکا نہ کبھی فلکہہ زبان اوسی بیان ہو
ای ابر کرم تھہر ہم تیرے سخا کا ۔ اس قطرہ ناچیز سے ذرہ بیان ہو
کیا خاکی خزانی ہی فقط ہون دہم بخشش ۔ دریا ہون ہی ہو تو نسی لعل و نسی کان ہو
ذری سی ہی کم اگی تیری اشرفی بھر ۔ کیا مال تیری اگی زر و مال جہان ہو
قطرہ سی ہی کمتر تیری اگی در شہوار ۔ یا لعل سبک سنگ سی گوہر کی ان ہو
بخشی جو گدا دولت دنیا کا ہو سایل ۔ ایک آن مین وہ خسروی اقلیم ستان ہو
کیونکر نہو محتاج تیری دکا و دعا لم ۔ جب عالم تیرا خوان کرم پہر جہان ہو
ہر شاہ و گدا ابر کرم و فیض شب و روز ۔ کسطرح نہ آرام دل راحت جان ہو
پہر نام سخاوت کبھی لائی نہ زبان پر ۔ حاتم جو غلام و لگا تیری مرتبہ دان ہو
لقمہ ہی فرو دن اوسی تیری دست کرمکا ۔ کام و دہن حرص فلک کا حو دہان ہو
دادا کیطرح بخشی تو اونٹون کی قطارین ۔ بخشی جو ہتی دست کوئی طالبان ہو
شاد ابی سی گلزار دو عالم رہی محروم ۔ گر ابر سخاوت نہ تیرا قطرہ فشان ہو
دیکھی جو تیرا جوش کرم ریزش ہمت ۔ شرمندہ ہوا بر اوشی جحل بحر روان ہو
تعریف تیری مرکب خوشرو کی کرون گر ۔ حیرت زدہ ہوش و خرد و ہم و گمان ہو
مشکل ہی بہت باندہنا مضمون ہو کا ۔ کیونکر ستجی نہ تیرے طبع روان ہو

تمکن نہین وی روح سی تار و رقابت ۔۔۔ جو چاہیی وہ مدح امام دو جہان ہو
جو مرتبہ اوسکا ہی خدا اوس ہی ہی آگاہ ۔۔۔ یا اوس سا ہو معصوم یہہ از و سپہ عیان ہو
اس سی یہی بہتر ہی اوسا دست عاکو ۔۔۔ یون ملتمس در کہہ خلاق جہان ہو
یارب رہی جبتک کہ زمین آب پر قایم ۔۔۔ تا ابلق ایام شب و روز روان ہو
دارین مین خوشنود رہین عالم و ابرار ۔۔۔ اور حاجی و زائر کی جو حاجت ہی روان ہو
جو دوست بدل آل نبی کی ہون خلدبار ۔۔۔ مثل گل پراونکا سدا خندہ ہان ہو
یکتای جہان جو میر اوستاد ہین فرخ ۔۔۔ حاصل او نہین ہر حال مین بے جو جہان ہو
خالق کری فرزند عطا اونکو برہنہ ۔۔۔ پروان چڑہی پہولی پہلی اور وہ جوان ہو
روشن ہو جمال اوسکی سی ماہان پہ تابیز ۔۔۔ پیری کا عصا طاقت دل قوت جان ہو
مقبول ہو یہہ میری دعا جلد خدایا ۔۔۔ قایم میری اوستاد کا دنیا مین نشان ہو
دیکھین نکوی غم وہ بغیر از غم شبیر ۔۔۔ اہ گردش دور انسی سدا اونکو امان ہو

جو دوست ہین اونکی وہ ہمیشہ رہین خرم
اور چشم عدو دوختہ تیر و سنان ہو

قصیدہ در مدح امام تمام شد بفضلہ و کرمہ رضا علیہ السلام

کسقدر رکہتا ہی اوسکا روی زیبا پر نور ۔۔۔ کرتی ہین خورشید و مہ حبس سی تمنا روشنی
سایہ سی ظلمات مین جسکی ہو پیدا روشنی ۔۔۔ وہ تیری منہہ پر ہلی خی رشید سیما روشنی
عارض روشن ہو دریا مین جو شمع افروز ہو ۔۔۔ قمقمون مین ہو جہانونکی تماشا روشنی
سایہ نور آگین ہی جسکا پر تو مہ سی سوا ۔۔۔ کسقدر رہی بدر عارض کی مصفا روشنی
روئی مین لخت دل سوزان مین یکتو پنہان عیان ۔۔۔ بہر مردم ہی لب دریا تماشا روشنی
مہر پیش روے روشن ہی چراغ پرفروز ۔۔۔ تیری چہر کی جہان پہر ہی ہویدا روشنی
حسن عالم شور چہیتا ہی چہیائی سی لہین ۔۔۔ مہر عالم تاب کی ہو کیون نہ ہر جا روشنی

دیکھا آنکھوں نسی ہو نہین لوٹ بی کہانی مری — حسن کو تیری ہی سمجھے جوان نغمہ روشنی
پھر پر ہون ایک مطلع روشن کہ جسکی نور — ہو زر بالنسی مثل شمع طور پیدا روشنی

مطلع

سرمہ نسی جسطرح پائی چشم اعمی روشنی — سایہ قد کی ہی نور افزا سراپا روشنی
دیدۂ آئینہ تک کیا تاب ہو جو کرم دید — غیرت خورشید کی چہرے پر ہی کیا روشنی
بلبل دس گل کا ہون کہتا ہی عجب تیرا رنگ نور — اوس کا مین پروانہ ہون تیرے ہی جسجا روشنی
نام نہ لین بہولین رہ دیر و کنشت — دیکھین کر اوس بت کی رخسی کبر و ساز روشنی
چشم مہر و ماہ کو خیرہ کری جسکی چمک — تیری چہرہ پر ہی وہ ای سرو بالا روشنی
اسطرح ہی لف سے جلوہ تیرے منہ کا عیان — جیسی ہوا برنگ سی مہ کی پیدا روشنی
ہون سراپا داغ نسی سر حرا غانکی روشن — جسکے اکی کرتی ہی خلقت تماشا روشنی
زاہدا یہان آفتاب حشر کا جلوہ ہی روز — دیکھتی ہین دخت رز کی بادہ پیدا روشنی
دیکھکر جسکی چمک عارف کا دل پر نور ہو — ہی وہ مستونکی میان جام صہبا روشنی
کب خم کر دونمین ہی کب وہ رکھتا جام مے — جو مئی پر نور سی رکھتا ہی مینا روشنی
وہ نہین ای شیخ عالم سب خدا نین کہتا ہی کلیسا روشنی
بی حجابانہ جو لو غوطہ لگاہی بحر مین — ہو برون شن سے زیر آب دریا روشنی
چشم ماہی سے چراغان کوچہ امواج ہون — ہو ہر ایک قطرہ مین لعل گلا سا روشنی
دود پیچان سے نہو ز دلیدہ موکسطرح شمع — رکھتی ہی اوس لف مرغولہ سودا روشنی
صدقی ہو اوس ماہ وش پر چہور کر ساحر — دیکھکر عارض پر نور کو دار روشنی
کاسۂ بی نور سمجھے ساغر خورشید کو — اوس لب جان بخش کی دیکھی جو عیسا روشنی
فیض عشق کرم کا جلوہ نہین ہے کس مقام — ہر جگہ دنیا ہی مہر عالم آرا روشنی
روی آتش ناک اپنا تو ند کہلا مہر کو — ہو دہوان جلکر نہ غیرت سی مہا روشنی

خور بر دیون کی ثنا مین عمر کی گور رائیگان ۔۔۔ فکر اب وہ کر کہ پای دین و دنیا روشنے
رشتی اعمالسی ست ڈر تو شمع افروز مدح ۔۔۔ آج کردہ کام دیکھی جس کی فردا روشنے
نور عین موسی کاظم کا ہو سرگرم ثنا ۔۔۔ جنبشی بخشی ہی شیری سی تاثیر پا روشنے
صرصر عصیان سی ہی کل کو چراغ چشم دل ۔۔۔ نور مدح شہ سی ہوگی جلوہ آرا روشنے
کہنج کحل روشناتی ہیل کلک مدح سی ۔۔۔ بخشی خور کو جسکی روضہ کا تجلی روشنے
نور عین مصطفے یعنی علے موسی رضا ۔۔۔ نور سی جسکی ہی عالم مین ہویدا روشنے
لکھتا ہون وہ مطلع اب مین جسکی دیکھی ہی ضیا ۔۔۔ پاتی ہین چشم و دل ہر پیر و برنا روشنے

مطلع

کیون نہو افاق مین محبوب لہا روشنی ۔۔۔ رکھتی ہی اوس نور ازدسی تولا روشنے
پھرتی ہین گرد اوسکی روح قدسیان پروانہ وار ۔۔۔ ہی وہ گنبد کی کلس کی جلوہ آرا روشنے
کچھ نہین مشہدی مین اوسکی تجلی کا فروغ ۔۔۔ فرش سی پہنچی ہی تا عرش معلی روشنے
روضہ اقدس کی دی گر خدمت دشنگری ۔۔۔ امتیاز آکر کری اوس مین ہویدا روشنے
وہ چمک ہی اوس طلائی گنبد پر نور کے ۔۔۔ بید برگ پہنچی خراسان سی خوارسا روشنے
شمعین ہالین خلد کی کافور کی اوس نور کے ۔۔۔ تاکہ ہو سہای ہر دیگو نمین شہار روشنے
شاخ نخل وادی ایمن عصا مین باندکر ۔۔۔ اگی سہار ڈونمین کری ہر ان سا روشنے
جل چراغون مین چراغ مہر لیکر ماہ نمین ۔۔۔ چرخ چارم سی کری آکر سیحار روشنے
دیکھی گر ذرات عالم کو وہ چشم لطف سی ۔۔۔ رشک تاب مہر ہو ذرہ ڈونمین پیدا روشنے
گر نہو تا اوس سہ اوج امامت کا شرف ۔۔۔ خلق خلاق ازل ہرگز نکرتا روشنے
جای کردہ خضر ادی دہان نور حسن سی ۔۔۔ پردہ ظلمات مین بھی ہو مویدا روشنے
ظلمت شب مو فروغ زوری کیونکر دین ۔۔۔ گر نہ پای اوسکی دری مہر بیضا روشنے
کیون نہو نور سحر سی چشم عالم مین فروغ ۔۔۔ ہی ازل سی اوسکی چوکھٹ پر چین سا روشنے

نور حق سی لبسکہ کھلی ہو جسمدہ وضع صریح
دیکھنی سی ہی لمعین ہو عرفا کی پیدا روشنے

خاک تربت کیون نہ آنکھون کو ہو پر چن بشیر
جب غبار رہ سی پائی چشم خوار روشنے

جلوہ فرما جسمین ہو نور خدای ذوالمنن
ہو بشر کی منہ سی اوسکا بیان کیا روشنے

چشم دلکو خیرگی ہی مدح غایب سی کمال
کر حضور ایسی عطا اب اوسکو شہار روشنے

دست بستہ پیش رہ مطلع پر ٹھون روشن وہ آب
مہر وحت کی ہو جسمین مہر آسا روشنے

کیون نہو روضہ پہ صدقی شاہ والا روشنی
عرش سی ہی گنبد زرین کی بالا روشنی

ہی خدا کا نور جد تیرا تو اوسکا نور ہے
ایک ہی اجداد کی اور تیری شاہا روشنے

ہی بجا کہنا ہنوتا تو نہوتا مہر جہان
علت غائی ہی تو تحتی ہی کو یا روشنے

نور تیرا گر نہوتا رونق صبح ازل
شام ظلماتی سوا ہوتی نہ اصلا روشنے

تیری پیدائش نہوتی رونق دوران اگر
صبح محشر تک عدم مین رہتی انخار روشنے

صیقل آینہ ایمان محبت ہی تیرے
جسی پاتا ہی ہر یک دل کا سویدا روشنے

نور ذات کبریا تیری ثنا گر مین نکہون
ہو قلم مین مثل شمع طور سایا روشنے

کیا عجب گر وہ دیدہ بینا کی صورت ہو ورق
اسقدر ہی لفظ و معنی سی ہویدا روشنے

کوہ پر تیری تجلی گر ہوا اے نور خدا
ہو ہر یک پتہر مین مثل طور سینا روشنے

نور چشم مصطفی پاتی ہی ہکو دیکھکر
جنت الماوا ہین چشم جد و آبا روشنے

قوت روح علی مرتضی ایسا ہی تو
جسکی پاتی دیدہ پر نور زہرا سوشنے

مجتبی شبیر و عابد باقر و جعفر کی جان
سب کی انکھونکی ہی نور چشم موسی ارشنے

دیدہ مردم سی ہو معدوم عالم سی نہان
چشم کا تیری اگر پاتی اشارہ روشنے

ہی جہان تا قاف روشن مہر سی ہاہی تک بی نور
گر نہوتا تو تو ہوتی مثل عنقا روشنے

شاخ طور و وادی ایمن مین جلوہ جو کہ تہا
رکھتا ہی ہر سنگ و نخل طور موسی روشنے

صبح صادق مارتی ہی جب تیری لفت کا دم
چرخ پر اوسکا علم کرتا ہے برپا روشنے

بر شام سطح کوہ و ہوا و کی پر تو سی ہلال
مہر چودہ روز مین جتنی ہی دیتا روشنی

وہ تری ذات مقدس نور خالق ہی شہا
جس سی پاتین وید ہای دین و دنیا روشنی

تیرا مظہر ہی صوا ید ثلاثہ کا ظہور
تری ہی تیری تجلی سی ہر اشیا روشنی

کرم رحمت ہی ترا نیکی زبان سی دہر بہر
پرتہی ہی ای نور حق تیرا قصیدہ روشنی

آدم و جن و ملک ارض و سما مطلق یہ تے
لامکان مین نور کی تیری تھی الا روشنی

نور تیری جد و ابا کا جو تہا روز الست
سب کے پہلی تھی ازل مین تیری مولا روشنی

مشعل خور شید لیکر چرخ پر ہوتی ہی مسیح
گر شب تاریک مین فرمای تو لا روشنی

ہی قرار طوس ہی اک نور شب ہند تک
تیری گیند کی ہی جوشان مثل دریا روشنی

کس طرح پکڑی نہ دامان تو لا کو تری
جب نہ دیکہی دو جہان مین تیرا ہتا روشنی

عصر مین اپنی انہین رکہتا ہی تو اپنا جواب
خلق مین بھی ای نور خالق تیری یکتا روشنی

جیسی عالم مین ہی دشمن عدل کا تیری چراغ
کرتی ہی پروانون کی دل کا مدوا روشنی

اک سر مو تا نہ پر کاہ کو ہو پیچ و تاب
شعلۂ آتش ہی لیتی ہی مچلکا روشنی

شمع کی لو تا بتنگی کی پر کو دی جلا
رات بہر فانوس مین ہو کیون تہ خفتا روشنی

گر پر پروانہ پر آسیب پہنچی شمع سے
کہای منہ پر موج صرصر کا طمانچا روشنی

دست نور ماہ سی سکی اگر جیب کتان
مثل گلجام او سکی ہو مفقو و شہا روشنی

پنبۂ طاج ظلمتیدہ کے صورت مہر کے
اوڑتی پہرتی ہو ہوا پر پارہ پارہ روشنی

بیخطر سوتی ہین اہو دشت مین بچی لیے
شیر کی چشم گمہان سی ہی او ہچا روشنی

نخل موسی پر اگر ہو ظل ابر مبعد لت
آبیار او سکی ہو تا بش اور رنگو نہ روشنی

کیون نہو روشن شجاعت سی تری چشم جہان
ہی تری شمشیر کی برق تجلی رو روشنی

میل الف سر مہ غبار فوج بہر چشم فتح
رزم مین ہی جلوہ انا فتحنا روشنی

خاک پای پاک ہی گلگونہ روے ظفر
گرد موکب بدرۂ نصرت مین شا ہا روشنی

مطلع

بحر بخشش کا ترکی قطرہ ہی پای محیط — نور مہر فیض کی ہی ایک ذرہ روشنے
چرخ مطلب پر ستارا ہو کی وی مانگ مہر او — تیری مہر جودی مانگی جو ذرہ روشنے
زر کی طالب کو عطا کرتا ہی تو کوہ طلا — مہر کی ہی ذرہ کی سائل کو دیتا روشنے
دیکھکر بخشش تری حیران ہو پیر فلک — پہنچی شمع جود کی تا عرش اعلی روشنے
اب بیان اوصاف اخلاق حمید مین کرون — جسکی خوشبو کی ہر کلی ہی مہیا روشنے
گلمت اخلاق گرلای گلستان مین نسیم — سایۂ بوی خوشکی ہو ہر گلسی پیدا روشنے
مشک وعنبر کی ہو دود وچراغ کشتہ مین — کردی گل گر باد خلق روح افزا روشنے
ذکر خلق جان فزای شہ جو محفل مین کرون — شمع کا ہر گل گل شبو نی یار روشنے
شمع چربی ہی تری محفل مین شمع عنبر ین — لو گل نار اور اوسمین نکہت افزا روشنے
غنچہ سان کردی جو اوسکو گل بسیم باغ خلق — شمع کا کل پھول ہو نکہت مہ شاہار روشنے
تیرا حسن خلق ہی رونق دہ لیل و نہار — شبکی رنگت زلف ن کی وی بیار روشنے
منعکس ہو آب دریا پر جو حسن زلف ورخ — بہر مردم ہو شب یلدا تا شار روشنے
موجین عکس زلف سی عنبر کا ہون پیچان بحر — رشی تار و نکی حبابون مین ہو پیدا او روشنے
آگی اب کوئی ثنای تو سن چالاک مین — مشعل مدحت کی ہون سکو وکہا تا روشنے
برق جسکی جادہ رفتار سی ہے منفعل — اوسکی مشرق ہی کبھی مغرب مین پیدا روشنے
مہر و مہ شام و سحر مین چاکر و آمنہ وار — رات دن ہتی ہی مری گر مین شا ہار روشنے
گرم جولانی مین لکھون کیا اوس شہ سبک بہلا — شعلہ سان اوس برق وش کا ہی سراپا روشنے
دیکھکر جسکو خجل ہون انجم و بدر و ہلال — نقش سیخ و نعل و سم سی ہی وی پیدا روشنے
مشعل ہی بال کی جلوہ ہی سور حلی کرن — بدر کی شرمندہ پیش روی زیبا روشنے
حسن کے جلوہ کو اوسکی دخل کیا یہ نجی تری — پای کب پھری کی اوسکی وی جو زار روشنے
مرکب کلک سا لنگ اے پسہ شب ہی حسام — طبع انور کی ہوای مدح مین کیا رو روشنے

قصیدہ در مدح حضرت امام علی بن موسی الرضا

نہ چین رات کو آرامگیدم نہ دن کو ہی آرام
کہ دود و پرشر و آتش آب ہی لیل و نہار

ہوا ہی سوزش صرصر سی وہ بکاندو نرخ
گیاہ سبز کو ملتا ہی اندون دستوار

کہ تیغ کوہ ہر اک سنگ سبزہ سی ہی صاف
جبل اب نہین روئیدگی سی مینا کار

سفان ہین مرغ چمن لالہ آتشین رو دست
بزگ آذہر سزین ہی اب شقایق زار

بنفشہ زار جہان تہاوہان ہی خاکستر
جہان تھی سنبل پیچیدہ اب ہی تیرہ غبار

یہہ باد گرم کی سوزش سی اب ہی آتش آب
کہ قطری پانی کی ہین سنگ مین بجای شرار

ہوا ہی حوض کی پانی سی منفعل اوہن
پڑین ہین یہہ پہپولی یہ آب نہر ہی خار

یہہ خشک و تر زمین ہی گرمی آجکل خوش
ہین آب خاک مین آتش کی بسکہ آب آثار

کباب مچھلیان موجونسی گرم سیخ پہ ہین
برشتہ جل کی ہوئی ریگ ماہی جاندار

ہم سباع و بہایم ہین پیاس سی مرتے
زبان تشنہ سی ہین خشک تر لب انہار

ہر اک ہوا گرم تر ہی برق کی مانند
بسکہ ہی کرہ باد مین حرارت نار

گری زمین پہ جل ہین کی ہو لسان کباب
اوراقی باز کو صیاد گر برائے شکار

تراقی مین ہین پس کہ بہوک سی لاغر
بدن مین شیر نکی کاہیدہ شیر بر قعین وار

چرندی پیاس سی اب اسقدر ہین بیطاقت
درندی بسکہ ہین بی آبی کی سبب بیکار

کہ ضعف سی بزد گرگ اب بہم ہین ہمچو
پڑی ہین بی حرکت کبک باز و انقار

نہ شیر و شیر مین اب گرم صید گور گوزن
نہ باز چرہ مین جرات رہی ہوای شکار

کہ سرد اسقدر اب گرم او ریزد ہی خار
فروغ مہر سی کچھہ دہوپ جاندنی ہی نہین

کہ گرم و خشک ہین اب کاہو و کدو و خیار
شموم سی ہی یہ انشیای بارد کا مزاج

نہ کسطرح تب محرق سی اب جلین بیمار
یہہ از چو نین حرارت ہی جوش گرمای

کہ کاسنی و عنب الثعلب مروق مین
عیان شناد عقرقرحہ کی ہین صاف اثار

ہین سرد اول درجہ مین گرم اسدرجہ
کہ ہی کثیرہ و کافور بیخ و سنبل خار

خمروش خورد و لگ جن و انس و وحش و طیور — بلند ہے و قہار بنا عذاب النار
اٹھالی چرخ تو دم کشش ہی زر گر گرما — گدخت نسیم و زر ماہ و خور ہی لیل نہار
تجارت شب مہتاب و ہوے ہین کم — نسیم گرم سحر ہے ہوای نصف نہار
یہ سوز پر تو مہتاب سی ہی خاکا رنگ — کہ کشتی سایہ سیہ ہی نر ہین کار رخسار
زمین ہمچی ہی تقصید گی ہی طوفان کو — قوی کی کچھ ندر سی کمتر قلیل و بی مقدار
ہوا و آب مین جب ہو یہ سوز شرما گرما — کہ شعلہ گرد و غبار اور ہو تبہ آتش کار
یہ خشک و تر مین برستی ہوا گ جب شب و روز — کہ ہر کو جا کی یہین مرغ و ماہی جان دار
کلنگ ہنس بط و قاز و ماغ و مرغابی — اگر ہون جہیل پانی سی جل کی گرم فرار
جو منہ چھپاتی کو پتو نہین وہ اور ین سعی نخل — ہوا مین سوخت سے ہن بال و پر انو کی تفتش وار
بزنگ تا بہ ماہے میان رو عن گرم — کباب تل کی ہنور مین ہین ماہیان بحار
یہ تشنگی کی ترقی ہی فرط گرما سے — پری ہین خشک ہن کہولی سے صغار و کبار
یہ حال پیاس سی ہر تشنہ کام کا ہی اب — لگا دی مثل سبو منہ جو دیکھی مشک کی دہا
ہین جا و آب کی طالب غنی سی تا بفقیر — لگائی انکہ کتوری یہ ہین صغار و کبار
نہ پیاس سی کہی تسکین ہو تو ہی ایک ذرہ — جو پی لین پانی سمندر کا پیاس مین یکبار
لگا نی بحر سی مثل حباب منہ پیاسے — مگر نہ پیٹ بہری پانی سی کبھے زنہار
جو پیاسے ہین ملی سب آب بحر پیاسی کو — نہ تو ہی او سکی لب خشک سے ہون سا حل وار
ہین کر و چاہ کہری تشنہ کام خشک و ہان — کوئی تو آب کا سایل ہین ہی کوئی پیسار
مری نہ پیاس سے تر ہون و ہان خشک کبھے — یہ مشکل آیند ہون عرق آب اگر سو بار
بہر کتی جاتی ہی پیاس اور پانی پیتی سی — یہ آگ وہ ہی کہ جسپر ہی آب رو عن کار
لگا تا پیٹہ جو ستہ یہ ہی مریض کوئی — تو لیکی کر دو ہین کر تا ہی اختر ون کا شمار
وہان خشک مین گویا زبان بی تبرید — ہر نگ ماہی بی آب ہی طپان و بیقرار

ہوا وہ گرمی کی کہ جسکے ہوا وہ گرمی کی کہ جسکے

مطلع

مسیب دیتی ہین ہر چند سرد و تر تبریدہ
ہزار دیتی ہین مار خیار را کافور
دہن مین غنچونکی کانٹی پری ہین گرمی سے
ہوی ہین ہوپ سی چہری جو زرد ہو سونے
چکی شکوہ و گرمی سی ہین فرنگ چراغ
جو مرغ آلی ہین خشک انجو یہ تشنہ لب
کباب مرغ چمن ہوتی ہین حرارت سی
بہم ہین نوحہ گر اب با ہزار سوز و گداز
نمی کا نام چمن مین نہین بجز خشکی
تری سی خالی ہین اسکے حوض کوثر خاک
میان تاک ہین خشک سوز خشک انگور
درخت سیب بہی ناس پاسے وآلو
غرض ہوا کی حرارت سی اب یہ پہنچا حال
دماغ خشک سیکاہی جوش سودا سی
کہین ہی پیاس کی شدت سی لعل عطش کی
کسی جگہ نہین گرمی سی اب پناہ و مفر
امام ثامن و ضامن علی بن موسے
بہار رونق شمس الشموس سی ہر دم
ہمیشہ رہتی ہین اوسی بہشت فرودین
ہوای سبز ہین مانند نوک سبزہ تر
جبل ہین جوش بنفشہ سی سبز و مخمل پوش

ہیلی ہی جاتی ہین گرمی سی پر تن تب دار
پہ استخوان ہین مریضونکی ستم سوزان ار
نہین ہی کہلی نقاہت سی چشم نرگس زار
ہی لالہ زار پہ صد برگ و جعفری کی بہار
جگر پہ داغ جو رکہتی ہین لالہ کہسار
پڑی ہین پیاس سی منہ کہولی چون لب غار
ہوای باغ بہی اس فصل مین پہ اشبار
چمن مین جای غزل بلبلان خوش گفتار
ہوئی ہین چشم مین خشک اشک بلبل گلزار
ہین کہو رچشمہ چہ خشک نہر و آب انبار
شرار نار کی صورت ہین دانہ ہای انار
نہ ابکی پہولی پہلی ہین نہ کہتی برگ نہ بار
ہوئی ہین خشک نباتات جان بلب جاندار
کوئی ہی سوزش صفرا و تب سی سودا زار
کہین ہین لوٹتی بستر پہ صاحب آزار
سوای مشہد پاک امام عرش وقار
سبب سی جسکی دو عالم کو ہی ثبات و قرار
نہ مین ہلوس مہ خراسان ہی باغ رضوان ار
ہوا نہ ایسی وہی کا کبہی وہانپہ گذار
جو وان ہین خار کسی پا مین سر دیوار
ہر اکمد شت ہی رو سبدگی سی مینا کار

قبلهٔ اهل عبادت مظهر نور خدا — ضامن آهو وش هر چشم زار
شاه زمین و زمان و امام انس و جان — شیر خدا جزا در لجهٔ اسرار
کریم ابن کریم و امام ابن امام — هر دعای ضعیف و غریب و شهر و دیار
نصیب هر او سی کیا افتخار عز و شرف — مکان شهد سلطان دین علی جس بار
امام حجت حق پیشوای جن و بشر — دلیل راه هدی مرشد صغار و کبار
ولی ابن ولی و علی ابن علی — ضیای چشم نبی مهر لجهٔ انوار
معین خلق خدا جانشین ختم رسل — امام کوکشف و کاشف همه اسرار
مه سپهر کمال آفتاب برج شرف — فروغ ملت بیضا قسیم جنت و نار
سرور سینهٔ زهرا و نور چشم علی — امام جن و بشر فخر انبیای کبار
ولی پاک خدا الکنگر زمین و زمان — امام عصر او لی الامر هر ابرار
قوی ملت و دین زور پنجهٔ تقدیر — گره کشای دو عالم امام عرش و وقار
اطاعت او بلا شک هی طاعت ایزد — رضای او سکی رضای خدا هی بی تکرار
شه سریر امامت چراغ راه نجات — جلاے دیدهٔ پر نور احمد مختار
قسیم و مالک نعمات جنت تجرے — سقای کوثر و مار معین لب انهار
لب و دهن کی ثنا کا دکھا دن گر جلوه — هو نخل طور کا رتبه زبان دم گفتار
دهن هی حقه لعلی پر از در اسرار — زبان زبان خدا وحی آسمان گفتار
کلام پاک هی تفسیر مصحف ناطق — هی کلمه ترجمهٔ قول احمد مختار
کهی رسول خدا جسکو اپنا پاره دل — بهلا حدیث نه کسطرح او سکی هو گفتار
بهار گلشن ایمان سحاب فیض عمل — سراج بزم یقین نور داور داوار
شهید سم جفا راضی رضای خدا — اسیر پنجهٔ تقدیر و بیکس و ناچار
بعید شهر و وطن مبتلای رنج و محن — شه زمین و زمن سرور نکو کردار

ای ای بوی پیراهن یوسف ای بوی پیراهن یوسف
ای ای بوی پیراهن یوسف ای بوی پیراهن یوسف

چراغ دودهٔ آدم بهار باغ خلیل
صراط امین وحبل المتین دین سبیل

صنوبر چمن احمدی گل سنے خار
دلیل راه هدی مخزن غنای کبار

حسام دل نهین هر تا خطاب غایب سی
بس اب حضوری مولا کی هو تو مدح گذار

تو وه هی نور نبی و علی ستوده شعار
وه فضل حق سی تجلی بارگاه هی عالی

خدا رسول کی سرکار کا هی جو مختار
بفیض اذن ملایک جهان پائین بار

وحید عصر سخی منتے فلک نی لکها
تو اوس جریده مین هی فردای حمید شمار

هزار سال اگر آسمان کری گردش
نه تجسا مهر درخشان سے اوسی زنها

صدف زمانه هی اور اوسمین تو در یکتا
جواب جسکا نهین بحر و بر مین هی زنها

نژاد دور ایام مثل تو پسرے
ندیدیم تو دیگر زمانه عذار

تو وه هی مهر درخشان آسمان شرف
همین جسکے سایه سی پر نور ثابت و سیار

نصیب تیری عدو کو هی دوزخ فیلوق
عذاب حق مین گرفتار هی وه لیل و نهار

کلید فضل در خلد تیری الفت هی
تری ولا هی برات نجات هر دیندار

نگاه فضل جو عاصی په هو تو هو ناجی
جسی تو چاهی ملی اوسکو خلد کا گلزار

جو تیری ابر گرم کی هو بارش آتشین سر
تو مثل گل هون سب اگر و هوان هو سنبل زار

سحاب لطف تراون په هو جو سایه فگن
تو سر و نار یون پر مثل بید هو سوزش مار

تو وه خلیل خدا هی که خار ره جسکا
پری جو تشش سوزان مین هو وین گلزار

کرون مین تیری کمالات کو اگر تحریر
تری کلام کی دفتر هو سیکرون تیار

ترا افاده قرب اوسکو گر اشاره کری
دکهائی معجزی ادنی ترین خدمتگار

عدو کی فوج مین دربان ترا اگر چاهی
عصای دست عصای کلیم سان هو مار

جلائی چاهی تو سومردی ایک ٹهوکر سی
بسان حضرت عیسی ترا چرن بردار

اگر وہ خواب مین سیکھی تری متانت کو
تو تو ثور جرح ہوگا نوز مین سی جاکی دوچار

ہی تیری حلم سی ای لنگر زمین و زمان
اول ہی کشتی گردون کو ایک جا پہ قرار

او تہا سکی نہ کبہو میل اسمان جسکو
ہی مقدر تا سنگین بار حلم و وقار

لکھون مین نکہت اخلاق کا اگر مضمون
تو میرا خامہ ہو صندل کی شاخ سا بودار

مداد مشک ہو کاغذ ہو برگ گل کی مثال
رقم ہو او سیہ جو اخلاق کا تیری طومار

جو بوی خلق کی مضمون کو مین کرون تحریر
بسان شاخ گل ہر حرف ہو گلک رنگین کار

ہو نگ و بو مین ورق مثل قطعہ گلشن
سیاہی خامہ سی ہو عطر ریز عنبر بار

تمام صفحہ ہو خوشبو مین مثل صندل و عود
ہر ایک سطر معنبر ہو مثل کاکل یار

نسیم گلشن اخلاق سی جو لاتی شمیم
چمن مکان ہون کو چی ہون غیرت گلزار

زبان ہو غنچہ جنت دہان گل سبو
بہار خلق حمیدہ مین گر کرون گفتار

جو مدح لطف کی تیری پڑہون مین محفل مین
سکفتہ مثل گل تر ہو خاطر حضار

ہر ایک بیت پہ میری دہن سی ہون تحسین
زبان پہ لاون اگر تیری خلق کی اشعار

جو سونکہہ لین تیری الطاف کی دعا خسرو
دماغ سیکے ہون مانند نافہ تاتار

قطعہ

وہ تیرا لطف ہی محبوب جسکا گلشن پر
پڑی جو سایہ تو ہو باغمین یہ رنگ بہار

جو ذیف و دود معنبر بنای سنبل کو
تو عطر گل کری شبنم کو پر تو رخسار

محل ہو سنکے او سی معن حاتم طی
پڑہو جو مدح سخاوت مین ابدار اشعار

مطلع

جو تیرا جود لکھون ای امام عرش و قلم
قلم ہون صفحہ کاغذ پہ ابر گوہر بار

ورق طلا کا وہ کاغذ ہو گر تو دور نہین
لکھون مین جیسہ کہ زر بخشی ایام کہسار

کہون مین تیری سخاوت جوای سحاب کرم
دہن ہو درج گوہر ابر درفشان گفتار

وہ کان جود و خاسے تو کیسہ دریا
جو یم مائی ملی زر کا یک کوڑی
تو کیا زر و گہر کی بکہ وہون کو
توی جو پرورش دست کرم ہو توی زر بار
جو مائی پارہ نان بخشی کی کو سے فقیر
توش جو ادی بخشے تو اشتر دون کی قیمت
کوای کاسہ بکف ایک نظر مین ہو جسید
ہو توای دولت و اقبال کا وہ کاخ بلند

قلم ہو نیزہ و دستان تو ترکی خانہ او سے
تو وہ ہی فاتح غزوات ستہ تاتار کفار
لگی ہے حد سی موسی تیری مدام شیر و زستے
غلام نصرت و اقبال ہی جلوس و حشم
قدم لگائی ہین فرق شکوہ آسمانو نسی
ہی تیری سعی سے ترمین ٹکا زہرہ آب
بشکن سپہ ہی استادہ رستم حیران
ہو دم تپش تن ہمچو دیکھی برق حسام
نکیون ہو قبضہ قدرت مین تیری فیروزے
فدا ہی جان تہور کی جرات شہ پر
جو گرم رزم ہو میدان مین تیغ پکڑ کر تیغ
بسان باد گریزان ہو فوج روم جبش
وہ آگی تیز ہی طلع کہ جسکا ہر مصرعہ
وہ برق دم ہی پیام اجل تیری تلوار
پڑ ہون جو اوسکی برش مین آبدار اشعار
نہ کسطرحی ہون مفتوح تجھسی باب ظفر
یہ وہ زبانہ دوزخ ہی جسکا ایک شرر
سپر ہی مردمک چشم جبریل امین
جو تیری تیغ کا ہو کہاٹ اوسپہ سایہ فگن
پڑی جو بحر پہ پرتو تو یہہ کری تاثیر
زمین کو کاٹ کی ٹہری نہ پشت ماہی پر

فدا ہی جہ بہ شجاعت دلاوری ہی نثار
ظفر رکاب مین رہتی ہی مثل خدمتگار
جلال اسپ تہور کا غاشیہ بردار
رکاب شوکت حشمت ہی چوستی سر یار
طپان جگر ہین شجاعون کی بر مین لیل و نہار
بسان برق ہی گرزان ام سام سوار
حضور گرمی پیکار گیتو کو نجار
سرسران کا تو مالک قاب ہی مختار
بہادری ہی تیری ست تیغ زن پہ نثار
تو سام کہدی تیری آگی کہول کر تہیار
بہ رنگ سایہ سبکرو ہو جبل ہند و تتار
ہوا ہی جو ہر تیغ زبان سی برق آثار
ہزارون دشمن دین حسنی کردی فی النار
زبان بریدہ ہو مثل قلم دم گفتار
کلید فضل و فتح ہی تیری تلوار
جلادی خرمن اعدا کو صاعقہ کردار
نگاہ ہی ملک الموت کی تیری تلوار
ہو تیغ تیرو مین موج قلزم ذخار
ہون اب بحر مین تراب کی عیان آثار
سر فلک پہ پڑی تیغ کا تری گردار

جلا سکی نہ کبھی خس کو شعلۂ آتش
جوا نپہ نظر ہو سایہ فگن ترا یکبار

تری سمند سبکرو کی کیا کروں تعریف
ہوا کی گل کا مضمون ہی باندھتا سوار

وہ تیز رو ہی ترا مرکب صبا رفتار
کہ جسکی صامنی خجلت زدہ ہی باد بہار

نہ پہونچی مرکب وہم و خیال جس جا پر
وہان پہ جاکی پہرائی یہہ نیزہ یار ہوا

عجب ہی اپ کہ اوسکو جو کیجی گرم رواں
تو شش کرو قاف تک کری افق سی گذار

نہ پہونچی صرصر تند خزاں کبھی اوسکو
پہونچو سکی کبھی گرد و سفر کو باد بہار

کبھی نظر پڑی آنکہونسی ہو کبھی غائب
نہ ایکجا پہ ہو بجلی کیطرح اوسکو قرار

یہہ پل کی مارتی مغرب سی جاتی شرقکو
پلک کی ہلتی ہی پہر غرب مین اوسکا گذار

جمیل ایسا بنی گلگون ترا پری رخسار
ہی جسکا رنگ چمن اور قدم نسیم بہار

جبین ہی اوسکی یہہ روشن کہ دیکہہ کر جسکو
چہپاتا ماہی ہو نہ اپنا شرم سی ہر بار

غزال انکہہ چراتی ہین اوسکی انکہو سی
ہین جسکے وحشت و خیزہ پہ آہو ہزار جانسی نثار

کہون جو بدر زمین کو تو ہی بہت زیبا
ہلال چرخ ہوا روہی ابروی خمدار

جو بال سنبل جنت ہی رشک کاکل حور
تو رنگ مین ہی وہ عنبر تو بو مین مشک تتار

جو دست و پا ہین نزاکت مین خجل برد یونکی
وہی ہی ناز خرام اور وہی ہی سخ و رفتار

اوڑاتی ہی چہپون اوڑتا ہی امن زمین سی
نہین وہ رشک پری یکہنی ہین گر پر و بار

کہان پرند و نہین ہوتی ہین یہہ پر پرواز
کہان وحوش و نہین یہہ ناز و چہرہ و رفتار

جو کچہہ ثنا کردن و شن مین وہ اوسی ہی افزون
ہر ایک وصف مین ہی موصوف ہی وہ مہر عذار

نہ کسطرحسی یہہ کہوڑا خدا کی قدرت ہو
خدا کا نور مجسم جب اوسپہ ہوا سوار

سمند کلک کی رو کو اب عنان حسن سخن
حضور شاہ ادب سی ہی دور یہہ گفتار

اوٹہا کی ہاتہو نکو رو رہیہہ کر خدا سی دعا
کہ ایجی سید کرمہای رحیم رحم شعار

بحق پنجتن پاک و چار دہ معصوم
بحق ناطق مفلوم سید ابرار

[illegible]

ایک آگ تیرے عشق کی مرے دل مین ہی جلتی
ہی آہ ہر یک سوختہ شبستان کی برابر

اور تیر مژگان ناوک بیداد سے تیری
سو داغ جگر ہے دل نالان کی برابر

یا قوت ہی ہر قطرہ خون نوک مژہ پر
ہر اشک ہی لعل اور غلطان کی برابر

تو ہی تو گر یکشب مری جلنے کا تماشا
داغون ہی ہون مین سر چراغان کی برابر

شمشیر کہان ابرو قاتل کی ہی ہمسر
خنجر نہین اوس خنجر مژگان کی برابر

شرمندہ ہی رونے ہی مری ابر بہاری
بجلی نہین آہ دل سوزان کے برابر

چہری کو ذرا دیکھ کی پیشانی کو دیکھو
ہی نصف یہ مہ مہر درخشان کی برابر

ہین خم جگر مین چبھی ہی نشتر مژگان
پیوستہ ہی نوک زگی گان کی برابر

کب توسن فلک ہوی کج کی ہو مقابل
کیا تیر شہاب اوسکی ہو مژگان کی برابر

شبنم ہی نمک زخم جگر پہ مری تجہ بن
ہر گل ہی گلستان مین نمکدان کی برابر

ہی داغ جگر ہلو مین جانان کی نشانی
رکھتا ہون عزیز اوسکو ل جانی کی برابر

رونون ہو شب ہجر تو ہو جاہی جہان غرق
قطرہ ہی ہر اک اشک کا طوفانی کی برابر

داغون سی مری سینہ مین گلزار سا ہو گیا
ہی دل کا چمن روضہ رضوان کی برابر

زلفون کی لٹین دیکھہ کی چہرہ پہ لہی ل
کیا دودہی یہ شمع شبستان کی برابر

آلودہ مسی سی نہین اوسکی لب و دندان
ہی برق و شفق ابر بہاران کی برابر

دانتون کی صفا سلک گہر کی ہی مقابل
اور سرخ دہان حقہ مرجان کی برابر

رونی پہ مری ہو جی گا ہی متبسم
بجلی ہی کبھی چمکی کبھی باران کی برابر

جز ماہ نو ابرو کو ندون اور سی تشبیہہ
تلوار ہی کب تیغ صفاہان کی برابر

روی عرق آلودہ کی گرمی مین رونون
ہو اجو شر ابر بہاران کے برابر

عارض پہ ہی اوسکی یہ در گوش چمکتا
جسطرح ہون پروین مہ تابان کی برابر

آلودہ عرق دیکھ کے وہ چہرہ انور
سب بولی کہ ہی برق یہ باران کی برابر

دریا ہین محمل دیدہ خون باری میری — انکہین ہین مری قلزم وعمان کی برابر
اوا ہر وکمان بن تری ہی موج صبا تیر — سوفا ہین گل غنچہ ہین پیکان کی برابر
آلودہ مسی لب پہ نہین پان کی سرخی — ہی لالہی شفق شام غریبان کی برابر
ہر چند بہت گرم ہی خورشید قیامت — لیکن نہین داغ دل سوزان کی برابر
مل جای بھی مملکت مصر عزیزو — آجای جو یوسف مرا زندان کی برابر
باقی نہین دل کو ہوس سیر چمن اب — داغون سی ہی خود سینہ گلستان کی برابر
مرنی پہ بھی گردش ہی مری خاک کو تہ تک — تا پہنچون ہین ظالم تری دامان کی برابر
یوسف کو مری دیکھی زلیخا تو عزیزو — سمجھی اوسی اپنی مہ کنعان کی برابر
کوچہ ہی پہ پریرویون سی کوئی نہین جاتے — ہی بزم حسینون کی پریستان کی برابر
سوز دل عشاق کا دیکھو تو تماشا — سو داغ ہین سینہ پر چراغان کی برابر
انکہونسی مری موج زنان خون کی ہی طوفان — مژگان ہین مری پنجہ مرجان کی برابر
ابرو وہ کمان ہین تو نگہ صاف ہی یک تیر — تیری ہین مژہ خنجر مژگان کے برابر
کیا بات کرو تجھی میری بات تو ظالم — آگی ہی تری طائرہ پران کی ہوا پر
دل تیرا دکھی درد جگر سی مری کیونکر — جب زخم تو سمجھی لب خندان کی برابر
اب صبر وحیا طاقت وخواب وخور وآرام — ہین بیہاگنی ہین صید گریزان کی برابر
انداز وادا ناز وکرشمہ ترا ظالم — ہی جنگی عدو وجان کی خواہان کی برابر
ہی چین کسی دمنے کسی پل ہی آرام — ہر سانس ہی اب آرہ وسوہان کی برابر
کیا فائدہ اسکی شعر وسخن سی بھی اے دل — ہی گرچہ فصاحت ہین تو سحبان کی برابر
لازم ہی عوض اسکی تو ایسی کی تمنا کر — جو بخشی مراتب بھی سلمان کی برابر
اور زائچہ اعمال مین اب کاتب تقدیر — لکھی عمل خیر بھی عصیان کی برابر
وہ کون شفیع دوجہان شاہ دوعالم — رتبہ مین ہی جو موسی عمران کی برابر

آدم ہین جبی چاہی چھڑائی وہ فلک پر
ادنی سا گدا ہی جو در پاک کا اوسکے
جو شان ہو جو اک قطرۂ ابر کرم او سکا
سب راز الہی ہین ضمیر اوسکی پہ روشن
جز جد و پدر رتبہ بحالی مین کوئی کب
اسمین ہی حسی شک ہے نہین مومن دیندار
جو اوسکی در پاک کی ہو خاکمین مدفون
جو اوسنی کہ چاہا وہ کیا حق نی مقدر
ہر وصف مین موصوف ہی وہ عاشق باری
ہی زہد و ریاضت مین عدالت مین پدر سا
اب اوسکی حضوری مین پہونچنی مدحی اشعار
تقریر مین ہی یون شہ مردان کی برابر
ہی ذات تری مظہر اسرار الہے
تو نور الہی ہی نہین اسمین ذرا شک
دنیا مین نہین تیری ولایت کا جو قائل
بدخواہ تری کفر و ضلالت مین گرفتار
مشرک ہی وہ تجھی جو تجھی دور خدا سی
بگڑا مرے الہے سے ترا امر نہین کم
جو تیرا سخن ہی وہ حدیث نبوی ہے
ناقہ ہی ترا ناقہ جنت سی فزون تر
جس فلہ مین تو ہی جرس وہان ہی دل خضر

فرہی کو تو کری خستہ تابان کی برابر
وہ جانتا ہی آپ کو خاقان کی برابر
ہوتا کرہ نار وہ طوفان کی برابر
ہی صحن گل اک طفل دبستان کی برابر
عالم مین ہین اوس اشرف انسان کی برابر
کب پہنچ سکے صاحب ایمان کی برابر
خاک اوسکی ہوئی خاک شہیدان کی برابر
احکام قضا اوسکی ہی فرمان کی برابر
کب ہی کوئی اوس سرور ذیشان کی برابر
غربت مین ہی وہ شاہ خراسان کی برابر
رگینی مین ہی جو گل خندان کی برابر
قرآن ہو جسطرح سے قرآن کی برابر
آگاہ ملک کب ہین تجھ انسان کی برابر
شک ہی جسی وہ شخص ہی شیطان کی برابر
بیدین وہ بلاشک ہی بدایمان کی برابر
فرعون کی مانند ہین ہامان کی برابر
ہرگز نہین جا اوسکی مسلمان کی برابر
ہی تیری رضا طاعت یزدان کی برابر
ہی تول ترا آیت قران کی برابر
صالح نہین رتبہ مین جدی خوان کی برابر
الیاس ہی چاوش دنگہبان کی برابر

بدخواہ ترا اشک دو زخمین ہی سوزان ۔۔۔ فرعون کی ہم پہلو وہامان کے برابر

کیا زہد و ریاضت کا تری حال لکھون مین ۔۔۔ کب مرجع ملک سہی ہو تجہ انسان کی برابر

ہر دم تجہی پاتی ہین جو مشغول عبادت ۔۔۔ کہتی ہین ملک عرش کی ایوان کی برابر

گرچہ پی طاعت کیا خالق نی ہمین خلق ۔۔۔ پر ہم نہین اس اشرف انسان کی برابر

تا حشر اگر مشعل خورشید ہو روشن ۔۔۔ پر ہو نہ تری شمع نشبستان کی برابر

کب زہد کو تیری ہی پہنچتا کوئی زاہد ۔۔۔ غلمان ہین نہین غسل غلامان کی برابر

تہی کو تری صبر کی پہنچے گا نہ ایوب ۔۔۔ ہی صبر ترا فخر رسولان کے جرا بر

یعقوب کہی حضرت یوسف کو نہ روتے ۔۔۔ یکبار جو آتی تری ایوان کے برابر

خاقین کہلاسب دیا مسکین کو کہانا ۔۔۔ جو گہر مین تہا رکہا اوسی مہمان کی برابر

سائل کو سر و جان یہی رہ حق مین تو دیتا ۔۔۔ بہتر کوئی کب شی ہی سر و جان کی برابر

اب مدح سخاوت مین پڑہون مطلع روشن ۔۔۔ مضمون مین جو ہو گوہر رخشان کی برابر

رتبہ نہین جعفر کو تری شان کی برابر ۔۔۔ حاتم ہی کہان خیل غلامان کے برابر

مضمون سخاوت کا تری گر کرون تحریر ۔۔۔ خامہ ہو گہر باری مین نیسان کی برابر

ٹپکے جو تری دست گہربار سے قطرہ ۔۔۔ فی الفور وہ ہو گوہر غلطان کی برابر

پتہر کو اگر تو نگہ فیض سے دیکہے ۔۔۔ ہو رنگ مین وہ لعل بدخشان کی برابر

ہی دست مبارک ترا دریای سخاوت ۔۔۔ پنجہ ہی گہر ریزی مین نیسان کی برابر

گہر ریزہ رہا ہو وہ تری خوان کرم سی ۔۔۔ ہو جای غنے مور سلیمان کی برابر

تو جسکی کری لعل گہربار سے تقریر ۔۔۔ اوسدم ہو وہ سلطان بدخشان کی برابر

تو جسکے طرف یک نگہ لطف سی دیکہی ۔۔۔ مفلس کو کری قیصر و خاقان کی برابر

کیونکر نہ ملی اوسکو زر و سیم مہ و مہر ۔۔۔ ہی ہاتہ فلک کا تری دامان کے برابر

کان زر و گوہر تری جودی کی سخا کے ۔۔۔ وی دینی مین ہی ریگ بیابان کی برابر

ہاتہ سے ترے جو دو کرم فی تری ناسے ۔۔۔ معدن اوسکو کیا جود و کرم فی تری ناسے برابر

دریا مین مصروف ہین ان ہاتہ کرم سے ۔۔۔ ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر

پنجہ ترا خورشید درخشان سے ہی روشن ۔۔۔ ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر

اور دست کرم بیابان مین نیسان کی سی ہے ۔۔۔ ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر

ہی خاک سی بیقدر تری درگہ رفعت ۔۔۔ ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر

ایک سنگ ہی پایہ مین درگہ کے جسے ۔۔۔ ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر

قدر و در و دریای سخاوت ہی کرے جسے ۔۔۔ ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر

ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر ۔۔۔ ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر

ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر ۔۔۔ ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر

ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر ۔۔۔ ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر

ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر ۔۔۔ ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر

ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر ۔۔۔ ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر

ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر ۔۔۔ ہی ابر کہان ہوسکے دریا دل کی برابر

ہی مہر عدالت کا وہ پاسنگ و رم زن — تیونکر رہی مہتاب نہ میزان کی برابر
گرمی عدالت سی ہنوا گ کی تاشیہ — خس آئی اگر آتش سوزان کی برابر
گر سمع جلائے پر پروانہ تو گل گیر — ہوا و سکی لئی خنجر برّان کے برابر
یہ ربط تری عدل مین اضداد کو ہی آب — آئینہ مین عکس لب جانان کی برابر
رہتا ہی شرر پانی مین جون دیدہ ماہی — شعلہ ہے یہان آب مین مرجان کی برابر
جیسی ہوا خورشید قری عدل کا طالع — ظلمات ہی اب چشمۂ حیوان کی برابر
کیا خل کہ تیک رہین او سکی ہو کہین فرق — گر لا ئین کتان ماہ درخشان کی برابر
عالم مین کسی پر ستم و جور ہو کیونکر — ہر جا تری انصفت ہی نگہبان کی برابر
یک حرف جو تعریف مین تلوار کی لکھون — خامہ ہو مرا صارم برّان کی برابر
جس غول مین تلوار تری برق سی چمکی — تہ رن مین گرین قطرۂ باران کی برابر
گو تو ز چمن دین ہی اوس تیغ کا پانی — اعدا کی لئی آتش سوزان کی برابر
گر مین برش تیغ کا افسانہ سناؤن — اعدا کو سلاؤن صف میدان کی برابر
یہ تیغ ہی مومن کی لئی نوح کی کشتی — اور غرق کفارون کی طوفان کی برابر
جس شہر مین وہ تیغ شہ ربار علم ہو — وہ شہر ہو بہر شہر خموشان کی برابر
حقا کہ برش مین تری شمشیر کی آگی — ہر کوہ ہی ہر کاہ بیابان کی برابر
کس طرح نہ آگ او سکی نہ اعدا کو جلا دی — ہی چمکی چمک برق درخشان کی برابر
دشمن کو دم قہر جلا کر کری فی النار — بالفرض جو ہو موسی نعمان کی برابر
مریخ فلک پر ہی تری تیغ سی لرزان — تہ آتا ہی وہ مہر درخشان کی برابر
سو بار ہلال آپ کو گر چرخ چڑہائے — پر ہو نہ تری خنجر برّان کے برابر
بس مست و بیانہ کی ہتیار کو رکھ دی — لی نام ترا جو کوئی دستان کی برابر
بجلی سی وہ تلوار گری تخت سہ ایمن — چمکی جو سہ گنبد گردان کی برابر

قصیدہ در مدح امام متقی

وہ جا کی فتن دشت غزالان سی بہ ترائی | پہنچی نہ نگہ چشم سی مژگان کے برابر
صنعت مین تو کہتی ہین آسے رشک پری سب | سیرت مین جو دیکھا تو فی جان کی برابر
اکمہ ڑی کی تعریف مین حیران ہے ہری عقل | ہوش اوڑتی ہین بس طایر پران کی برابر
بہتر ہی کہ اس راہ سی شبدیز قلم کو | پہلے ذرا کعبہ ایمان کے برابر
وہ کیا ہی دریاک شہنشاہ دوعالم | رتبہ مین ہی جو عرش کی ایوان کی برابر
سنکر یہ پڑہا مطلع روشن مری دلنی | ہی جسکے تجلے مہ تاہان کی برابر

مطلع

روضہ ترا رفعت مین ہی کیوان کی برابر | گنبد کی چمک مہر درخشان کی برابر
روضہ ہی وہ جسکا کہ زایر ہی دوعالم | وسعت مین وہ ہی گنبد گردان کی برابر
اور جلوہ نما اوسپہ طلائی جو کلس ہے | ہی اوسکی چمک مہر درخشان کی برابر
اک تختہ جنت ہی ترا مقبری کا صحن | خادم ہین تری رتبہ مین غلمان کی برابر
ہی قبلہ ارباب یقین وہ حرم پاک | صندوق ہی وہ کعبہ ایمان کی برابر
اوس روضہ انور مین جو روشن ہین قنادیل | جلوہ مین ہی ہر اک مہ تاہان کی برابر
انکمون مین غبار اوس روشنکا جو پہونچے | مومن کو ہی وہ کحل صفاہان کی برابر
خاموشی حسام اکمے مناسب نہین ہے طول | درگاہ ہی یہ درگہ یزدان کی برابر
ممکن نہین ہو تجھسی بیان اوسکی حقیقت | ہو گرچہ فصاحت مین تو سحبان کی برابر
جو مرتبہ ان ومکا ہو وہ اوسکی کرے مدح | ہی تیری یہ مداحی تو مذہبان کی برابر
معصوم سب البستہ ہین اس روضہ مین مدفون | جزاونکی ملک کو دک ناوان کی برابر
انسان کی ہمہ لاکہ زبان گرچہ دہن مین | اور لکھی فضایل حد امکان کی برابر
جو اوسکی فضیلت ہی نہ تا حشر بیان ہو | وہ قطرہون سیہ برگ درختان کی برابر
وہ دست دعا پیشی حق اب ہون مین اوٹہا | تہے جو اجابت کی گریبان کی برابر

پناہ مانگتی ہی خلق جو سرما سے — پکارتی ہی خلائق کہ ای خدا فریاد
تباہ کر کی رمانی کو فوج سرمائے — کیا جہان کو ویرانہ و عدم آباد
بلند بسکہ زمین پر ہی الامان کی صدا — کہ پہنچا عرش تلک شور نالہ و فریاد
دعائین مانگتی مسجد مین و نکوہین مومن — گہرون مین گرم مناجات شکوہین زہاد
ہوئی ہین ہانہہ سی سردی کی مردون عاجز — غریب کانپ رہے ہین بجا طرنا شاد
اسیر گوشہ غزلت ہین سردی سی اب — خراب پھرتی ہی ہر سو جو خانمان برباد
جو گرم سیر ولایت تہی سرد سیر ہین اب — رہا نہ نام حرارت جہان کو مطلق یاد
ہزارون مرگئی تہرا کی مغلوک سردی سی — یہ سرد مہری گردون ہی ظلم گرم ایجاد
شگوفہ زینی ہر تحمل برف باری سے — سفید صورت اشجار پنبہ ہین آشفتا د
بسان ہلچک و دندان ہی کانپتا ہر سنگ — ہلا رہی ہی دل کوہ کو بر و دت باد
ستم ہی کشور دوران پہ فرط سرماسی — یہ اوس سی پوچھی کوئی ہی جو عور مادر زاد
رگون مین بسکہ بر دوت سی ہنجمد ہی خون — نہ قطرہ زن ہو جوئی فصد نشتر فصاد
کیا ہی لرزی نی ملک وجود بی ترتیب — عجب نہین جو پڑی ہی انتظام تن مین فساد
ہی در دسر مین کوئی مبتلا کسیکو ذکام — لگائی سر مین ہر اک زنجبیل کا ہی ضماد
غرض تباہی سردی سی عالم امکان — ہزارون خانہ تن ہین خرابی سی برباد
ہی دہوپ چاندنی خورشید اک پیالہ یخ — ستاری دیکہ کر آتی ہی شبکو زالی یاد
کیا ہی لشکر سرمانی تن کا استیصال — خراب سردی ہستی عدم ہی گرم آباد
چھپای برف کی چادر مین منہ کو ہی خورشید — ہوا و سکی پنجہ مین کیونکر نہ رعشہ صدشی آیاد
لکھون جو شدت سرما مین ایک مطلع نو — تو میری نظم پہ تحسین کری مرا اوستاد

مطلع

فغان زگرمی جور سپہر ظلم ایجاد — کہ سرد مہری سی جسکی ہی ملک تن برباد

نصیب ہوگا اوسی حشر مین عذاب شدید ۔۔۔ ہی جس شقی کی طبیعت مین اوسی بغض و عناد

بغیر اوسکی محبت نہو کوئی مقبول ۔۔۔ پڑے ہی ہزار کوئی گراوے عمل و اوراد

نہ تہامی قصر غناصر کو گر وہ پشتیبان ۔۔۔ تو بی نمود ہو ہستی کی دم مین سب بنیاد

خدا کو اوسکی جو خلقت ازل سی تہی منظور ۔۔۔ تو ایک جا پہ ہوئی آب و خاک و آتش و باد

وجود و اوسکا نہوتا جو بطن حوّا مین ۔۔۔ تو رہتی حضرت آدم ہمیشہ بی اولاد

پڑے جون خطوط شہاب ایسا مطلع رنگین ۔۔۔ کہ تا کری مجہی ایزد صلہ مین خلد امداد

خدا کا نور ہی تو ای شفیع یوم معاد ۔۔۔ کہ جسکی جلوسی زائل ہی ظلمت الحاد

نہوگی وقر ایجاد مین کبہی وہ سیاہ ۔۔۔ کہ جسکی فرد عمل پر ہی تیری لطف کا صاد

ہزارون عقدہ لاحل ہون ایکدم مین وا ۔۔۔ ذرا جو اوسپہ لگے تیرا ناخن امداد

نہ جسکا دل ہو بہرا تیری سوز لہجت سی ۔۔۔ کبہی نہ اوسکی دو عالم مین ہو حصول مراد

خمیر جسکی ہی طینت تری عداوت سی ۔۔۔ ہی دو جہان مین وہ ملعون مثل ابن زیاد

حدیث ہی وہ پیغمبر کی جو ترا ہی قول ۔۔۔ وہی ہی وحی سماوی جو تو کری ارشاد

ہین تیری بندہ احسان لطف سی پیدا ۔۔۔ ہین تیری تابع احکام سب نبات و جماد

جو تیری عقل کا خورشید سایہ افگن ہو ۔۔۔ تو مثل آینہ روشن ضمیر سب ہون جماد

خدا کو ہوتی نہ منظور کر تری خلقت ۔۔۔ بہم نہوتی عناصر کی پہر کبہی ضہداد

قطعہ

تری مزار مبارک کی خاک کا سرمہ ۔۔۔ لگا تی انکہون مین اپنی جو کور مادر زاد

تو اوسکی دیدہ تاریک ایسی روشن ہون ۔۔۔ کہ پڑہ لی صاف وہ خط جبین دم میلاد

در مراد سی اوسکا بہرا و ہین وا من ۔۔۔ تری حضور جو آیا بخاطر ناشاد

تری غلام مین سلمان سی لی کی تا عمر ۔۔۔ ہین وسی خادم حضرت ابوذر رو مقداد

ہپاہی تیری سبب سی یہ خیمہ گردون ۔۔۔ ہی تیری ذات سی قایم زمین پر اوتاد

چو پشت کاؤ فلک پیرہی تو قوت کا بار — تو تخت روض وہ گاؤ زمین کا ہو ہمزاد
پڑی جبل پہ تری تمکنت کا گر سایہ — تو پس کی کنل صفابان کی مثل ہیبت جماد
وہ ہر دیار ہی تو کر تری مہابت کو — لکھی قلم تو ہو پیرستم کی گرز ہی نہ یاد
مثال تختہ مرمر ہو تختہ کاغذ — جو تیری حلم گران بار کی لکھون روداد
نہ تھامی او سکو اگر تیری حلم کا لنگر — دوبادی دم مین عرصہ مین کر ائین برباد
جو کوہ حلم ستین کا تری پڑی سایہ — زمین پہ قاف کی باقی رہی نہ پہر بنیاد
وہ ہری جو فیل فلک پر تو بار سنگین کو — نہ اوسکی پہر کبھی جنبش ہو تا بروز معاد
بیان مین بلاغی اگر کوئی تیر ابار و قار — زبان کو نطق ہو ہر گز نہ کر سکی فریاد
جو تیری گلشن اخلاق کا لکھی نقشہ — قلم ہو عطر کی خوشبو مین خامہ بہزاد
لکھون جو صفحہ کاغذ پہ نکہت اخلاق — ہو برگ نو گل تر سی و رنگ و بو مین یاد
قلم فسیلہ عنبر ہو دست کاتب مین — دوات نافہ آہو تو مشک سان ہو مداد
جو ہر رزم خلق حمیدہ کی دیکھہ پاتی بہار — نہ ائی حور کو پہر لطف باغ جنت یاد
بسان غنچہ خوشبو ہو من ہو ما و جکا — جو وصف خلق مین اشعار کچھ کری ایجاد
لکھی بہار گل راستی اگر کاتب — قلم ہو ہاتہ مین شاخ صنوبر و شمشاد
نسیم خلق سی روشن مین صاف دیدہ دل — ہی قرب درد و رضا بخش چشم اہل مراد
ہو شہ کی کہنت خلق او سطف صبا لیجا ی — سیہ چم مصر کری پہر نہ پیر کنعان یاد
مہک ہی ہی جو گیسوی خلق کی خوشبو — ہی دشت چین ختن کو چہ کو یہ مبعداد
جو خلق لطیف کی جائی ہو اتقو ہو مطلو — بہار گلشن باردی بہشت ہی مراد
اب آگی مدح سخاوت مین یک مطلع نو — رقم کرون تو ہو مسرور خاطر ناشاد
تری کرم سی ملا فخر ہا تم ایجا د — گدا کو فقر و غنا او غنی کو نقد مراد
نظر آیا زمانی کو اور نہ ہیسا کوئی — سخی و باذل و فیاض و متقی جواد

فلک پہ ہی تن خورشید کا نپتا تر تر
چھپا ہی خوف کی بکتر مین چرخ کا جلاد

بجی جو دیکھین تو ہتھیار کھول کر رکھدین
لسبی نہ لیوین شجاعت کا نام اہل فساد

تری خلا مونکی ہاتو لسی وہ بھی نیچی
صف قتال مین رستم کا آئی گر ہمزاد

گری خیال تو اوسدم ہو آب ہر سام
ترا جو حملہ مردانہ آئی اوسکو یاد

پکڑلین کانو نکو ہاتو لسی خاک کو چاٹین
سنین جو نام مبارک ترا ایلان بلاد

اگر تو لشکر اعدا پہ حملہ ور ہو جاہی
پکاری پیک قضا مرگ تو مبارکباد

جو کھینچی غیظ مین اگر تو برق سان شمشیر
تو ایکدم مین ہو برباد کشور ایجاد

اگر ہو شعلہ فشان بزم مین یہ صاعقہ وار
زرہ ہو ناریو نکو شکل گلخن حداد

لہون مین پیک اجل اوسکو یا فرشتہ موت
کہ جسنے دفتر ہستے کو کردیا برباد

علم ہوا تہہ مین تیری اگر تری شمشیر
جہان مین پھر رہین نہ زندہ نہ اہل کفر فساد

جہان مین نام کو باقی رہی نہ ظلمت کفر
خط شعاع ظفر ہی وہ تیغ برق جہاد

اجل گرفتہ تو آجای سامنی اوسکے
پلک کی مارتی نابود ہو وہ کور سواد

ہوای حملہ رشتہ اور موج سان یہہ تیغ
اوڑادی فوج عدو کو بسان مرمر باد

دکھائی آئینہ تیغ کی تو جوہر اگر
تو عرض پھر کرین ایمان صاحب الجلاد

جو دیکھی خواب مین دشمن ترا تری شمشیر
تڑپکی جان دی جون مرغ بسمل صیاد

جو تری دست مبارک کی مدح کہو دیکھین
نریمن و رستم و سہراب و گیو و فرخ زاد

حواس باختہ بہاگین یہہ کیکی مید الغنے
بچاؤ جان عزیز اپنے ہر چہ باد آباد

نکلکے گورسی بہرام بہاگی صورت گور
سنے تری برش تیغ اگر دو لو

یہہ تیری عندین ہی شمع معدلت فروغ
کہ نام حاتم و کسری رہا کسیکو نہ یاد

جہان سنے ہو گیا مفقود لسکہ جور و ستم
مجال کیا جو سیر کوی کہری بیداد

نہ پہنچی آگ کی شعلہ سی کاہ کو آزار
جو حفظ عدل ترا گذرہ کری امداد

بجاہی کبھی مجسمہ وہ برق ہی ماباد
نظرش ابلق دوران دگر ندیدہ نژاد
غذائی سبسے کیا خلق عالم ایجاد
ہرایک وصف مین موصوف ہی وہ خوبزاد
لودم مین کری طول تناہی ابعاد
بجاہی گر تھین اوسکو براق کاہنماد
تواوسکی آگی مخجل برق منفعل ہوباد
سمندفکر کو آئی نہ اتنی تیزے یاد
کہان تواور کہان مدح شاہ نیک نہاد
یہہ کہ خداسی کرای غافر ذنوب عباد
ہمیشہ نخل تمناسی پائین بار مراد
شتاب کراونہین ہند عذاب سی آزاد
سیاہ نامہ بداطوار عہد دورنشت نہاد
سوای تیری عنایت کی ای کریم عباد
حباب فرخ شیرین بیان میری اوستاد
عطاکر اپنی عنایت سی اوسکو تواولاد
ہی جب تلک کہ یہہ معمورہ جہان آباد
رہین بعزت وحشمت وہ باعزیز وحبیب
یہہ مستجاب دعائین میری ہون بیباب
بحق احمد وحیدر وآلہ الامجاد

تمام شد بفضلہ وکرمہ

کیا محیط بحر حوشان ہو حباب تنگ ظرف
بیشہ خورشید تو ایک دیدہ تر آیینہ

بطمہ زن ای شوخ ہو گر بحر امواج حسن
کشتی طوفان ہوی مطول و لنگر آیینہ

بسکہ نہی رقت فزای مردمان مہر جمال
ہی ترا نظارہ سے کے بادیدہ تر آیینہ

پر ہما ہون مین مطلع روشن کہی اس بحر مین
سیکے جسکو دل ہو سامع کا منور آیینہ

مطلع

ای شہ خوبان جوانی تجکو خورشید آیینہ
صبحدم خورشید رخشان کا ہو ہمسر آیینہ

اوس صفائی رخسی ہو تو ہی نہ بہتر آیینہ
گرچہ ہو ماہ دوہفتہ کی برابر آیینہ

دیکھی گر وقت سحر وہ ماہ پیکر آیینہ
آگی گردون سی دکھائی مہر انور آیینہ

روبرو تیری شعاع حسن کی ای ماہ رو
چھپ گیا خورشید کا مانند شپر آیینہ

سلسلہ زلفون کا تیری ہم تہ جب اوسکے لگی
صاف ہو دیوانہ پا زنجیر جوہر آیینہ

بہر مردم ہو جو عکس چشم جادو سحر ساز
سامری سی ہو زیادہ تر فسون گر آیینہ

منعکس اوسمین ہو جان بخش جانان ہو اگر
مثل آب زندگی ہو روح پرور آیینہ

روی آتشناک کا پرتو پڑی اوسپر اگر
دیکھی آتش پر طپان آسیندہ جوہر آیینہ

عکس روی نرخ چشم مست جاذب روی ہی صاف
دست ساقی مین می گلگون کا ساغر آیینہ

غالیہ ساہو جو عکس موی عطر افشان ہار
موم زیرین پای رشک مشک و عنبر آیینہ

جوش پر ایای جسد مین بحر حسن مہر وش
نور کی دریا مین ہوتا ہی شناور آیینہ

بہر ور ہو عکس نور حسن سی تو مثل مہر
حسن کی تسلیم کو کرے مسخر آیینہ

زلف عنبر بار کی سیاہی ہی ہی خوشبو سکیدہ
روح ریحان ہی پہی افزا تر معطر آیینہ

گر پڑی عکس رخ گلگون تو محشر رنگ ہی
مثل خورشید شفق تاریک احمر آیینہ

بزم حسن خوبان ساقی سد بشار مین
ایک جا پر ہی ہم می شیشہ ساغر آیینہ

گر پڑی عکس لب لعلین تو ای نازکبدن
پای آب صاف مین برگ گل تر آیینہ

گردم روانی بخش هوگر عکس مهر خرخ چین — شور غیرت بخشی بهر مهر محشر آینه
هر زه گوئی آگی با بست کز لباس هو حوس — کیا بلا چمکا یا گرمه کی برابر آینه
غصب گر قدر شاهی شاه عالی قدر مین — جسکی هی هر جام کا رشک مه و خور آینه
او سکی خدام در دولت کا ایما هو تو صاف — ساته لی رسام کو لالی سکندر آینه
کون وه هادی لقب مهر سپهر دین نقی — هو نه جسکے در کی پتهر کی برابر آینه
هی وه همنام علی نور دو چشم مصطفے — یه سخن خورشید سان هی صاف و پر آینه
صافی طینت سی آیا لیا جب نام پاک — هوگیا قلب مکدر کا منور آینه
سکے مطلع رقم مین کیا با آب و تاب — دیکهکر جسکو رهاحیران و ششدر آینه
چشم و دل روشن کرے منه او سپه ملکر آینه — پای گرا و سکے کف پای منور آینه
چوم کر وه چشم اظهار کهین قدمون پر ملی — دیکهنی پا لی جو وه پر نور پیکر آینه
نور فیضی و سکا اگر چاهی تو کردی مثل ماه — گرچه هو در دی هی بالفرض کمتر آینه
اک نظر دیکهی جو او سکو نور چشم مهر سی — بیگمان هو غیرت خورشید خاور آینه
ماگی اوس شاه دو عالم سی اگر ملک حلب — مهر سان هو تا جدار هفت کشور آینه
کیون نهو وه نور ریز دتا جدار کبریا — دل هی صاف او سکا پی هر اردار آینه
آینه داری مین اپنی گر وه لکهی او سکا نام — دونو هاتهون مین لی آلی سکندر آینه
کسطرح او سکی کف پا سی نه تشبیه دون — کفش کهنه کی تلی کی هو بهه برابر آینه
چشم گرا و سی ملائی آنکهه تو جائی چمک — هو شعاع رخسی گرا و سکے منور آینه
طلعت روشن مین اوس مخ خالق کی هو گر — هو شعاع مهر و مه خور سی فزون تر آینه
مهر عارض سی هی او سکی جبی ذره فروغ — نور سی کردی دو عالم وه منور آینه
کرکے چرخ امامت سی کری کسب ضیا — آسمان پر نوج کو اکبا هوا خدا آینه
او سکی سایه نی کو اکب کی هی بخشی روشنی — نور سی او سکی هی گردون کا منور آینه

فهرست

پیر ہو افگن ہو اگر اوس مین ترا نور جمال
ہو ضیا مین ماہ کامل کی برابر آئینہ

مار ما مہ چشمک ہی ہر دم مرات خورشید پر
دیکھتا ہی جب ترا رو نے منور آئینہ

حکم ہو تو کر دہر ہر تحریر ہنو شاہا نثار
مثل مہر و ماہ اوڑ کر آسمان پر آئینہ

دیکھی منہ اوس مین جو تو ر روشن کن ماہ سپہر
لائی حصیّی مہر تابان کا زمین پر آئینہ

دیکھی مروارید سی قطرات جو رخسار پر
صدق انجم کی کری رخشندہ گوہر آئینہ

گر غبار رہ ترا اوس پر پڑی تو مثل ماہ
بارخ روشن ستارہ دلنگا ہو افسر آئینہ

دیکھکر اوس عیرت خورشید کا روئی جمال
قلزم حیرت مین رہنمای شناور آئینہ

گر کری تصفیہ مثل جدا شتار سی کری
مہر کا بدر عطارد ساد و پیکر آئینہ

کیا ہا گر دان فقط تیرا ہی مینای فلک
مہ کا صدقی مہر کا قربان ہی سر پر آئینہ

تیری سنگ در پر ہو کر رو بسیزن د مثل خشت
ہو جہان آرای مثل چرخ اخضر آئینہ

آئینہ رخسار نورانی کا ہو گر آفتاب
آگی تیری تو ہی ہو ذرہ سی کمتر آئینہ

صافی طینت سی وہ خطہ پر بنی تیرا تو پای
زیر پا نہ کرسی گردون کا منبر آئینہ

عکس گر تیرا پڑی ہو چرخ پر مہر اوسکا عکس
ہو زمین پر غیرت خورشید محشر آئینہ

ہی تجلی تیری شاہا جلوہ پروردگار
نور سے تیری ہی نور حق سی انور آئینہ

جو زبان فردوس سی لاکر بحکم ایزدی
تجکو دکھلاتی ہین جان ابن حیدر آئینہ

مثل مہ دو تیغ ایماسی ہوہ نو لاد خشم
سجھے انگلی تیری انگشت پیمبر آئینہ

عکس افگن ہو ترا اوس مین جو حسن بالجمال
مدرکا ہو غیرت خورشید محشر آئینہ

آسمان پر ماہ کامل ہی نزاد اعی غلام
مہر کہلاتا ہی تجکو مثل قنبر آئینہ

اس تمنا مین سدا رہتا ہی سر گرم تلاش
بار بزم خاص مین پاتا ہی دم بھر آئینہ

منہ پہ ملکر خاک گر جاہی زمین مین سر مسیح
تیرا رخ ہی صاف پائی گر مکدر آئینہ

مہر سے صورت ہوا دسکا نور سی رو شن ضمیر
رکھی نور مہر شہ گیرو دل کی اندر آئینہ

تو وہ ہی گر کرسی نہ اسمان پر زا جلم — یو جہہ سی ہو ماہ کا کمری مقرر آینہ
دیکھی چشم حلم سی گر اوسکو وقت سوز قہر — سر بہہ سا ہو صاف جل کر اوپسکے آینہ
گر شیم خلق لیجائی حلب مین باد صبح — آینہ ساز و نکی ہو گھر مین گل تر آینہ
تری اخلاق حمیدہ کی ملی گر بو اوسی — معتر عالم کو کری جیون گل معطر آینہ
عکس افگن ہو تری قدر بلند اوسمین بو تو — صاف رشک جام کاخ چرخ اخضر آینہ
روی گلگون کو تری عرق عرق دیکھی تو پھر — آب مروارید شبنم مین گل تر آینہ
عکس زلف خلق سی ہو لیسکہ خوشبو اوسکا عنبر — عطر عنبر کا ہو یک شیشہ معطر آینہ
تیز ہو آب صفائی تیغ مولا سی حسام — مطلع روشن سی گر دو نخا منور آینہ
تیغ برّان کا تری گر دیکھی جوہر آینہ — عکس کو گر سی نکل نی دی نہ باہر آینہ
تیری تیغ قہر کی لکھون صفائی کو مین کیا — مہر کا ہی خوف سی جسکے مکدر آینہ
چکی کوہ قاف پر کر تینہ ماسے وگاد — حال اوسکی کاٹ کا ہی دشمنون پر آینہ
عکس دشمن کی کری امداد گر وہ فی الاصل — جوہر فولاد کا پہنا سے یک تر آینہ
بی سیاوش سی زرہ سر سان کر شب سے — خود سر نرحت سی روئین تن سی مغفر آینہ
سایہ برق تیغ کا تیری پڑی اوسدم ہو مہ — مثل انگشت نبی و مہ دو پیکر آینہ
سب کمین بی موت اسدم یہہ شقی مارا گیا — تیغ کی ڈر سی اجل تک اسکے سر پر آینہ
ہو تری تیغ نگہہ سی دم مین دو ہر چند — حرم کیوان کی سپر کو اپنی منہہ پر آینہ
ہو ملارک کی چمک سی لیسکو وہ حیرت زدہ — حشر تک نکلی نہ اپنی گہر سی باہر آینہ
وہ تو کیا فرزان ہو شمل مہر جرم حل — مہر کا ہی کانپتا گردون پہ تہر آینہ
خوف حیرت لیسکہ ہی حالا کہ خوف تیغ سے — دیکھہ لین تیری صفائی تیغ کا گر آینہ

بوسہ ہی ہو ماہ کا کمری مقرر آینہ
سر بہہ سا ہو صاف جل کر اوپسکے آینہ
آینہ ساز و نکی ہو گھر مین گل تر آینہ
معتر عالم کو کری جیون گل معطر آینہ
صاف رشک جام کاخ چرخ اخضر آینہ
آب مروارید شبنم مین گل تر آینہ
عطر عنبر کا ہو یک شیشہ معطر آینہ
مطلع روشن سی گر دو نخا منور آینہ
عکس کو گر سی نکل نی دی نہ باہر آینہ
مہر کا ہی خوف سی جسکے مکدر آینہ
حال اوسکی کاٹ کا ہی دشمنون پر آینہ
جوہر فولاد کا پہنا سے یک تر آینہ
خود سر نرحت سی روئین تن سی مغفر آینہ
مثل انگشت نبی و مہ دو پیکر آینہ
تیغ کی ڈر سی اجل تک اسکے سر پر آینہ
حرم کیوان کی سپر کو اپنی منہہ پر آینہ
حشر تک نکلی نہ اپنی گہر سی باہر آینہ
مہر کا ہی کانپتا گردون پہ تہر آینہ
دیکھہ لین تیری صفائی تیغ کا گر آینہ

بال پیچان تیری شانه ماه هفته عاج کا — بدر کا صدقہ تری صفائی جبین پر آئینہ
تو ترے کیسو انگبدن سی شعر سنده غزالان ختن — منفعل ہو دیکھی گر وہ روی انور آئینہ
بال کی جلوہ سی ہو شعر سنده پر سورنگی کرن — عکس چہری سی ہو مثل شاہ خاور آئینہ
قدرت خالق سی ہو گر ہمایر شکل قوی — بال و پر سیمرغ سی پائی فسردن تر آئینہ
اور دعوی کرے تیری اسپ سے ہمرہ اوڑی — گرد کو اوسکے نہ پہنچے تا بہ محشر آئینہ
سر مہ پیشم نظر سی اوسکے جلوی کا غبار — نقش سم ہی بہر روی باد صرصر آئینہ
صاف وہ جلد بدن ہے جبین منہ کے نظر — سر سی پاک جا بجا ہی وہ نگاہ ور آئینہ
نعلبندی ابروئی پر خم کی دی قوس فلک — اگیو سو مرتبہ واری جبین پر آئینہ
تا کجا طول سخن خاموش ہون پس ای حسام — نور مدحت سی ہوا دل تیرا کیسر آئینہ
تہام شد بزقلم کو اور اوٹہا دست دعا — عرض کرا وسی ہی دل کا راز جبر آئینہ
نور گستر جب تلک ہو آسمان پر جرم ماہ — یا عدو سون کو دکہائی روی دلبر آئینہ
غم مزید کہین شیعہ نوزدار و ذاکر عمر بہر — دست مطلب مین ہون صاف و نگاہ منور آئینہ

غم سی حیدان اسقدر ہون دشمن بصائل
دیکھکر جسکے تحیر کو ہو شش در آئینہ

قصیدہ در مدح امام علی نقی علیہ السلام در ملمع بہ بوستان

ای خزان انکہون مین تجہ بن بہار بوستان — داغ ہی سینہ پہ تیرے لالہ زار بوستان
انگہت زلف معنبر لائی گر باد سحر — مشک سو وہ سیان ہو ہر شاخسار بوستان
تیری باغ حسن سی کیسر ہمسری گلشن کری — سرخ سیلے صباسی ہو تر شاخسار بوستان
تکتی ہی در تیری انی کی لگائی تکٹکے — نرگس لنگ ہی دیدہ یار نتظار بوستان
دیکھکر نجکو ندیکہی وہ کبہی گل کی طرف — بلبل شیدای گرچہ دل فگار بوستان

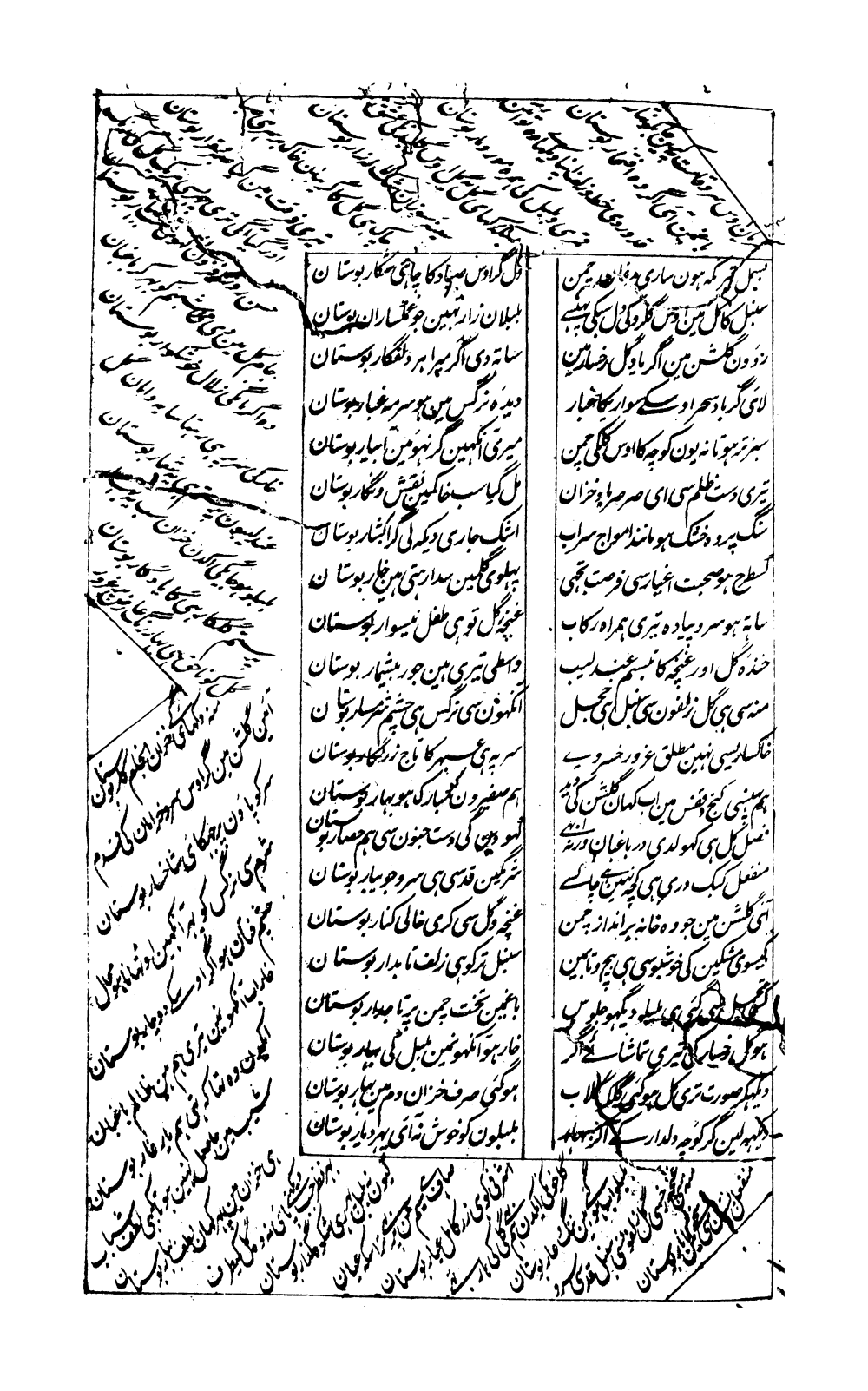

گل کا کل عشق بچی ہین ہی ہی یک پیچ و تاب ۔۔۔ زلف سنبل ہی نہین کچھ نامدار بوستان

کوچہ اوس گلرو کا ہی مشتاق صورتکو ہے ۔۔۔ مسکن اچھا زہ ہی قرب و جوار بوستان

اے غبار بہ بخم الفت کی سوا بو مین نمچہ ۔۔۔ سنگ کی بارش مین ہو گرگشتکار بوستان

نکہت کاکل کی جو ہن سو کہنی والی او نہین ۔۔۔ کب بھلا بہاتی ہی بوی خوشگوار بوستان

تنگ ہو کر زلیت ہی تر پلی نکیو نکر عندلیب ۔۔۔ گل پہ گلچین ہی ہو جب ظلم شعار بوستان

شاہ گل نی جب کیا تخت بہاران پر جلوس ۔۔۔ آئی تخت حکم ساری برگ و بار بوستان

کسطرح یہ رتبہ عالی ہو حاصل اوسے ۔۔۔ جان نثار شاہ دین ہی تا جدار بوستان

ہی جگر خسرو کلکا فلک پر ہو دماغ ۔۔۔ سیر گاہ اولیا ہے رہگذار بوستان

آمین ہر ہا ہی سدا ارواح پاکان کا گذر ۔۔۔ دیکھتے ہین خاصگان حق بہار بوستان

رات دن کرتا ہی گلبانغ نبی کی ہی ثنا ۔۔۔ بازبان سنے زبانی سبزہ زار بوستان

ہو جو اوس فخر نبی آدم کے ظل مہر مین ۔۔۔ روز افزون ہو بہار و اقتدار بوستان

کون وہ ابن محمد ہادی عالم تھے ۔۔۔ جسکے ہین مداح اظہر برگ و بار بوستان

پاک اوسکے ظل عصمت فی کیا دامان گل ۔۔۔ ہی نسیم بزم خلق اوسکی بہار بوستان

گر کرون اوسکی ثنا مین مطلع رنگین رقم ۔۔۔ صفحہ کاغذ پہ ہو لالہ زار بوستان

سیر گلشن گر کری وہ افتخار بوستان ۔۔۔ مطلع ہو بیان گلہائے ہر رنگدار بوستان

باغ عالم کو جو وہ دیکھی نگاہ لطف سے ۔۔۔ عرش کا ہمسر ہو فرق اقتدار بوستان

بوستان دین مین ہی جس سرو قامت کے بہار ۔۔۔ اوسکی پابوسی سی ہی سب اعتبار بوستان

رشک جنت ہو گلستان آمین کی اونکی قدم ۔۔۔ دیدہ مردم مین ہو یہ اعتبار بوستان

ہو گاہ لطف کا نثو نپر تو حور العین خلد ۔۔۔ مثل ہفتر کان زلیخا گو ہو خریدار بوستان

تو گل باغ امامت سیر گلشن گر کرے ۔۔۔ فرقدان پر جای فرق افتخار بوستان

بلبل شیدا کو اگر اوسکے زیارت ہو نصیب ۔۔۔ چوم لی اوسکو ہا تھ دم کو شاخسار بوستان

مطلع

صبح کی تیاری سی افروں ہنگو ہوئی مینیا ۔۔۔ غوّاصی اوسکی حمیدہ بحر ہو غذا ربوستان

سبزگاہ فیض سلام مولا سی ہی ستی کا مین ۔۔۔ سیر رحمت کی بنی بارش سر مدار ربوستان

سیرگاہ سرو گلزار رسالت ہو اگر علیؑ ۔۔۔ حوریان سب آگی ہون خدمتگذار ربوستان

اب حضور یمین پڑہون وہ مطلع روشن حسن ۔۔۔ دیکہہ کر ملیل ہو بہر نیاد کار ربوستان

تیری مقدم سی بڑہا یہ قدر ربوستان ۔۔۔ خلد کو ہی خار خار افتخار ربوستان

دیکہہ نی تجکو گر آئی غنچہ دہان مصطفی ۔۔۔ ہو فدا تجہہ پر ہزار مستعار ربوستان

باغ مین تیری قدم آئی تو یکسر باغبان ۔۔۔ کردی صدقی اوپر ساری برگ و بار ربوستان

گشتی گردون گردان کی کری دیکر ۔۔۔ مار حلم شاہ گر پائی چنار ربوستان

ڈالی تیرا سرو قد گر سایہ بار وقار ۔۔۔ پسکے اشمثاد و صنوبر ہو عنار ربوستان

لاٹ سی فیروزشہ کی ہو زیادہ تر ثقیل ۔۔۔ بوجہہ تیری حلم کا گر پائی خار ربوستان

ظل گستر ہو اگر چوکان تیری دفتر کا ۔۔۔ گوی گردون سی گران تر ہو انار ربوستان

اب بہار گلشن خلق حمیدہ لکہہ کی مین ۔۔۔ صفحہ کاغذ ہون کرتا لالہ زار ربوستان

سونگہتا جب ہی تیری اخلاقی شمامہ بو ۔۔۔ عطسہ زن رہتا ہی ہر گل تا ہزار ربوستان

باغ بزم لطف سی وہ ایک گل تب جو پاوے ۔۔۔ صحن جنت سی فزون تر ہو بہار ربوستان

نگہت اخلاق لائی گر گلستان مین نسیم ۔۔۔ ہو خیابان جنان ہر رہگذار ربوستان

ہی یقین ہو جای رشک جنت الماوا ہجر ۔۔۔ تیری روضی کی جولی تر ہت بہار ربوستان

بوی اخلاق حمیدہ لائی گر ناوک بحر ۔۔۔ کاکل سنبل ہو زلف مشکبار ربوستان

تب لکہون اوراق گل پر مدح خلق بیخطر ۔۔۔ تر شی جب پر قلم پر شاخسار ربوستان

ہی سرا اخلاق یک محبوبہ عالم وہب ۔۔۔ زلف عنبر جسکی رخ ہی لالہ زار ربوستان

سایہ افگن ایکساعت ہو سایا رکا اگر ۔۔۔ دشت و صحرا مین ہو پیدا نو بہار ربوستان

اب لکہون ایک مطلع رنگین بہار مضمون ۔۔۔ ابر سان خامہ ہو ایک صورت نگار ربوستان

ہو جو مہ سوزان پہ مہر اسکی گل و شبنم کیطرح
اور میری آگ کو چمکا تی آب آسمان

غم سی ہی مملو ایاغ چرخ کی می کا خمار
مولد امد وہ انتظا ہی سراب آسمان

وسمہ شام وحنای سرخی رنگ شفق
روز رسا مان ہوتا ہی پر خضاب آسمان

ہی سفید ابرو ل سی ریش مہ ابروی ملال
زال کیستی نی نہین دیکہا خضاب آسمان

اسکی دست ظلم سی ناکام دیکہا ہر بشر
شاذ و نادر ہی جہان مین کامیاب آسمان

طائر جان غریبان کرتا ہی ہر دم شکار
مرتا ہی تقلید شاہین پر عقاب آسمان

فونہ پانی کی شب فرقت مین ہی مثل سرشک
آگ بہر کا تا میری دل کی ہی آب آسمان

راستی ہی دور رہتا ہی سدا یہ کج سرشت
رشتہ ہی ہر ایک فعل مصلوب آسمان

شمع سان ہی نور جسکا جلوہ گر خانہ مین
ہی کیس محبوب کی منہ پر نقاب آسمان

آسیا سان چرخ دانا کو فرون ہی پیسا
کج ادای مین نہین ہرگز جواب آسمان

یا ور اظلم مددگار ستمگار ہی سدا
ہی ازل کی دن سی دون پر خطاب آسمان

جو ستم کی ہین کیا اونکا کری کو ئی بیان
اہل عالم پر ہی ظلم بی حساب آسمان

عارضی اس وسیاہی پر جوانی ہی محال
نیل گرون کو ہو سب صرف خضاب آسمان

بہر کی ہی ساقی دوران مہ تابان کا ایاغ
مانگی وہ می کش جو مجلس مین شراب آسمان

بہون ڈالی برق سوزان مرغ زرین فلک
مانگی روز وق گرمی مین کباب آسمان

اسقدر رہیا یا ہماری آہ سوزان کا دہان
آسمان پیدا ہوا دسوان جواب آسمان

آتش خورشید پر ہی تپنی لگین جنت مین حمل
فشار مین مانگی جو وہ ہی کباب آسمان

آرزش مہ دو دل سوزان نی دیکہا ہا یہ رنگ
تیرہ ہی اب مثل سبزک آفتاب آسمان

وحشت دل کی کہانی کرستا ون مین ہی بسی
صبر عاشق کیطرح اوڑہا ی خواب آسمان

تابع فرمان ہی جسکی انجم و خور شید و ماہ
مرجع عالم نہو کیونکر حباب آسمان

اب پہنون ایسی غزل سنکر حسینی خوش ہو
وحدت مین اگر بجائے بہر رباب آسمان

هی وهی خورشید قدرت لاجواب آسمان
نور کاسبکی هی ذره آفتاب آسمان

قطب افلاک امامت جسکی باعث میکنی
بی ستون خیمه زرین طناب آسمان

ناخدای زورق ایمان قوی دریای کرم
لنگر حبل المتین بر غرقاب آسمان

منتهی صحف سماوی واقف اسرار وحی
معنی تفسیر وتاویل کتاب آسمان

عین هی الطاف وسکا لطف رب العالمین
مشترک کهی قهرسی اوسکی عقاب آسمان

اوس ستون دین مقدم سی هی محشر تک بپا
خیمه نیلی یه پیچوب وطناب آسمان

گر نبودا وه نبودا ایک حرف یهی نام خلق
اوسکی باعث سی هی ترقیم کتاب آسمان

بعثت ایجاد عالم نور ذات کبریا
قاسم ارزاق وساقی شراب آسمان

لاکی دریای عدم سی تا سر بحر وجود
کردیا آهن سی محکم تر حباب آسمان

عرش اوسکی تمکنت کا هوا گر سایه فگن
تا دم محشر نهو پهر انحطاب آسمان

نور اوس نور خدائی کردیا دم بدم فزون
جلوه میراث خورشید آب تاب آسمان

هی وه لاثانی صاحب معراج کا نور دوعین
جب وه چاهی بازبهو فی الفور یاب آسمان

ذره سان لیتی هین اوس خورشید اوج دین کی نور
مهر ومه دو نوپه چشم انتخاب آسمان

اوسکی مقدم کی زیارت کی تمنا مین سدا
بر سر ره وای چشم آفتاب آسمان

دولت دارین سی هو سیگیان وه کامیاب
جای اوس کی کوئی خانه خراب آسمان

اوسکا هو ملک گران یکمین اگر سایه فگن
هو وهین تحت الثری کر پا تراب آسمان

بوستان خلق کی اوسکی کری کیدم جو سیر
باغ جنت سی هو تا حشر انتخاب آسمان

ذکر اوسکی خلق کا جس دم مین هو ایکبار
ساعتین چور یاهین کرین گلاب آسمان

اب حضور یمین پر مهین وه مطلع روشن حسلم
فیکهکر جسکو نجب سر پا تراب آسمان

نام ترا ای شها مفتاح باب آسمان
ای گویا تعریف مین نازل کتاب آسمان

تو وه ای نور خدا خورشید اوج سروری
جسکا هین ذره وه آفتاب آسمان

تیری ابر و فر سے ای لشکر ارض و سما — اب تلک قائم ہوا پر ہی غراب آسمان
عہد مین میری وسی کہنا بجا ہی رست رو — ظالم و کجرو اگر چہ تہا خطاب آسمان
شیر و آہو مین ہم آہنگی ہین گرگ و گوسفند — تیغ تیری ہی یہ بال عقاب آسمان
لوگ سوتی ہین گہر و تین اپنی بچوف و خط — پاسبانی کو ہی چشم ماہتاب آسمان
بی سبب او بہا ہی زلفون مین فلک کردی کوئی — سایہ نصفت کہائی پیچ و تاب آسمان
اہل عالم پہ فلک کا ب ستم ہو گا محال — بہر جور و ظلم ہے مسدود باب آسمان
اب سخاوت مین ہون کرتا مطلع روشن رقم — صفحہ قرطاس ہو جسی جواب آسمان
تیری نظر و نین سی ہای مالک قاب آسمان — فرون سی کہکشان ہای خوش آب آسمان
قطرہ بحر کرم ہی ایک دریای محیط — دور و سطح ہی ترا تیرہ نقاب آسمان
غرت نیسان بخم جسکی کف دریا نوال — شرمگین ہی جود سی تیری سحاب آسمان
معتمن جعفر حامی ملی ہین تری دسکی نفیر — کاسہ بر کف اک گدا ہی آفتاب آسمان
تیرہ بختی بخش سی ہی خالی و رصندوق فلک — مہر و مہ دورہ کی ہی خوشہ آب آسمان
تیری ہیبت دیکہکر شیشہ رہین سب سکان عرش — سرنگون نخجلت سی رہتا ہی حباب آسمان
قاف تا قاف جاری ہی ترا دریای فیض — موجزن ہی بحر احسان سی حجاب آسمان
سفرہ انعام کا اک کاسہ زرین ہی مہر — خوان احسان پر ہی یہ مہتاب قاب آسمان
تیری ہمت تیغبانی ای مشیخ عالم مدام — عرش ہی تا فرش ہی تیری شجاعت کا نوا
بہر خونریزی کری شمشیر اگر اکدم علم — سکی حیران ہین جسی اہل کتاب آسمان
[illegible] — چرخ کہای لجہ خون مین غراب آسمان
[illegible] — سر پہ اوسکی خود ہو گر چہ حباب آسمان
برق قہری تلوار کی تری ہیبت سی فلک — بہر اعدا صاف ہی برق عقاب آسمان
[illegible] — واسطی اعدا کی ہی نازل عذاب آسمان

[illegible] — اب تلک قائم ہوا پر ہی غراب آسمان
[illegible] — ظالم و کجرو اگر چہ تہا خطاب آسمان
[illegible] — تیغ تیری ہی یہ بال عقاب آسمان
[illegible] — پاسبانی کو ہی چشم ماہتاب آسمان
[illegible] — سایہ نصفت کہائی پیچ و تاب آسمان
[illegible] — بہر جور و ظلم ہے مسدود باب آسمان
[illegible] — صفحہ قرطاس ہو جسی جواب آسمان
[illegible] — فرون سی کہکشان ہای خوش آب آسمان
[illegible] — دور و سطح ہی ترا تیرہ نقاب آسمان
[illegible] — شرمگین ہی جود سی تیری سحاب آسمان
[illegible] — کاسہ بر کف اک گدا ہی آفتاب آسمان
[illegible] — مہر و مہ دورہ کی ہی خوشہ آب آسمان
[illegible] — سرنگون نخجلت سی رہتا ہی حباب آسمان
[illegible] — موجزن ہی بحر احسان سی حجاب آسمان
[illegible] — خوان احسان پر ہی یہ مہتاب قاب آسمان
[illegible] — خوف سی ہمتا ہی لرزان آفتاب آسمان
[illegible] — سکی حیران ہین جسی اہل کتاب آسمان
[illegible] — چرخ کہای لجہ خون مین غراب آسمان
[illegible] — سر پہ اوسکی خود ہو گر چہ حباب آسمان
[illegible] — بہر اعدا صاف ہی برق عقاب آسمان
[illegible] — واسطی اعدا کی ہی نازل عذاب آسمان

تیری در دولت کی پہرہ پر رہی غرد شرف — حور یان لاکر چھڑکتی ہین گلاب آسمان
روضۂ انور سی تیری تا در خلد بر ہین — گور مین حائل نہین مطلق حجاب آسمان
جو کہ ہین یا ہین تیری دفن او سکی واسطی — قبر مین وا ہین رفرد و سس و باب آسمان
تا کجا طول سخن بس ای حسام اب ہو خموش — کب ہی ذرہ کی رسائی تا جناب آسمان
کیا بشر کا منہ کہ تیری اوس نور خالق کی ثنا — ہی ثنا سی جسکے مہلو ہر کتاب آسمان
پہر اس رہی قلم کو اور راو تہا دست دعا — عرض کر حق سی کہ ای خلاق ارباب آسمان
از برای نسبت اصل و سما عسکر حسن — شافع روز جزا مالک قاب آسمان
جلد دکہلا پہر کرم سی روضۂ پاک حسین — اسی آگی اب ند کہون انقلاب آسمان
یہ تمنای نجاون قبر مین میرے کریم — واسطی میری دعا کی کہون باب آسمان
اور جو مین دل سی یارب عاشق نام علی — دور راون سی دو جہان مین عذاب آسمان
جز غم آل نبی نہو او نہو کو ئے الم — عمر بہر دو کہین نہ رنج و انقلاب آسمان
دشمن حیدر جو ہون دایم رہین خوار و ذلیل — حق رکہی اون پر سدا نازل عقاب آسمان

قصیدہ در مدح امام حسن عسکری علیہ السلام ردیف رد جمین

دلکو خوش آتی نہین سیر بہار جمن — خار ہین انکہون مین بن بن ای گلبدن
ہی تیری اقرار پر جان بلب انتظار — وعدہ کر ابتو وفا ای بت پیمان شکن
پہر تی ہی تیری نظر پہر گیا مجہے جہان — انکہ کی گردش ہوی گردش چرخ کہن
منہ نکری سوی گل دیکہہ لی اگر عندلیب — چہچہہ رنگین تر ار شاخ بہار چمن
کاکل پیچان سی تیج سنبل تر پہ پڑا — کب کسی خوشبو صبی ہوا و نکا معطر دماغ

ساقی آنکھوں کی ہی دیدہ اوس گلی کی شمع
بلبل شیدا کیطرح کیون نہ رہون نالان

آہ ساقی عصا پہ فلک کو دیا ٹیک
ہوگیا اب باستون خیمہ جرخ کہن

دل ہی ادا پر فدا ناز پہ صدقی ہی جان
سبا گی ایجان جان حسن کی بڑی ہی چین

ہی بت کافر نو وہ نام خدا حسین
دیکھکی جسکو پڑہین کلمہ حق برہمن

دام مین جسنی لیا گبر و مسلمان کا دل
زلف وہ کافر تیری خلق ہوئی اہ زن

یون نہ پڑہی یہ غزل بلبل طبع رسا
جب ہو قصیدہ مدار شک بہار چمن

یوسف خوبی تیرا دیکھکی چاہ ذقن
دل مین زلیخا کی طرح سنکے اسیر محن

حلقہ کاکل مین ہی جیسی پھنسا مرغ دل
دشت بیابان ہوا تب سی ہمارا وطن

رہتا ہی ہر دم خیال کیسو ہی شب رنگ کا
ہو لئی یکدم نہین زلف تیری پر شکن

چشم تصور کی ہی سامنی آشیون پہ
چہرۂ انور تیرا ای مہ سیمین بدن

دہبت خورشید رو جلوہ نما ہوا گر
حسن پر اوسکی کرین جان و دل اوپر نثار

تیری لی ای انتظار ہو نٹھو پہ ہی جان زار
نا بکجا انتظار ای بت پیمان شکن

تجسی لگی ہی نگہن سرو خیابان حسن
سرو خیابان حسن تجسی لگی ہی مگر

ہجر مین کہی مین رات کٹتی ستاری سحر
آہ کے شعلہ سے گئے تا بسپہر کہن

دیکہ لین اہل جہان گر تجھی شیرین بیان
صورت فرہاد ہون دلسی قدام دوزان

نکلت کیسوے یار لائی جو باد سحر
شہر کی کوچہ ہوئی غیرت دشت ختن

پاسی حنا بستہ نی دل کئی پامال ناز
پس گیا سارا جہان دیکہکی قدکی سہیز

آنا خ بلورین ہی ہین ساعد سیمین تیری
پنجہ مرجان سی ہات رشک عقیق یمن

تذکرہ رخ مین تہا صبح کا جلوہ عیان
شام غریبان سولو دیکہی نہ صبح وطن

زلف کا سواد ہوا جسپہ کرو خشنما
ہوگئی شب آگیا زلف کا حسد سخن

حلقہ زن حلق کش زلف کا مضمون ہی
ہوش سرو دل ربا چشم کا ہی راہزن

باعث ایجاد خلق دافع رنج و محن — مظهر ذات خدا نور حق ذو المنن
سرور ایمن چشم داور گردون شیم — صاحب سیف و قلم مهر علم صعب شکن
مالک هر دو جهان رونق کون و مکان — باعث امن و امان راه بر مرد و زن
شاه سلیمان بوا موسی صاحب عصا — عیسی فرخ نقا یوسف گل پیرهن
مهبط روح الامین مشتهر قاسم خلد سقر — خسرو با جاه و قدر والی ملک مدن
نور دو چشم نبی راحت جان علی — محرم راز خفی صاحب عسکر حسن
خیر تر بحر عطا و گهر کان سخا — شافع روز جزا واقف سر و علن
نور نگاه رسول چشم و چراغ بتول — گلشن قدرت کا پھول زیبا چمن
تخت دل مصطفی مردمک فاطمہ — جان جہان علی روح روان حسن
عالم علم الیقین شارع شرع متین — رکن راز کان دین ماہر فرض و سنن
سرور عالی جناب حامی یوم الحساب — معنی ام الکتاب ساقی نہر لبن
حق ره نما صاحب سیف و لوا — مشعل راه هدا مظهر خلق حسن
رونمائے بہ طبق خاصۂ درگاہ حق — صاحب نظم و نسق لب و لباب زمن
رتبہ اعلی ترا اوسکی کہین ہی فرون — کیا لکھی تیری صفات طبع کہر سنج من
جبکا ہو مادح خدا مدح سرا مصطفے — کہ سکون ثنایان کیا اوسکی ثنا مین سخن
مرشد خاص و عوام حاکم روز قیام — وارث خیر الانام محور چرخ کہن
صاحب علم و عمل پاک ملکص اوزلل — رونق دین و ملل سرایجہ فرض و سنن
حامی دین متین نور چراغ یقین
راہ خدا کا دلیل گلبن باغ خلیل
ہو جو زمین پر عیان اوسکی قدم کا نشان — ہو وہ جگہ بیگمان سجدہ کہ ہے دور زمن

یعنی معجز کلام خسرو عالی مقام — واقف حل وحرام ماہر فرض وسنن
بخش کن نہ طباق داور نیلی رواق — مجمع لطف وفاق مسبع خلق حسن
نور خدای علیم معجز خلیل وکلیم — داوری وستیم مہر مروزن
کشف وکرامات کو اوسکی کروں کیا بیان — ہی نہ معجز نما شخر زمین وزمن
حد بیان سی زیاد اوسکی ہین وصف وکمال — عقل بشر کو نہین جسمین مجال سخن
ہمسر گاو زمین دم مین ہوگا وفلک — حلم کا اوسکے اگر کوہ ہو سایہ فگن
لب پر مین لاؤن اگر اوسکی تہانت کا حرف — ثقل زبان سی کبھی منہ سی نہ نکلی سخن
ڈال دی وہ اکبیار اپنا جو بارو قا — پسکے ہو مثل غبار آئین کوہ عدن
تمکنت اوسکی کا بوجھ پشت پر اوسکی پڑی — رکھدی زمین پہ شکم فیل سپہر کہن
ہوتی نہ حبل المتین حلم کے اوسکے اگر — فلک فلک کو نہ پہر کھینچے کوئی زمن
گلشن اخلاق کا گر کردن مضمون قلم — صفحہ کاغذ ہو صاف رشک بہار چمن
خامۂ مسدل نشان ہو مین ہو عنبر فشان — حرف ہون مشکین دوات نافۂ مشکین ختن
خلق کی مضمون کا گر بزم مین اجابی ذکر — گلشن فردوس سی ہووے فزون انجمن
لای جو باد صبا لطف کی اوسکی نسیم — باغ مین کیا رشک کہاں بوی گل نسترن
عطر کی شیشہ کی شکل ہوتی ہین سکی دماغ — بزم مین بہلے یہ ہی نکہت خلق حسن
لاؤن زبان پر اگر مدح گل خلق کو — غنچۂ خوشبو سا ہو صاف معطر دہن
برگ گل تر زبان منہ مین ہو وقت کلام — مدحت اخلاق مین کچھ کہ کروں کس سے سخن
مدعا جب غایت سی کچھ دلکو تشفی نہین — چلکے حضور یہ مین اب ہوتا ہون گم سخن

مطلع

طور کا شعلہ زبان منہ مین ہو وقت سخن — گر کروں موزون ترا جلوۂ روی کہن
نور ترا جیسے تہا ذاکر نام خدا — خلق ہوی جب نہی انجم وچرخ کہن

صاحب تمتاهی وه پاتاهی ایمان کا نقد — دل پر بهی جسکی تیری اسکه الفت کا کن
قوات بهی تیری شهار و شنی نه سما — زینت عرش خدا فخر زمین و زمن
کیون نهو تجسیر حیان صاف بیه از بنان — دل مین بهی آیینه سان جلوه گر و علن
درج هی دین تیرا مخزن وحی خدا — مصحف ناطق کلام قول پیغمبر سخن
مطلع موزون لکهین وصف تهو رمین — نیزه و رستم سی هون خامه ایل سخن

مطلع

دهونڈهی اگر سب جهان پر سیر کرن — تجسا نه پائی جوان صف شکن و تیغ زن
مدح شجاعت نهو ایک بیان انجمن — گر گری پیدا زبان هر سر موی بدن
کیا هو نهور تیرا شجع دوران بیان — فرد هوای تو حلق دهر مین ای صف شکن
جب کی شجاعت تیری یاد مجهی آ گئے — بحر تهور دهین دل مین هوا موج زن
آئی زبان پر اگر تیری شجاعت کا ذکر — آب شیر و نخل دل جیسکه هون گرم سخن
سامنی اوسکی اگر تیری شجاعت کا هو — بید کی مانند هستک سام کا هو سستی تن
کوه گرچه هو عدو کا تو سمجهی اوسے — نرم هو نیه کی طرح ای حور زمین تن
جنگ کی میدان مین هو جسی نه سر بر کوئی — روز مین هر چند هو دشمن دین آهرمن
کیون نهو دهاگ تگاگی تیری پر شکر — ساری ایل و پهلوان شیر دل و پیل تن
دهونڈهی جو برام چرخ مشعل تو رشیدی — تجسا نه پائی جوان نیزه و رو تیغ زن
سر پر تیری کیون نهو جان نهو فدا — فتح و ظفر کس طرح جومی نه تیری چرن
نصرت و اقبال هین تیری همیشه غلام — دولت و شروت کسری تری زاده تن
تیز زبان هو میری خنجر پر انکی شکل — وصف پهارک مین گر منهه سی نکالون سخن
واه عجب تیغ هی ساعقه گردار هیه — خوف سی جسکی سدا کانپتی هین پیل تن
دیکهے صریخ گر جلوه شمشیر کو — مهر کے صورت وهین خوف سی کانپی زبان

غیرت عمان بہی ہر قطرۂ ابر سخا — بحر کرم کا حباب ایک ہی چرخ کہن

چشم سخاوت سی گر دیکھی تو سوی لئیم — حاتم و جعفر کی ہو اوس سی عیان سب چلن

دشت سؤالا نحین گر بسی تیرا ابر جود — سبز ہو وی برگ و بار شاخ خلسنی کی ایک رسن

بارش نیسان لطف کشت پہ کر ہو سبز ترے — دانہ کی بدلی دہان خلق ہون در عدن

ہو د زمین بالیقین معدن لعل و گہر — دہان لب و دندان سی تو ڈالی ہے آب دہن

ابر کرم سی تری ہو وہ اگر قطرہ گیر — پر ہو گہر سی حباب مثل صدف بی سخن

سنگ جو پاسی تری چہو گیا پارس ہوا — خاک قدم کیمیا ذرہ ہین در عدن

اگر نگہہ لطف سی دیکھی خذف ریز کو — ہر خذف لعل و در ہو وین دہین ہم ہین

چاہی گدا کو کری ملک سلیمان عطا — بخشش وی مملوک کو تخت خطا و چین

دولت دنیا سی تو کردی اوسے بی نیاز — آئی چو در پہ تری فاقہ کش خستہ تن

بندۂ احسان ترے سب ہین غنی و فقیر — محسن عالم ہی تو دا در سر مردون

بخشش عدیم کو تری نہ پہنچی کبہی — سیکڑون حاتم سی ہو خلق جو شاہ ہین

گر ہر مقصد ی پر کشتی گدا کی ہو ئی — بحر سخاوت ترا جبکہ ہوا موج زن

کان زر و سیم و خشی تو سائل کو گر — چہرۂ پر نور پر لائی نہ اصلا شکن

شمال جو مانگی فقیر بخشی اوسی کا شمیم — نہر کا طالب ہو کر پای وہ ملک عدن

دولت قارون کا ہو تجہ سی جو سائل کو کچہ — غیر تبسم کی نہ لائی وہ دسہ الب پر سخن

بہو تسا لاکی تری اپنی وہ داد و دہش — تری سخاوت اگر دیکھی تا راجہ کرن

پرتو شمہ ہمت سی ہی سوز دل ابر بہن — بخشش بخشش سی ہی بحر کی منہہ پر شکن

دامن سائل سوا آیا نہ ساحل نظر — ہر بن موسی ہیری گرچہ ہو پیدا دہن

ہمت مولا کی مدح ہو نہ سہ ہو ادا — ہر تن موسی مری گرچہ ہو پیدا دہن

تو وہ ہی فیاض عصر جیسی ہم فیض سے — تازہ و سیراب ہی دہر و نی کا چمن

چورونکا دلمین بہتین شکبو جو مطلق ہراس
سوتی ہین اب کہولی در صبح نلک دوزن

ہوگیا ڈر الامان عصر مین تیری جہان
رہتی ہین سب شاد ماں ہل مین وزمن

دشت مین بیخوف فرد سوتی زردار سب
جان ہی کیا دیکھی گرانکی طرف راہزن

جلتا ہی گلگون کلکہ محت رہوار مین
صفحہ کاغذ پر اب مثل نسیم چمن

واہ یہہ کیا آپ ہی جسکا نہ پای نظیر
ڈہونڈہی جو کونین مین پھر سپہر کہن

ابلق لیل و نہار کیون نہو اوسپر نثار
شکل مین ہے گل فدا حالمین ہی یہہ پون

حسن کیا وہ عطا حق نی اوسی لطف سے
دیکھکی خجلت زدہ جسکو ہوی سیم تن

ہون نہ شہر سی کبہی خوبیان اوسکی بیان
نازوادا مین وہ ہی جسکی نظیر پری ہو وہ حین

ہی یہہ شکیل و جمیل جسکی ہوا گی خجل
باغ ارم کی پری حور بہشت عدن

دوسرا ای نظر مثل اوسکی کہین
سیم تن تیز رو مرکب ناز کبدن

حسن کا اوسکی کرون کیا مین بانسی بیان
زحسی خجل جسیکے ماہ حمین ہے ایسی بہین

ابرو پر خم ہلال ماہ دو ہفتہ جبین
یال ہر کا بال ہی مہر کی جیسی کرن

گردن نازک ہی صاف جیسی کہ صبح بہار
کامنین ریبق کی گل غنچہ گل ہی دہن

تیز روی سی تو ہی صرصری منفعل
برق چمک سی خجل چال سی حیران پون

شکل پر ہی ق وش ڈکی چلی تو براق
دیکھکی حیران ہین جسکو غلمان خلد

لنگ ندامت سی ہو پہرنہ اوٹہاوے قدم
چوکڑی بہر نا گر دیکہہ لین اوسکا ہرن

گرمی سرعت مین ہی برق وہ آتش قدم
جسکو یقین ہو نہ یہہ کرلی اسی ممتحن

اوسکی سرعت کبہی پای گا آپ خیال
گرم رو نیون لا کہہ برق کی سیکہی چلن

چوٹیون مین ہے جو بلا اوسکی نہ پہونچی کبہے
لاکہہ کری جستجو نگہت مشک ختن

غرب تا شرق مین جاکی پہرآی وہین
آنی لبون تک تہ پای منہہ سی نکسے سخن

باگ اوچک جاکے نہ پہنچے وہ عیوق تک
ملی یہہ بروج سما کرلی بیک دم زدن

عزت کا ہکشان ہوگئی رستی ساری
بسکہ لبریز شگوفہ ہی ہر ایک دشت و جبل

ہوگئی گلشن دنیا مین پیا بزم سرور
دور جام مئی گلگون جو گیا باغمین چل

دست ہر شاخ پہ ہی جلوہ نما ساغر مل
شیشہ غنچونکی ہین گلبن کی ہین نہان زیر بغل

منہہ سی ایکبار شگوفہ کا اوٹھا کر پردہ
نوعروسان چمن آلی پی سیر نکل

بید کی شاخ چمن مین ہی ہوے پہولونکی چھڑی
کثرت گل سی گلستان ہوا سارا جنگل

ابکی اس جوش سی ہی گلشن عالم مین بہار
خشک جو نخل تہی دامن ہی ہے اب کونپل

چمن دہر ہی ایک تختہ بستان جہان
گل و پہولے نہوی تہی جو کبہی مستعمل

پہولا ہی شاخ صنوبر مین شگوفہ دلکش
بید پر گل ہین لگی سر گلستا غین پہل

تر و تازہ ہوا پہر باغ جہان مین ہر سو
خشک سبزہ جو گیا پہر دوے پا نہی مل

ابکی ہی جوش نغشہ سی یہہ میدان سرسبز
جسطرف دیکہو بیا نمین بچہی ہین مخمل

خار و خس خشک گے پر تہی جو زمین پر ایکبار
تنکی تک سبز ہوئی گ گیا آلی نکل

غنچہ سان آب و گرہ کہولتی ہی باد سحر
جو نہ عقدہ ہو کبہی ناخن تدبیر سی حل

شاہد گلکی جو دیکہی رخ رنگین کی بہار
مثل بلبل ہی دل شیخ و برہمن بیکل

محو نظارہ گل بسکہ ہین سیار فلک
رات دن دیکہتی ہین سیر کبہی نہین پل

نوعروسان گلستان کو جو دیکہی اگر
حور فردوس خجالت سی لی منہہ پر انچل

رنگ سی گلکی حنائی ہی ہر ایک دست بنا
لالہ سرخ ہی گلگونہ رخسار جبل

شکر کرتی ہین بہم سبزہ و گل ابر و ہوا
بلبلین کرتی ہین تحمید حق غرو جل

کیا ہی فیض چمن آرائی جہان سی یہہ عجیب
پہول برسا جو قطر انکی بدلی بادل

اور نسیان بہی چمن مین یہ تمنا آکر
اپنی قطرات کری دانیہ شبنم سی بدل

ہی ہوا مین وہ رطوبت کہ دل سنگ سی اب
دور کیا بدلی شرر کی جو گہر ایسی نکل

برگ اشجار سی ہی اب رطوبت یہہ بہا
حوض و انہار چمن سی جو گیا آب و بل

بسکہ گلگی نظارہ مین مفلوک سی تہا دل
کوہ ہی اگ چمن پی بیابان مین چل

شوق گلگشت مین کیونکر نہو عالم بیکل
ابر و باد و گل و نسرین کو ہو ست و بنفشل

جوش گل سی ہی ہر شاخ ہی بلبل بیتاب
فوج نامہی بسکی ہی ہوئی کوہ و دمن

فکر انبساط مین ہی ہوئی کوہ و دمن
جو نہوی تہی کبہی پہولون کی سی بہار

بہی عجب سی ہی یہہ باغ عالم مین جو ہر شش
ہی ہر ایک سبزہ خط ہو غرق زمرد مین ہر

دور گلگی کہ ہوا فرش زمین پر سبزہ
ہی ہر ایک سبزہ خط ہو غرق زمرد مین ہر

دور گلگی کہ ہوا فرش زمین پر سبزہ
ہی ہر ایک سبزہ خط ہو غرق زمرد مین ہر

کلی سرخی کا ہی یون عکس ہر اک مے میں تر
جیسطرح جام زمرد مین کرن احمر کی

عکس غرخ رشید ہوا نہر و نمین یون جلوہ گر
مصری صفحہ پر جیسی ہو طلائی جدول

ایسی جان بخش ہوی ابکی گلستان نسیم
جسکی آگی ہوا بکار مسیحا کا عمل

تن سی ہو دور مرض جانکو حاصل آرام
جان بلب آی کوئی کرچشمہ انمین سلسل

آج کل سر د ہین بطخ بڑی اسمین بہ اجماع
ہیزم خشک مین اب بسکہ ہی ہوگی کونپل

شمع کی منہ پہ جو دیکھو تو دہوین کے ہر لٹ
زلف محبوب سی ہر بیچین کرتی ہی دل

یون ہی ہر کلی چمک برگ مصفا سی عیان
سر فانوس مین خسرنگ سی ہر شمع کا جمل

ہر گل داغ شگفتہ ہو برنگ لالہ
کہان ہی گل عاشق شیدا جو کوی حرب مثل

زلف معشوق مین او جمن انمین عاشق دل
شاخین سنبل بجا کی لٹکتی ہین پہل

دیکھکر سبز خطکی لب گلگو نہ بہار
لعل ہر رنگ کیا سبز زمردسی بدل

ہی اگر ایسہی یسی فصل اب باد بہار
او ہی روز نمو یو نہین ہر درخت و ثمر

تو نہین دور جو ہون غنچہ تصویر ہی گل
شاخین نخل شکستہ کی ہی نکلی کونپل

چھپی کرنی للگین صورت مرغان چمن
باغمین طوطی تصویر ہر چمن شعر و غزل

اپنی پاون سی غیا نمین جلیں مرسبز
چشم نرگس کی ہو ردشن جو ہی اغماز عمل

ہو کی جاندار و ہین صفحہ کاغذ سی اور
کہیں نقاش اگر نقشہ ز نبور عسل

عود آتش مین جلای جو کوئی بہر بخور
وہ وہ سنبل پہچان ہو میان منقل

نیشکر سی ہوی لذت مین وہان خرزہ کم
نیشکر نیشکر سی اب صاف ٹپکتا ہی عسل

دست گلبوی بردہ و شاخ ہر شجر فصل بہار
دو نوا نرو زون مین آپسمین ہم دست و بغل

اسقدر ابرو ہوا نی ہی کیا صاف چمن
پاون جاتا ہی نگہ کا دم نظارہ پہل

سرو و شمشاد و صنوبر کا جو دیکھا عالم
تین مطلع کی لکہی تازہ و تر بہر بہہ غزل

غزل

ایک ذرہ دلمین بیکی جو ہوا وسی کینہ — رو سیہ اوسکا ہو دارین مین مانند جہل
بغض کو اوسکی یقین جانو کہ ہی بغض خدا — اوسکی دشمن پہ ہی نازل غضب حق جل
ایکساعت وہ نہین خالق اکبر سے جدا — اور خالق بہی نہین اول وہی جدا ہی ایکپل
مہدی ہادی کونین شہ جن و بشر — عالم عالم مبنی اکمل و اعلی افضل
سینکے اس نام مبارک کو پڑہا مینی درود — مطلع چند و ہین آئی لب و دل سی نکل
جو بدل اوسکی اطاعت مین نہین کرو غل — کامل ایمان ہین وہی ہین اونکا اکمل
اوسکو خالق سی جدا سمجھی جو کوئی مہمل — کور ہین دیدہ دل اوسکی و انکہین احول
جو شہنشاہ دو عالم کا ہی اک عبد اقل — جم و خاقان سے بہی رتبہ مین کہین وہ افضل
مرتبہ اوسکی غلامونکا ہوا جو حاصل — نہین پایا ہی کسی ورثی زر و زر ازل
ذات پاک اوسکی ہی اک مظہر ذات ایزد — نایب حتم رسل عالم علم اول
اوسکی فرزندیسی حاصل ہوا آدم کو شرف — شیث و ادریس اتقی پر بایا وہ سید و اکمل
کشتی نوح کو طوفان سی بچایا اوسنے — بہر موسی انورا وسکا فروزان مشعل
مثل چاوش سوار ہین ہی وسکی الیاس — خضر ہمراہ ہی پانی کی اوٹہا چہاگل
گر خلاف اوسکی طبیعت کی وہ کرتا تدبیر — دم عیسی سی شفا پاتی نہ زنہار کسل
قید سی حضرت یوسف کو ملی اوسی نجات — ہوگئی دیدہ یعقوب سی ظلمت احول
نور اوسکی نی کیا نار کو گلزار خلیل — حکم سی وسکی دیا حوت نی یونس کو اگل
موم آہن ہوا داود سی پڑہتی ہی زبور — اوسنی قرات جو کیا نام کو اوسکی دل
الغرض اوسکی رضا جو ہی خدا کی ہی رضا — عمل اوسکا ہی جو تہا پیمبر کا عمل
خاک اوسکی قدم پاک کی لیکر ایکبار — اپنی آنکہو نمین لگاتین اگر اعما نی ازل
ہی یقین ایسی ہوا اوس کور کی آنکہین روشن — دو عالم کی کوئی شی نہو جس سی اوجہل
دیکہکر مرتبہ اوسکا متحیر ہین ملک — ہوش گم کردہ ہی اس راہ مین عقل اول

پشت گردونپہ جو ایکدم تو رکہی بار وقا
صورت طاہل خم پشت ہو سوی اسفل

گر نہ تہامی ہو شہا حلم کا تری لنگر
زوری ارض سراسر نہ ٹہہری ایک پل

تمکنت کا تیری وہ بوجہہ ہی جسکا سایہ
پری اوس کوہ پہ جو قاف کی ثانی ہو جبل

نظمیہ باد ہے وہ کوہ اوری مثل غبار
اپنی آئینہ پر لی ہر صفاہہر اوسی مل

نگہہ گرم سی دیکہی تو اگر سوی فلک
آسمان گنبد مومی کیطرح جای پگہل

باغ اخلاق کا تری ہی جہان ایک چمن
شہر نار غضب آتش و رک اسفل

فکر مداحی مولا ہی جو ہر وقت سجہے
آئی پہر مطلع رنگین ذہن دلسی نکل

مطلع

وہ ترا نور ہی ای واقع تکفیر ضلل
تیغ اسلام ہوی جلو یسی جسکی صیقل

تری قوت سی ہی اب رہن ہاتہی کا بل
سام کیطرح سی ہزال سن یس ہی پل

کہینچکر شکل تری خامۂ نقاش ازل
دست قدرت مین پر ابیض کی مانند ابھیل

اسلیئے اوسپہ ہوتا ہی مہد ہادی کا جلوس
نور کا عرش سی لاہین ملایک دنگل

صاحب الامر کا جو رتبہ ہی اوسی واقف
کب بشر ہی کوی جز ذات خدا و ندازل

قاصد ہم تک چاہی گر اس راہ مین چلے
رخصت قوت رفتار رہو گام اول

خاندان ہی وہ تیرا ای شہ باعز و شرف
جسسے برآی کونین کی امید و امل

جسکے درکار ہا دربان ہمیشہ جبریل
وہ گہر تا ہی ترا حجت خلاق ازل

کارفانی مین خدا کی جو ہی تیرا قربان
تاب کیا او سمین کری دخل جز عقل اول

اپنی ناقہ کا جرس وہ دل قدسی کو کری
کر کوی جاے زیارت کو تری گہر سی نکل

گرد رہ کا ترے سرمہ وہ ہی جسکی خاطر
اپنی آنکہون کا بناتی ہین ملایک مکحل

شمع روشن ہو جہان حسن کی تری شاہا
او سپہ پروانہ ہو مرغ دل عقل اول

شمع محفل کا تری دود گرہا تہم ملکے
حوریان اپنی کفدست پہ پارین کا جل

واہ کیا عدل ہی تیرا کہ توانا و ضعیف
گہ ہین آرام سوتی ہین بلا خوف و خلل

وزد و کاو نکانہ خطرہ ہی نہی بیم عسس
عورتین گاتی ہین زراعت بجاتی ہین دہل

ربط اضداد مین اس مرتبہ پہنچا ہی بہم
باد سی خاک ملی آگ سی باہم ہی جبل

جس مین پرکہ ترا ابر سخاوت برسے
آئین ہر خوشی سی گوہر عوض دانہ نکل

وہ ترا دست سخاوت ہی کہ جسکا بیتاب
پڑی مفلوک پہ سایہ تو ہو وہ اہل دول

تری ہمت لی ثیا ابر بہاری تو خجل
منہہ پہ منیا تلی باشرم کا ہر دم اخیل

تو وہ ہی فلزم ذخار سخاوت جنی
خرمن لعل و گہر بخشی یہہ ہی فیض اقل

سامنی تیری شہا خاک سی تم ہی اکسیر
بخشتا تو وہ طلا ہی مثال خرد دل

ہی سرسبزی سی کلزار زمانہ محروم
او سپہ گر تیری سخاوت کا نہ برسی بادل

لاکہون بخشی تو اوسی پچھہ زر باف و حریر
تیری بسکاری مانگی جو گدائی کہل

تو وہ جواد ہی بخشش تری گنجی شمار
حد تعداد مین وہ ہو نہ کسی سی فیضل

دولت ہر دو جہان سکی دی گر دی تو بغنے
مانگی بخشی وہ شی جو کہ ہو ہرشی مین اقل

تیری بخشش مثل دسی اعلی کری ہر شی مین عطا
پیسہ نا چیز کا طالب ہو جو بخشی لاکہ زل

ابسخی جوادی کا احوال ہو تحریر کردن
حشر تک ہو نہ تمام اوسکو لکہون گر تحمل

اسی بہتر ہی حسام اب کہ ندی طول سخن
پہیر خامہ کی عنان آگی اسی رہ مین نچل

گر رقم باب شجاعت مین کچہہ ایسی اشعار
جنکی مضمون سی نہ بہتر ہو کلام اول

مطلع

نگہ گرم سی دیکہی تو اگر سوی جبل
موم کیطرح سی خارای جبل جای پگہل

سامنی تیری شہا تو وہ ہی مثل خرد دل
چاہی جب تو ید قدرت سے اوسی ڈالی مل

قدرت و زور و براک طرحکار و زاول
دی چکائی تجہی واللہ خداوند ازل

قوت دست یداللہی قبضہ مین تیرے
دست اعلی ہی ترا دست زبردست اجل

اسکی جوہر کو نہ پہنچے تو ہی بیشعر بیہیے — صاف ہر عیب سی ہی صورت بیشتر اجل

تیا ری اسپ پر لوس تی کری تو ہی ثنا — عقل حیران ہو دیکھی اگر اوسکا چہل پل +

اوسکی چالاکی و شوخی کا بیان ہی کیا مضمون — حلقۂ چشم تصور مین نہ ٹہرا ایک پل +

نظر آجاتا ہی ہو جاتا ہے اتنہو نسی نہان — برق خاطف ہو فلخن جسی ہی ایسا چنچل

ہر کا بی کا کری عزم اگر پیک خیال + — صورت مرتب شطرنج رہی پایہ و حل

اوسکی چالاکی احوال جو تحریر کرون — ابہی ماتہو نسی یہہ شدید زقلم جاری و چہل

اسقدر حسن ہی رکہتا وہ جسکی آگی — حور فردوس کی لی شرم سی سنہہ پر اچنچل

خوبرو مین ہی وہ خوبان جہان مین افزون — ہی جسیلان جہان مین وہ نہایت اجمل

دیکہی اگر اوسکا تخت تاز تو شرمندہ ہو رشک — چومین تہہ اوسکی جبین کا وہ قدم کا نقش

کیا ہی شکل اوسکی کہ جسپر سی حسینان چہل — ہوتی قربان ہین آنکہون کو قدم پر پل

حسن کا اوسکی یہہ شہرہ ہی کہ جسکو سنکر — برمن و ترک ہوئی ہین خوبان جہانگی بیکل

پیچ و خم بالون کا اوسکی مین کرون کیا تحریر — کاکل حور جو دیکہی اوسی جائی بل بل

بہم واندیشہ سی باہر ہی کچہہ اوسکی رفتار — عقل حیران ہی جسکو نکی حواسو مین خلل

ہی کہا گر اسی شدید زفلک سیر تہین — خوبرو مین یہہ مہوش ہی نہایت اجمل

خوشخرام ایسا کہ شرماہی غزال رعنا — دیکہی چلتی ہوئی اوسکو جو زمین پر کوتل

لہکشان آنکہہ چرالیتی ہین جسکی آکے — اوسکی گردن درخشان ہی مرصع بیکل

خانۂ زین کی ثنا کیا کرون سبحان اللہ — ثانی کرسی عرش اوسکو ہی کہنی کا محل

بس اب کہتا ہی آگی کہ حسام اب خموش — اوسکی راکب کا تو مادح ہی حق عز و جل

رہنما سی اوسکی جو واقف ہو کری اوسکی ثنا — سو بحمد ذات خدا کسپر یہہ عقدہ ہی حل

تو تہان در کہان و مہ شہ کون و مکان — عالم پاک سی کیا خاک کو نسبت ہی چہل

اسکے خوبی کا بیان ہو تا نہ تا روز اجل — لکہتا تعریف سراپا کی جو شی اول

تمت تمام شد بعضله وکرمه

جو اپنی طالع منحوس بد اختری دیکھے
نہ پھر روی سعادت تا قیامت شتری دیکھے

رہی سکتی میں دش بھول جانے سخت چرخ ہو
ستارے کی میری گر سیر چرخ چنبری دیکھے

سکندر کی جو طالع پر پڑی عکس اسی سمت کا
نصیبوں کی نہ اپنی زیست بھر پھر پائے دیکھے

سعادت ہو نحوست تو ظلمت صبح شام اکثر
جو رنگ سایہ کو کب کا میری شتری دیکھے

بزنگ مہرہ شطرنج شش در مہر گردون ہو
مقدر کی میری مہرے گروہ شش در دیکھے

جفائی آسمانسی دیکھتا ہوں جس مصیبت میں
نہ دشمن بھی جی پر گنبد نیلوفری دیکھے

سر کشت امید ہی تو ابر یاس پر سایہ
ستم سی کاٹ ڈالی شاخ مطلب ہر ہری دیکھے

بجز رنج و پریشان حالی و افلاس ناداری
نہیں امکان کوئی ہاتھ نسی اپنی بہتری دیکھے

ہمیشہ حسن دل میں ہیں دانا اسکی ہاتھ نسے
شراب عیش سی خواہش ہمیشہ مفتری دیکھے

برہنہ رکھتی ہی عالی نسب کو گردش دوران
کلیجہ ابر لونکی خجلت پشمی و زری دیکھے

ندیوں شراب ہیں عجوبہ صاف طینت نہ اجو
لباس اونکی بشکل آئینہ خاکستری دیکھے

ہلاکو سہول جاتی ظلم اور ضحاک مارونکو
تحیر ہو جو اس سفاک کی غارتگری دیکھے

نشان عنقای مغرب کا مٹا کر بہر کیا شہر
بہت خوش حال کی گر سیہ بالی پری دیکھے

مہیا تا قافمین سیمرغ کو اسوا سطی السیے
کہ زال زر نہ اوسے فیض کو دک پرور دیکھے

زوال آمادہی ہر روز اسی مہر اوج گیر پر
نکیون ہر شب کمال ماہ نقص لاغری دیکھے

ہمیشہ خشک کہی ہی یہہ ظالم گرسنہ گللو
کوئی خیر چشم خون افشان ہیں ممکن تری دیکھے

حسام اب چھوڑ شکوہ آسمانکا کر غرور انے
کہ تا جوہر ترے در سخن کا جوہری دیکھے

فروغ مطلع ثانی وہ دکھلا مشرق دے
کہ چشم ذرہ و مہ نور مہر خاوری دیکھے

مطلع

قدر در حکمی حواس سہر کی جلوہ گری دیکھی
نہ سر و اور ماہ کی جانب کو پہر کبک دری دیکھے

سبق لی سحر کا آکر بیاض چشم فتانے
بجو تیری نرگس جادو کا عالم سامری دیکھے

حسام اس بحر مین لکھتا ہون ایسا مطلع روشن
کہ آئی وجد مین گردوں کا جلوہ نوری دیکھے

ہر اک رخ خوبرو رشک بتان آذری دیکھے
حسین بحتی نہ ہو پر لیکن اے ارشک پری دیکھے

تو وہ ہمثیل و یکتا حسن و صورت مین ہی اے پیارے
تصدق ہو پر تجھ پر اگر خوش پیکری دیکھے

فدا کیونکر نہو عاشق نیا ہر وقت جب تجھ مین
کرشمہ غمزہ و ناز و ادا و دلبری دیکھے

کہی کیونکر نہ شہر حسن تجھ مہ کو شہ خوبان
زیادہ سب سے توسنی جو تجھ مین دلبری دیکھے

مجمل ہو گل جو ہو رخسار رنگین کا تماشائے
نہ بلبل گلی مین بھالے پھر گر صورت تیری دیکھے

گہر کو جانی قطرہ لعل کو سمجھی خذف ریزہ
جو آب رنگ و بوے دندان لب کا جو تیری دیکھے

صبا سنبل کو پیچ و تاب دیا صد پریشانی
جو اوسکی زلف پیچا پیچی خیال ہمسری دیکھے

بسان حلقہ عینک ہو حیران آنکھہ نرگس کے
ترا آئینہ رخ گر بچشم ظاہری دیکھے

یہہ عشق شمع عارض مین جلا ہون صبح سے شب تک
کہ پروانہ جلی میری جو بال و پری دیکھے

کہانی جیت ہی عشق مہ لیلی شمایل مین
حسب مجنون کو ہو میرے جو پیراہن دری دیکھے

کیا بیقدر ہم چشمون کی آگی تنگدستی نے
سخن کیا کیا نہ ہنی تری ہا ہنون سی دوری دیکھے

پڑہون اب مطلع روشن تمامی جمع مومنین
سخن دان اہل معنی تا مری انشوری دیکھے

مطلع

اگر اب و صفای سلک نظم شاعری دیکھی
تو کم قدر آسمو دنسی موتیونکو جوہری دیکھے

وہ کیسون صفحہ مضمون پہ مشکل شاہد معنی
کہ ہو مانی کو حیرت گر تری صورتگری دیکھے

پیرا دیوان ہی جنت مگر معنی حور عین نے
اوری ہوش و سکو گلزار ارم کی پری دیکھے

نگارستان چین رنگ رنگ نظم ہی میرے
کہو بہزاد و لوتا کو میری صنعت گری دیکھے

صلہ کوس سکندر مین سا نام شہرت پر
میری نوبت اگر ملک سخن مین سنجری دیکھے

نظیری اس تہ با نمین مجھی سمجھی نظیر اپنا
اگر وہ منصفانہ آکی میری شاعری دیکھے

کہی شہرہ ہی اسکا ہند سی ایران و توران تک
جو میری شستہ و رفتہ سخنگو شہسری دیکھے

کری دز بکو زرا و رخاک کو اکسیر سیمین بکین — جو چشم مہری وہ نو عین حیدری دیکھیے
غبار رہ کو اسکی سرچشم حور عین سمجھیے — ملی آنکہ ہو مکو گر نقش قدم او سکا پری دیکھیے
اگر اسو انکو دیکھی وہ رحمت کی نگاہ ہوشی — عذاب حشر سی پہر آپکو ہر ایک بری دیکھیے
تصدق ہو تن و خو رشید و سہ ماہ امامت — بلا گر دان ہی و سپہر چو چرخ چنبری دیکھیے
غنی درویش گدا دنی کو ایک بلکین کری اعلے — ترحم سی جو وہ نور خدا انکو ذری دیکھیے
لگی دامن دولت سئی اسکی شنگ شین سمین — در مطلب سی جیب و آستین اپنی بہری دیکھیے
شقاوی شربت بیدار و زر و رنج مطلب سی — قوی مفلوک کو گر در دسے دلی نری دیکھیے
وہ عالم ہو نکیو نکرا و سکی فرمان حکومت مین — عیان جسکی سمین شان و شوکت پیغمبری دیکھیے
نہو گر نور گیر او س پہ بر ق امامت کا — قیامت تک نکوئی روی مہر خاوری دیکھیے
بہم شیر و شکر ہین شیر و آہو عہد مین اوسکے — نہان نو شیروان ہی جو عدالت گستری دیکھیے
ہو شاہ راہ دین پر پیروی اوسکی کری کوئی — تو یہ نقش قدم روشن چراغ رہبری دیکھیے
سنے وہ حسرو کو ہن لی دو رحمایت مین — نہ ہو وہ گر دش دون دونی بری دیکھیے
ہو شامل حال جسکی لطف اوس مولای رحمتکا — نکیو نکر زوال کیتی اس وہ مہر اوری دیکھیے
رسے زایر جو درگہ الہ کا مجاور ہو — نکیون اینا ثبات چین جلد مین یا وہ دری دیکھیے
عذاب قبر و محشر اور صراط اور حشر سی کیا ڈر — جمال پاک و سکا جو کہ وقت آخری دیکھیے
چراغ دین ہو جسکا اوسکی مبدان حمایت مین — نہ جنبد ہ ہو قوم عاد کی گر صرصری دیکھیے
بسان چشمہ نور دیدہ دل اوسکا روشن ہو — اگر اوس نور خالق کو بچشم ظاہری دیکھیے
جو ہو شمع لولی اوسکی سی قندیل دل روشن — تو تا عرش تک اوس نور کی روشنگری دیکھیے
پرہون اوسکی حضور مین ایسا مطلع دلکش — جسی دیدہ دل نور مہر خاوری دیکھیے

مطلع

اگر فقر مراتب کی تری بالا تری دیکھیے — او بہتا سیر نہ پہر تجلب سی چرخ چنبری دیکھیے

جو تیری ریزش ہمت کی عالم پر دیکھی
تو ہو خشک ابر باران بہر نہ نگہ نہ سی کری دیکھے

کری جسجا ترا ابر سخاوت قطرہ افشانی
تو ہر دہقان و ہان کشت تمنا کو ہری دیکھی

جو بخشی میری بکر فکر کو زیور تری جت
جہان خسرو رشید کو معدن کی زرگری دیکھے

تری عمان بخشش سی جو ابر دہتی تو ایک عالم
لف سائل مین ہو قطر یکو کری کو ہری دیکھی

تو وہ جواد ہی قارون پہ گر تیرا پڑی سایہ
خلائق ادسی بہر اکرام معن و جعفری دیکھی

لکھون سنجاعت مین مہر سان وہ مطلع روشن
چمک خاتم کی سجائی جواب کی انوری دیکھے

لکھون فیاض دوران جو دنیا گر مین کاغذ پر
وہ کاغذ کا غذ رسی بہر شے ہمسری دیکھے

کری ابر کرم ہر خشک تر کو جب ہر شاخ
شجر ہون شاخ آہو سبزی بار آوری دیکھے

دکھائی رنگ آب فیض گر ہر کرم تیرا
تو ہر تہر کو رشک لعل و گوہر جوہری دیکھے

زمین پر رشک قلزم ہی محیط فیض کا قطرہ
جناب او شبے فلک سان ز رچرخ چنبری دیکھے

تری فیسان ہمت کی ہو گر قطر یسی ابستر
جہات جو کو گوہر ار صدف سان جوہری دیکھے

پری جسجا پہ تیری مضمضہ کا ایکو زہ پانی
وہ خاک آلیسری بہی آب رو مین ز رد دیکھے

وضو جسپر کری تو اوس زمین سی ہو گہر پیدا
جہان نقش قدم سی کان لعل احمری دیکھے

اگر چاہی تو بخشی مور کو ملک سلیمانی
عروس سلطنت کا سہرہ ای شستر دیکھے

نظر آی نہ اوسکو منع لطف و کرم تجہہ سا
دو عالم گر بچشم سیر چرخ چنبری دیکھے

نکیون کر بندہ احسان سر آوے روح ہو ہر ایک
تری ذات مقدس مین جو عالم پروری دیکھے

ہو معنی زایدہ شرمندہ حاتم شستہ و حیران
سبک افسین خجل جعفر سخاوت گر تری دیکھے

تجہہ جود و فیض ابر ہو جب محسن عالم
تری جانب نکیونکر خلق خشکی تری دیکھے

نظر آی نہ ساحل تیری دریائے سخاوت کا
اگر چشم کو الک سی فلک نیلو فری دیکھے

عیان ہی ریزش ہمت سے شور شک باد انگیز
خجل ہو ابر نیسانے جو دور ریزی ترے دیکھے

لکھے خامہ میرا کہ وصف جود شاہ والا کے
سدا لوح و قلم کو جسکی کری دفتر دیکھے

نوکر کرسشہر مادہ گو دیں لی بچہ آہو — لبو تر بحری و شاہین سی لطف مادری دیکھے
بزو غم پلنگ و ببر ایکجا پر نظر آئے — ہم سیفار و بار سرکر کبک دری دیکھے
خوش یہ عدل تیرا ہی جہان میں منصف وران — کہ بہولی عدل کو کسری اگر صفت سنی دیکھے
جو دستور العمل دیکھی کو لی تیری عدالت کا — تو لی آئین وہ قانون عدل سنجری دیکھے
لکھا چاہی جو وہ اک نامہ عقل عدد کھا تیری — تو ہو سنگ و سمین چرخ کاغذ و فری دیکھے
اب آگی چاہتا ہی ل کہ مضمون تمہارا گنین سے — طبیعت سیر گلزار نہو راگ دری دیکھے
نکھاون تیری فکراب کہ جسکو سنکی ہر دشمن — مری خامہ سی کارزو والفقار حیدری دیکھے
جو میدان غا مین ال تیری صفدر دیکھے — تو مثل مہر رستم کی بدن مین بہتری دیکھے
نکبو نکر خوشی خورشید لرزان آسمان پر ہو — تری حب باز و دشمین قوت پیغامبری دیکھے
لگا کر عینک خورشید دمڑہ ہو ہی عالم مین — نہ لیکن دیدہ گردو نکھین تجسا جری دیکھے
جگر شق سام کا ہو ہرہ گشتاسپ ہو پانی — تجھی کرتی ہوی گر حملہ ہای حیدری دیکھے
تہی قالب کری مانند عمر عبد دو مرحب — تری حب باز و دشمین دو روز خیبری دیکھے
کرین چو رنگ دہی اہفدیار آئی جو میدان مین — تری ادنی غلامو نکو غلام انسی جبری دیکھے
قدم دو چو مے اور آگے شمشیر و سپر دہری — تری گر تیغ عالم گیر شاہ خاوری دیکھے
صدو جلکر نکیون تیر شہاب آسا فراری ہو — جو برق تیغ سی تیری وہ کارا ذری دیکھے
دو پیکر شل جوزا ہو زحل گر سامنی آئے — تجھے مریخ بکتر مین ہلارگ گر تری دیکھے
تری ای اشجع عالم شجاعت ہو بیان کتنے — جری تجسی زہرہ زیر چرخ چنبری دیکھے
مخالف دغل کیا جو بجلی جای تیری ہا ہو تنے — نبی پولاد کا تو بہی نہ روی جان بری دیکھے
نظر اوس شخص کو اک لمعہ برق قضا آئی — چمک تلوار کی تیری جو وقت صفدری دیکھے
نہ برآمین نہ بر دستان سر کش تیری ہا ہو تنے — چہپای سنہ کو رو تین تن اکر صوت تری دیکھے
فلک گر شغل خورشید لیکر جستر تک ہو مدی — محمد تجسی افزو نہ تہ جبکار و جری دیکھے

غرض اس مرثیہ کی کر لکھی مرا خامہ ۔۔۔ تو کاغذ ہا و مین جای سیر دقری دیکھے

بس اب خاموش ہو تو ای حسام اور کر دعا حق سے ۔۔۔ کہ یارب کوکب مقصود میرا بر تری دیکھے

مرا چمکا کری ہر دم ستارہ اوج مطلب کا ۔۔۔ نہ میرا بیر قسمت کبھی بد اختری دیکھے

غبار معصیت دھو آب رحمت سے مری خالق ۔۔۔ کہ تا آئینہ خاطر میرا جلوہ گری دیکھے

کریما فضل سی تیری یہ تیرا بندہ عاصی ۔۔۔ نکو ئی رخ دنیا تا بوقت آخری دیکھے

تمنا ہی یہی دلمین دوبارا کربلا جاکر ۔۔۔ مزار پاک مولا کو بچشم ظاہری دیکھے

شا خوانی کری ہر روضہ معصوم مین جاکر ۔۔۔ کہ جس ہی دیدۂ دل نور شمع رہبری دیکھے

خداوندا برا ک زوار و حاجی ذاکر و مومن ۔۔۔ نہ دنیا کا کوئی صدمہ بچشم محشری دیکھے

رہی سرسبز و خرم دوستدار ساقی کوثر ۔۔۔ ہمیشہ مرتبہ کی اپنی وہ بالا تری دیکھے

نہ آفات سماوی سی اوسی پہنچی کوئی صدمہ ۔۔۔ مگر دلمین غم شبیر و رنج شہ پری دیکھے

خصوصاً وانکہ بابرکات اوستا دزمن فرخ ۔۔۔ الہی دیدۂ مشتاق اوسکی ہر دم بہتری دیکھے

کرم سی بتری اونکا ہار و رنخل تمنا ہو ۔۔۔ نہ باغ مطلب دل برگ ریز صرصری دیکھے

عطا کر دولت کونین اونہین بے منت غیر ۔۔۔ ز مرمطلوب سی دل حیف کام جانبری دیکھے

جہانونکی دوست ہین اونکی حمایت کر بر افتیر ۔۔۔ عدوی روسیہ دایم عذاب قاہری دیکھے

تمام شد

فصیدۂ مدح ۔۔۔ حضرت پیغمبر

گر لکھی رنگ بہار چہرۂ زیبا قلم ۔۔۔ ہو گل مضمون سی اک شاخ گل تر سا قلم

ای پری تری صفائی روی سادہ گر لکھی ۔۔۔ مثل آئینہ پی کاتب ہو حیرت زا قلم

گر کری تحریر جلوہ کو تری ای مہر حسن ۔۔۔ صاف کاغذ پر بہاوی نکا دریا قلم

گر لکھون خورشید رو اوسی سراپا کو تری ۔۔۔ نور مین خط شعاعی سان ہو سر تا پا قلم

دیکھی گر اوس سرو قامت کی خرامان ناز کو ۔۔۔ سجھے طوبی سی دو بالا وہ سہی بالا قلم

یوسف دوراکو گر دیکھی تو اوسکی چاہ مین ۔۔۔ وی بہا یعقوب سان آنکھونسی اکدر یا قلم

گر لکھی اوس گلشن رخسار و گیسو کی جہت ۔۔۔ دست راقم مین ہو شاخ لالہ خمرا قلم

گفت زلف بنفشہ کو گر لکھے مین جب ۔۔۔ بنگیا عنبر فشان کی نظر سا قلم

لکھی گر مین مخمون جبین بخش صنعت کی ۔۔۔ ہو شکنجہ مثل شاخ نرگس شہلا قلم

کاکل مشکین کی تیرے گر لکھی تو اوسکی چاہ مین ۔۔۔ ہی دم تحریر کیا کیا پیچ و خم کھاتا قلم

لکھی گر ابرو کی تیرے تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا خمدار مثل طاق ابرو کا قلم

لکھی گر مژگان تیرے تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا مژگان سان نوک سنان پیکان کا قلم

لکھی گر ابروی خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا ابروی خوبان عالم کا قلم

لکھی گر مژگان خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا مژگان خوبان عالم کا قلم

لکھی گر زلف خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا زلف خوبان عالم کا قلم

لکھی گر خط خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا خط خوبان عالم کا قلم

لکھی گر خال خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا خال خوبان عالم کا قلم

لکھی گر چشم خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا چشم خوبان عالم کا قلم

لکھی گر لعل خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا لعل خوبان عالم کا قلم

لکھی گر دندان خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا دندان خوبان عالم کا قلم

لکھی گر لب خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا لب خوبان عالم کا قلم

لکھی گر ذقن خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا ذقن خوبان عالم کا قلم

لکھی گر بناگوش خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا بناگوش خوبان عالم کا قلم

لکھی گر گردن خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا گردن خوبان عالم کا قلم

لکھی گر سینہ خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا سینہ خوبان عالم کا قلم

لکھی گر ساعد خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا ساعد خوبان عالم کا قلم

لکھی گر ساق خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا ساق خوبان عالم کا قلم

لکھی گر پا خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا پا خوبان عالم کا قلم

لکھی گر دست خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا دست خوبان عالم کا قلم

لکھی گر انگشت خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا انگشت خوبان عالم کا قلم

لکھی گر ناخن خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا ناخن خوبان عالم کا قلم

لکھی گر مو خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا مو خوبان عالم کا قلم

لکھی گر خط خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا خط خوبان عالم کا قلم

لکھی گر خال خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا خال خوبان عالم کا قلم

لکھی گر چشم خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا چشم خوبان عالم کا قلم

لکھی گر لعل خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا لعل خوبان عالم کا قلم

لکھی گر دندان خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا دندان خوبان عالم کا قلم

لکھی گر لب خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا لب خوبان عالم کا قلم

لکھی گر ذقن خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا ذقن خوبان عالم کا قلم

لکھی گر بناگوش خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا بناگوش خوبان عالم کا قلم

لکھی گر گردن خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا گردن خوبان عالم کا قلم

لکھی گر سینہ خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا سینہ خوبان عالم کا قلم

لکھی گر ساعد خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا ساعد خوبان عالم کا قلم

لکھی گر ساق خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا ساق خوبان عالم کا قلم

لکھی گر پا خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا پا خوبان عالم کا قلم

لکھی گر دست خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا دست خوبان عالم کا قلم

لکھی گر انگشت خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا انگشت خوبان عالم کا قلم

لکھی گر ناخن خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا ناخن خوبان عالم کا قلم

لکھی گر مو خوبان عالم کی تو اوسکی تعریف مین ۔۔۔ ہو گیا مو خوبان عالم کا قلم

گر لکھی وصف لب شیریں ترا شکر خا قلم
بیشکر کا لطف اکیدم مین کری پیدا قلم

جبسی دیکھی سرو قدکی گلشن رعنا مین
قمری و بلبل صفت ہی نغمہ خوان میرا قلم

مین و مجنون ہین ترے چہرہ و تن کے جیسے
سرکری میرا اگر تو غیرت لیلے قلم

ہو وہین شاخ گل رسی تراکت مین سوا
ہاتھ سی چھوٹی اگر وہ شاخ بی پروا قلم

قسطرح کھینچے بہلا تصویر دوس خوش تخوار کے
زور طاقت اسقدر رکھتا نہین اصلا قلم

مصرخوبی مین وہ یوسف ہی مرا سکو غیر نے
واسطی جسکی ہوی سر سیکڑون مانگا قلم

گر کھنچے اوسی میری رشک مسیحا کی شبیہ
دست مانی مین کری پیدا دم عیسی قلم

اوسکو کچھ نسبت رخ پر نور جانا نہین
تس لی نور رشید کی تشبیہ ہی دیتا قلم

جب لب معجز نمایہ کی مدحت وہ کرے
گیون نہ پڑ مردہ مضامین کو کری حیا قلم

حشر ہوتا ہی خرام ناز وہ تیہی سے ترا
یاد قامت مین قیامت کرتا ہی برپا قلم

غیرت از رنگ مانی صفحہ قرطاس ہو
حسن کو تیری اگر ا وسپر کری املا قلم

لوح پر لکھتا ہی جب اوسکا جمال لایزال
آپ ہو جاتا ہی وسی عاشق شیدا قلم

بدر کی وصفی یہ مین کھینچون تری تصویر تو
ہاتھہ اگر خط شعاعی آی ہوا وسکا قلم

مدحت گیسوی مشکین تو کری تحریر اگر
عطر بیز مین ہو رشک عنبر سارا قلم

تختہ قرطاس ہو گلہای معنی کا چمن
گر گل رخسار کی مدحت کری انشا قلم

قسطرح اوصاف اوس سوسیانی مین لکھون
نازک گل سی نہو باریک تر میرا قلم

پیشہ غم سی ہوا صد چاک بلبل کا جگر
باغبان نی کی جو مین شاخ گل حمرا قلم

گر دیا اوسنی پریشان کا کل دلدار کو
دست شاطہ ہو غالی سی خدا وند قلم

کاغذ ابری پہ لکھہ کر حال روئے کا مرے
رات دن ابر بہار یکی طرح رویا قلم

ہی وہ عنقا کی طرح موہوم مضمون دین
ہاتھہ کب آئی گا ہو گر مجھ سا بہر جویا قلم

حیف اوس سمع حریم حیدر کرار کا — بیخطا تیغ ستم سی سر کرین اعدا قلم
جانتی ہی قوت بازو سی فرزند علے — پر کیی اہل جہانی بازو سی مولا قلم
تر تا جب ماہ بنی ہاشم تو از ان ہی ہین — تا دم آخر نہ چہوڑا ہاتہہ سی اے وا قلم
پر کیی یاقوت کی اوسکی عوض جنکے عطا — بازو سی عباس نامی جب ہوے اجا قلم
لکہہ رہا ماہ بنی ہاشم کون ہین اوسی ثنا — کیون نہو روشن ہلال عید سان میرا قلم
اوج رفعت کو قلم گر لکہی تو ہو سر فراز — مثل مدآہ حای اوج تک سیدہا قلم
روشنائی بدل قرطاس ہو خونفشان — حال دشت کربلا گر لکہہ کرے املا قلم
مرکب عازی کی ہو ذرہ بہ جالا کی رقم ✦ — صفحہ کاغذ کی گر عرصہ صحرا قلم
ثنا غم آل عبا ہی کہ جسکی سوگ مین — اب تلک کاغذ پہی ہی اشک سیہ رو تا قلم
اوسکو رتبی جو کیی ہین حق تعالی نی عطا — آدمی آگاہی نہین کہتا ہی کہہ اصلا قلم
دور بان مدح خوان ماہ بنی ہاشم کا ہو — قدرت خالق سی ہو جای اگر گویا قلم
روز کاغذ پہی لکہتا مدح سقای حرم — کیون نہو میرا سب اقلام مین سر فراز قلم
اوسکی جو ماوج ہین اونکی نامۂ اعمال سی — حرف عصیان دور کیا ہی کری منہا قلم
راست سرو سر فراز باغ حیدر کی ثنا — گر لکہی قرطاس پر ہو ہمسر طوبی قلم
جسکے باعث سی ہوا سر سبز گلزار نجات — ہوگئی وہ نونہال گلشن زہرا قلم
دیکہہ لی تصویر یہ دست نور الہی کی اگر — تجہکو حیرت عمر بہر بانی کا ہو سکتا قلم
وصف عباس دلاور مین کری اوسکو سیاہ — لوح کی بدلی جو پای تختہ عنبر قلم
دل نہین بہرتا مرا اس مدح خانی سی حسام — ایک نیستان ہو اگر کاغذ پہ فرد وہ قلم
دیکہکر ماہ بنی ہاشم کا مشتاق جناب — لوح دل پر لکہہ گیا یہہ مطلع بیضا قلم ✦
تیری مہر رخ کا ہی راقم جوای مولا قلم — کہکشانی نسبی ہی تجلی مین ہو سیر اقلم

کر لکھی اوسپر تری خلق حمیدہ کی صفت
صفحہ کاغذ کو کر دی جنت الماوا قلم

نخبت اخلاق سی پیہو اگرا و سکا دانہ
شاخ صندل سی فزون خوشبو کری پیدا قلم

گلشن اخلاق کی تری کری کلکدم چو سیر
غالیہ بازی مین ہو جیون عنبر سارا قلم

بخشی الکذرہ جو خوشبو اوسکو تیر لطف عام
خامہ عنبر فشان ہو عطر کی گویا قلم

وہ ترا الطاف ہی محبوب عالم دلفریب
جسکی تعریف حمیدہ کر لکھ نہین سکتا قلم

گلشن خلقا جو اوسکی عکس خامہ پر پڑی
رنگ بو مین ہو و ہو مین شاخ گل ترسا قلم

برق دم راب مطلع روشن وہ کاغذ پر لکھون
تیغ بران کی برش جسی کری پیدا قلم

کر لکھی شمع شجاعت کا تری شاہا قلم
ہالہ مین مدا حکی ہو سام کا نیزا قلم

قصد جب مینی کیا تیری شجاعت کو لکھون
بیدکی مانند خوف و رعب سی کانپا قلم

اشجع دوران وہ ہی تو جسکی ضرب دست سے
اکیدم مین ہون ہزارون ہی سر اعدا قلم

چوم لیتی ہی قدم اگر تری فتح و ظفر
کسطرح تجکو نہ لکھے رستم و ہیجا قلم

نصرت و فیروزی و اقبال ہین تیری غلام
کلمہ نہین سکتا تیری جلال کو حاشا قلم

وہ بہادر ہی تو لکھا جب تری ناوک کا حال
طائر بیتاب سان و قرطاس پر تڑپا قلم

آب زہرہ ہو و لیرون کا جگر شق ہو تمام
تیر از ور دست بازو گر کری اطلاقلم

تیغ بران کی صفت مین کچھ کری تحریر گر
تیز تر مثل دم شمشیر ہو میرا قلم

واہ کیا سیف دوسری یہ تیری مانند برق
سرکی جسمی ہزارون ہی دم ہیجا قلم

ہمکا کاہی وہ ملایچہ پاکہ پیغام اجل
ایکدم مین لاکہ ہون جس سی سر اعدا قلم

تہر تہر اتا خوف سی اسکی ہی خورشید فلک
کر چڑہی یہ چیر چیر کر دی سر جوہر قلم

کیا کرون مین اوسکی نیزہ کو رقم لرزان ہی ہاتہ
خوف سی دست عطارد مین نہین چلتا قلم

جو کی بکتہ مین ہی جاکر چہپا جلا چرخ
لو حکا دہلا کلیجہ خوف سے کانپا قلم

نامہ ای اوسکی گر مضمون ترے تلوار کا
تیز دم ہو مثل شمشیر و دو دم میرا قلم

اگر چو پائی ہی کرتا عدل نصفت مین تری — ورنہ دورہن گی کرتا عدل دست دپا قلم

تخل عمری پر پڑی تیرا جو ظل معدلت — تیغ خورشید قیامت ہی نہو اصلا قلم

اکی میزان عدالت مین تری کردہ تلی — ہوگران باری مین کوہ قاف سان میرا قلم

اب ثنای مرکب مولا مین لوح فکر پر — تازہ تر مضمون یہ چالاکی سی ہی لکھتا قلم

واہ کیا گہوڑا ہی جسکی مدحین قرطاس پر — ہوگیا مانند حیرت صاف اب میرا قلم

اوسکی چالاکی و تیزی کا اگر مضمون لکھی — مثل باد تند ہوجائی جہان پیما قلم

پر نہین رکہتا اگر اوڑتا ہی وہ مثل پری — عشق کری جواوسکا دیکہی چہرہ زیبا قلم

ہی حسین و تیز پا مثل براق تیز رو — کیون نہ گہوڑون مین لکہی اسکو پہلا قلم

گرچہ دہوندی اہلق ایام پر ہوکر سوار — ہو سراپای نہ اوسکا ثانی دہتا قلم

چہرہ کش شہر رنگ لیلی وش کا ہون تعریف مثل قیس — ہو پریشانی سی ہو مانی کا حیرت زا قلم

توسن فکر رسا و مرکب و ہم ملک — اوسکی چالاکی نہ پائی گر لکہے اسکا قلم

برق سان جاتا ہی دم مین غرب سی تا شہر شرق — لکہہ کی چال اوسکا ہوا موج ہوا میرا قلم

تا کجا طول سخن بس ای حسام اب ہوخموش — چل نہین سکتا اب آگی مرکب خوش پا قلم

دونو ہاتہون کو اوٹہا کر مانگ حق سی دعا — یاالہی لو چرب تک ہی قدرت کا قلم

شادمان و خوش رہین سب دوستداران علی — لوح مطلب پر سدا جاری رہی اوسکا قلم

جوکہ ہین زوار و حاجی متقی و پارسا — دفتر اعمال پر اونکی ہو رحمت کا قلم

غم نہ یکہین شیعہ و مومن و عالم مین کبہی — صاد اونکی فرد مقصد پر کری زہرا قلم

اور جو اعدای دین ہین اونکی آنکہون کی لئی — مثل سیل آشین بنجای سرتاپا قلم

مطلع

اوٹہالی چہرہ مضمون سی کر نقاب قلم — دکہادی شاہد معنی کو ہیجاب قلم

جو مدح زلف کو لکہے یہ مشکنا ب قلم — تو مثل سنبل تر کہای پیچ و تاب قلم

بیشتر وہ ہری کا غذ پر ارسان گریبان
جو پای پری رو دوپہ زیبا قلم
کی اگر لب جان بخش ہی تری وہ کلام
دکہادی معجز عیسی کا ہر جواب قلم
تری شاہ دی ای جب نظر کونسا
کہی نگہون سے عالم کا انتخاب قلم
تری حسن کی جب ہر ہن ہی پای جمک
کہی ہوگون تری صورت کو لاجواب قلم

زمین پر حسن کی میرا عین تو ہی پلہ گران — سبک ہو لکھی جو شکل وسکی آفتاب قلم
صریر زن گل رخ پر جو وصف زلفین ہو — تو مثل بلبل شب خوان باضطراب قلم
وہ تیرہ بخت سیہ رو ہون عین گنا ہونسی — لکھے جو میری سیہ کاریکا حساب قلم
بہای اشک سیہ رو لکہ کالی پانعین — ڈوبا دی اس فلک سیر کے غراب قلم
جو مدح عارض نور مین مطلع روشن — رقم کردن تو ہو ناوک شہاب قلم
جو وصف ابرو کے کج سی ہو فیض یاب قلم — ہو مرغ قبلہ نماسان پر اضطراب قلم
گری جو سیر کے بوستان عارض کے — لکہی کتاب گلستان کا پہر جواب قلم
سیاہ بخت رہ ہون لکہی میری روداد — گری دوات کو ہم شکل منجلاب قلم
جو تیرہ خوردہ ثمر کا نگی لکہی عیشانے — ہو شکل طائر بسمل پر اضطراب قلم
سواد دیدہ بلبل سی بوستانکو لکہیے — بنای برگ گل تر کی کر کتاب قلم
سناؤن نغمہ معنی جو ساز مضمونسے — تو چنگ فکر مین ہو زخمہ رباب قلم
بحال طبع تجلی نشان سی سیسے حسام — جو روشنای کری ذرہ اکتساب قلم
ہون نقطہ کوکب روشن تو دائرہ خورشید — چمک مین خط شعاعی کی ہو جواب قلم
یقین ہی رو رو کے تر کر دی سب اوسکی دراق — رقم گری جو میری حال کی کتاب قلم
میری شکستہ دلی دیکہہ کر نوشتہ بخت — شکستہ لکہہ گیا ہی اوسکو ہجاب قلم
بہاریہ کری اشعار پکہہ اگر تحریر — تو تر دی گلشن معنی کا فتح یاب قلم
لہون مین آوے سراپا تری کی کیہہ تعریف — جو سرو باغ جنان سان ہو لاجواب قلم
کبھی ہی زلفین اوپر کبھی ہی خط مین پہنسا — ہی دیکہتا تری زلفونکی اک عذاب قلم
کبھی لکہی مہ کنعانسی حسن مین جو فزون — لہو نعین تب کہ ہو ابر سحاب قلم
دکہای سنہہ جو سیہ بختی کا مری مضمون — تو آنی رخ پہ سیاہی کی لی نقاب قلم
طپان ہون طائر بسمل سی مرغ مضمون تب — رقم گری جو مری دل کا اضطراب قلم

مطلع

لکھیے جو مدح رخ ابن بوتراب قلم
نبای صفحہ کاغذ کو آفتاب قلم

ہی وصف تیغ کا اوسکی شریک جواقبال
ہوا ہی ملک معانی پہ فتحیاب قلم

ہی اوسکی کرسی رفعت کا عرش پر پایہ
ہی رتبہ پست لکھی کر فلک جناب قلم

نہ پای خامہ ہو گر راہ منقبت مین رواں
تو گردن اوسکی کری مدح خوان شتاب قلم

سبب سی اوسکی مرتب ہی دفتر ایجاد
بجای اوسکو لکھی فرد انتخاب قلم

نہ اوسکی رتبہ عالیکو کرسکی تحریر
نبای ارض و سما کی اگر کتاب قلم

کتاب وصف کا اوسکی لکھہ سکی یکحرف
سیہ کری اگر افزا دہ حساب قلم

کرے جو قلزم قدرت مین اوسکی غواصی
فلک کو سمجھی لب جو کا اک حباب قلم

لکھے ہی مدحت زلف خمیدہ و قدرست
لکھی جو رتبہ ترا ای فلک رکاب قلم

فزون ہون رتبہ مین شاخ درخت طوبی سے
جو شاخ سرو جنان کا ہو دست یاب قلم

لکھون مین اوسکی گل باغ دینکے کچھہ تعریف
فلک پہ کاہکشان کا ہو ہمجواب قلم

جو مدح لکھکی دعا مانکی تجھہ ترا کاتب
دعا دہ حضرت حق مین ہو مستجاب قلم

بسان پنجہ خور ہوا نامل کاتب
کری جو نور ثنا اوسکی اکتساب قلم

کیا جو تہا رقم مدح شاہ کا دعوی
زبان خامہ کو کرتی ہین شیخ و شتاب قلم

جو پای اوسکا اشارہ تو لوح قسمت پر
بخیر ثواب نہ لکھی کبھی عذاب قلم

کری جو وہ خط اعمال عاصیان پہ نگاہ
تو اوسی محو کری حرف ناثواب قلم

نہ پہنچے دست قلم سی وہ باغ مدحت تک
جو مثل باد کری طی رہ شتاب قلم

نہ پہنچے تا سر دیوار کاخ رفعت قدر
تمام عمر اوڑی بیکی گر عقاب قلم

جو وہ انامل الطاف شہ سی پای شرف
تو دو جہانکی ہو مقصد سی کامیاب قلم

بجوہ ہوئی قرہ نامہ دست یاب قلم
ہم قوت نامی اوسکی کا خانہ پسان کا فی
اشارہ اوس شاہ کا مختاب قلم
قوت پای عیسی جان بخش کا خطاب قلم
زبان پر ای جو اوس نطق کا کلاب قلم
قوت بہری کا ہو ثابت تناب قلم
اوس جناب کی ایکبار لکھی گر نسبت
ہو ثنای اوس کی صاحب شرف رکاب قلم

بلاغت صاف داغ اوسکی زبان کی
ہو مضمون ہلال اوسکی لکھی بار قلم
قطع لطیف لکھی اوسکو شہ مالک رقاب قلم
ثنا در دہی تیغ کا اوس ابر احسان کا
ہو ثنای قاآن دوران اوسکی لکھی

ہو سر فراز ستا دست مدح خوا بین تو ہو — ستون خیمہ گردون بی طناب قلم
ہوئی نہ مدح کی غائب سی خاطر آسودہ — بس اب حضوری مولا مین چل شتاب قلم
ضریح پاک کی آگی سیہ عرض کر مطلع — اگر جناب شا مین ہو بار یاب قلم
نہ لکھ سکے تیری تعریف بیحساب قلم — جو نہہ فلک کی کری جزو کی کتاب قلم
گلاب مشک سی پہلی لب و دہان دہوئے — زبان پہ لائی جو نام فلک جناب قلم
قباد و قیصر و خاقان ہین تیری در کی غلام — نکر سکے دہان خدام کا حساب قلم
خدا جو دی اوسی آنکھین تو تیری مشہد پر — ملا کری با دب دیدہ پر آب قلم
تری محبونکی لکھ لکھ کی دی برات نجات — اگر ہو حکم سی حضرت کی مفتی یاب قلم
جو بدر کو کف ناپاک خط مہور کو ✣ — لکھی ہلال کو سمین تیری رکاب قلم
تری رکاب سعادت کا پائی گر بوسہ — چمک مین کاہکشان کا ہی جواب قلم
لکھی اگر تری جاہ و جلال کی کچہ حال — تو دفتر اک کری اسکا مہد اکتساب قلم
بلا و ن دشمن ابلیس سان کو تیری گر — تو اوسکی رجم کو ہونا وک شہاب قلم
جو بار و قہر بسر راہ مدح مین ہو روان — تو پہلے تحت ثرا کر لی با تراب قلم
نہ چل سکی کبھی کاغذ یہ اک قدم لیکر — تری دعا کا بوجہہ ای فلک حباب قلم
کری جو دعوی اوٹھا کر دہ بار وصف قصار — تو قاف کو کری تکیہ مین لا جواب قلم
جو دہ کرائی تو صیف و قر سی گر جای — تو نالون سی کری فارونکو لا جواب قلم
نری متانت تکمین کا لکھے بار اگر — حجر کا تختہ کری صفحہ کتاب قلم
گری ثقالت تحریر و قر مین جو صریر — بلند نالہ قارون کا دی جواب قلم
زمین پر ہی ترا بار حلم حافظ چرخ — لکھے نکیونکر اوسی لنگر غراب قلم
جو ہو بلند و گران وصف دقد رتکمین سے — تو ماری قاف پر پہلو ہو بیحجاب قلم
لکھی سیاہی اگر تیری لف خلق کی تو — تو مشک سودہ کری ڈالکر گلاب قلم

دکھادی اپنی تبرزین کی تو اگر ضرب — تو نخل تن کری ایکدم مین بیحساب قلم
نہ پڑتا بحر پر شمشیر کا تری گر عکس — نہ موج سی ہوتی سر حباب قلم
ہی ابرو ہی ملک الموت تیرا خنجر تیز — کرے سر کیی اعدا کی بی حساب قلم
برش سی جسکی کہ ہو آب زہرہ مریخ — نہ کیون لکھی ہادی تیری مین لاجواب قلم
قضا کی گھاٹ اوتارا نہر دشمنون کو جسنے — نہ کیون لکھی اوسی شمشیر انتخاب قلم
نبی کی طرح جو چاہی کہ ہو دی شق قمر — تو تیری تیغ کری قرص ماہتاب قلم
دو حصہ آئی نظر خفت گوش نوبت دار — سہ فلک جو کری تو فلک حباب قلم
بریدہ ہو سر قرطاس پر سر خامہ — لکھے اگر برش صارم حباب قلم
ہوا بار ایسی خجزدہ دست کاتب میر — رقم کری جو پلارک کی تیری آب قلم
اب آگی مدح سخاوت مین لوح خاطر پر — چلا ہی میری طبیعت کا بی حجاب قلم
رقم کری جو ترا جود بی حساب قلم — تو اوسکے فیض سی نیسانکا ہو سحاب قلم
ہو مس اگر کف دریا نوال سی تیری — گہر فشان مضامین ہو حساب قلم
رقم جو تیری سخاوت کری تو پھر نہ کبھی — سخا کا حیفر و حاتم کو دی خطاب قلم
ہو صفحہ در مضامین سی طغرہ عثمان ✤ — جو تیری فیض کی اوس پر لکھی کتاب قلم
جو بحر موج زن فیض کو تیری لکھے — تو بھی قلزم عثمان کو اک سراب قلم
ورق طلا کی ہون کاغذ کی سر بسر اوراق — جو تیری وصف سخا سی ہو فیضیاب قلم
تری جود کی ہین خادم وہ سب ہمین حاتم — نگر سکی کبھی اوسکی عطا کتاب قلم
لکھی جو تیری عدالت کا حال کاغذ پر — تو گردی نصفت کسرا کو لاجواب قلم
جلای گر پر پروانہ شمع محفل مین — تو اوسکا سر کری گلگیر کہا کی تاب قلم
نہ ہو تمہارہ مین کسری کا آئی تو قیعات — رقم کری تیری انصفت کا گر سحاب قلم
وہ اپنی نازمین مانند زد پہر لکھے — جو عنکبوت سی یا ئمین سر و یاب قلم

نہ کہیں رنج و دو عالم میں مرے قصے کی غالم
ہمیشہ شاد رہیں شیعیان آل نبی
علی ہی جو کہ ہیں گشتہ بابغاوت دین
خصوص جو میری اے استاد ہیں بیان فرح
ہمیشہ اونکا رہی باغ آرزو سرسبز

پڑے نہ اونکی فرد عمل پر لکھی عذاب قلم
مٹا دی لوح سی سب حرف ناثواب قلم
حق اوسکا سر کری با خنجر عقاب قلم
دعا یہ حق میں للہ اب اونکی انتخاب قلم
عدو کا اونکی کری سر جدا شتاب قلم

تمت تمام شد

امام سید سردار یا علی توہے
ولی ایزد دادار یا علی توہے
وصی احمد مختار یا علی توہے

جہانیں شاہ خوش اطوار یا علی توہے
نبی کی بعد سزاوار یا علی توہے

کلید مخزن اسرار یا علی توہے
فروغ مطلع انوار یا علی توہے

محیط رحمت غفار یا علی توہے
قسیم دوزخ و انہار یا علی توہے

غرض خدائی کا مختار یا علی توہے

سحاب لطف و کرم مظہر خدائی دود
مقرب احدی مورد سلام درود

یگانہ در دریای قدرت معبود
جو کچھ کہوں ترا رتبہ ہی اوس سی ہی افزود

ہر ایک ثنا کا سزاوار یا علی توہی

شفیع روز جزا رہنمای جن و بشر
در مدینہ حکمت بقول پیغمبر

قسیم جنت و فلیون ساقی کوثر
شجاع و غازی و صفدر کنندہ کیبر

جہانیں حیدر کرار یا علی توہے

تیری جناب توہی فخار ہر دو جہان
قوای دین نبی صدر مسند امکان

شراب ربنا لولاک و معنی قرآن
قسیم رزق دو عالم یمین کون و مکان

امام و سید ابرار یا علی توہے

خدا کا جوہر اسرار یا علی تو ہے

جناب تیری طلا شک ہی نیت کونین
قدم سبھی کے ہی روشن بفات تو سین

وہ دست حق ہی تو اے شہسوار بدر حنین
کہ جسکی ضرب ہی اجر عبادت ثقلین

برندہ سر کفار یا علی تو ہے

تری سوا ہی یہہ ملی کسکو عزت و توقیر
کہ جسکو بخشی نبی دختر اور خدا شمشیر

گئی جو عرش پر معراج تو بشیر و نذیر
ترا کلام تہا خالق کی جو سنی تقریر

زبان قدرت جبار یا علی تو ہے

تو وہ ہی جسکو کیا دوش پر نبی نے سوار
سوا لکی اپنی جگہ پر ہوی روان شب غار

غدیر خم مین بفرمان داور دادار
کیا وصی بجہی پیش مہاجر و انصار

تو اس گروہ کا سردار یا علی تو ہی

غدیر خم مین تبا کید خالق علام
بنی نی بجہکو کیا جانشین میان انام

تمام جہتہ مین ہوین نعتین حق کی تمام
رہا جہا یعنی المکت دنیکا تجہسی نام

وصی احمد مختار یا علی تو ہی

تو وہ ہی تاج سر عرش جسکی ہی کف پا
ملک لگائی ہین آنکہین قدم سی صبح سما

ظہور قدرت حق تیری ذات ہی شاہا
تو ای بازوی پاک نبی دست خدا

ولی داور دادار یا علی تو ہے

تری صفات مین نازل ہی ہر کتاب
تری ہی ذات ہی فضل مسبب الاسباب

تو چاہی جو وہ کری دستگیر روز حساب
تری غلامونپہ ہین وا بہشت کی ابواب

شفیع جرم گنہگار یا علی تو ہے

تری صفت نہو محرر تجہم الحسنات
شجر تمام قلم اور ہون بحار دوات

تمام عالم بالا کہی جو شہ فی صفات
نہ ایک شمہ تمہم تو بہی ہون سے در جات

شہ مہاجر و انصار یا علی تو ہی

نماز نانہ قضا ہو تری سپہر حباب
غروب ہو کی نکل آیا مہر عالم تاب

لکھون مین کیا تری وصلت کی شمع ہلال کباب
تری ہی ذات صفات مسبب الاسباب

کریم و رحم و قہار یا علی تو ہے

تری سبب ہوئی آدم کو رخ دعم سی نجات
ملا خضر کو تری رہبری سی انحیات

تو وہ ہی جسکی تو لا سی ای ستودہ صفات
ہوئی بہشت مین ادریس صاحبدرجات

اگری جو معجزہ اظہار یا علی تو ہے

کیا ہی نوح کا طوفان سی تو نی بیڑا پار
کلا لا بطن سی ماہی کی تو نی یونس غفار

سحاب لطف و کرم سی خلیل پر اکبار
بنایا آتش سوزان کو لالہ گل زار

تو جا ہی جو کری مختار یا علی تو ہے

نہوتی گر تری خاک قدم اوسی مرغوب
دوبارہ ہوتی نہ پر نور دیدہ یعقوب

تکرتا یاد مصیبت مین گر تجی ایوب
بلا سی ملتی نہ فرصت اوسی کسی اسلوب

دوای ہر دل بیمار یا علی تو ہے

تری خباب مقدس مدد نکرتے اگر
پہنچتی چاہ سی یوسف نہ تخت شاہی پر

جو تر انام نگین پر نہوتا ای سرور
نہوتی تابع جم وحش طیر و جن و بشر

ہر اک نبی کا مدد گار یا علی تو ہے

ملا یا حضرت آدم سی جسنے خو اکو
بہایا خاک سی افلاک پر سیحا کو

جلایا ایک تجلی سی طور سینا کو
گرایا روی زمین غش مین جسنی موسا کو

خدا کا جلوہ و دیدار یا علی تو ہی

غرض ہر ایک پیمبر کا تو رہا یاور
یگانہ اجو تجی مشکل مین لی پس او خبر

یہ التجا ہی میری یا امام جن و بشر
اب اس حسام پہ تجی مہربانی سی نظر

بعید ہی سیہ مروت اے شفیع امام | کنار اد تری فیض عام سی ہو حسام

امام حشر و مختار یا علی

تمام شد

گر طوطی زبان کو سخن ور کری علی | شیرین بیان وصف پیمبر کری علی
شربت سی معجزی کی جو لب تر کری علی | تقریر رشک قند مکرر کری علی

پانی کو شہد خاکو شکر کر یا علی

عالم کو عدل سی جو منور کری علی | انصفت میان باز و کبوتر کری علی
سبز فلک کو گاہ کا ہمسر کری علی | استادہ گرگ و بز کو برابر کری علی

آتش کو آب قطرہ کو خلد کر یا علی

ہر کنکری کو غیرت گوہر کری علی | اور رشک لعل کلیون پتھر کری علی
چاہی تو سب زمین زر احمر کری علی | اور کیمیا کو خاک سی بتر کری علی

سایل کو فیض سی جو تونگر کر یا علی

قدرت دکھائی اپنی جو وہ شاہ بحر و بر | آئی فلک سی تیز اعظم و عین اوتر
سا توں ستاری روی زمین پہ جا بجا | ہوتا خیر سی ما بدگر حملہ گر سحر

مغرب کو مطلع شنہ خاور کر یا علی

سایہ فگن ہو گر خط عدل او سکاف الشمل | خورشید و مشتری کی طرح سعد و زحل
افزون بروز و نہ کبھی رات ایک پل | آئی کبھی نہ گردش ایام مین خلل

ساعات روز و شب کو برابر کر یا علی

بخشی اگر وہ عدل مساوی سی اتحاد | ہندین مین رہی نہ عداوت کا پھر مناد
دین اعتدال امز جنا آب خاک باد | ہو نہ گرم و سرد و تر و خشک مین عناد

تاثیر مسیح کی بر بر کر یا علی

دریا میں باد تند سی طوفان ہو گر عیان	بر سینہ نگر و سنگ پیالی فلک سی وہان
کشتی پر صاعقہ گری ہر دم جو ناگہان	ان حادثونسی ہو نہیں اوسکا کچھہ زیان

حفظ اپنا جس جہاز کا لنگر گری علیے

نازان ہی اوسکی ذات پر آیای آسمان	ہی فخر امہات کا بی مثل وہ جوان
قاصر ملک کی وصف سخاوت میں ہے زبان	سائل جو اوس سے مانگی تو دینی کو بیگمان

ثوہ احد کو ایک جبل زر گری کرے علیے

باندہی گر جو جنگ پہ وہ شاہ نامدار	سیماب وار سطح غبرا ہو بیقرار
حیران کام اپنی میں ہو چرخ بی مدار	کھینچے وہ جب جہاد میں شمشیر آبدار

گلرنگ روی فتح پیمبر گری کرے علیے

جو مرتبہ ہی اوسکا ندید و شنید ہی	وہ ذات پاک مخزن دینکی کلید ہے
یکتا ولی حق وہ امام رشید ہی	پر تو فگن جو رخ سی ہو تو کیا بعید ہے

ہر ذرہ کو جو نیر اکبر گری کرے علیے

مثل علی نہین ہی جوانمرد بیچ کس	جسکو خدا نی بخشی ہو شمشاد زور رس
بی شک ہی وہ جناب دو عالم کا دادرس	الفت ہی اوسکی جسکو بقدر پرس پرس

رتبہ مین اوسکو مثل ابوذر گری علیے کرے

ثبو نکر نہ ہو سکا وہ سلطان ہوا میر	جس نے نظیر کا نہو کو ئی مین نظیر
اوسکی ہی خاک بوس سدا صاحب سریر	خواہان جاہ اوس سی دولت و دنیا کا ہو فقیر

ارمنستان مین اوسکو صاحبقران گری علی کرے

خواہان نان و حلوا گر ہو گدای زار	پر مال بخش دی اوسی اوسکو نکی وہ مقدار
اوسکی سخا کی آگی ہی حاتم کی کیا شمار	فی الفور دی وہ گنج زر و سیم ایک بار

بہر عطا جو حکم بہ فیروز گری علیے کرے

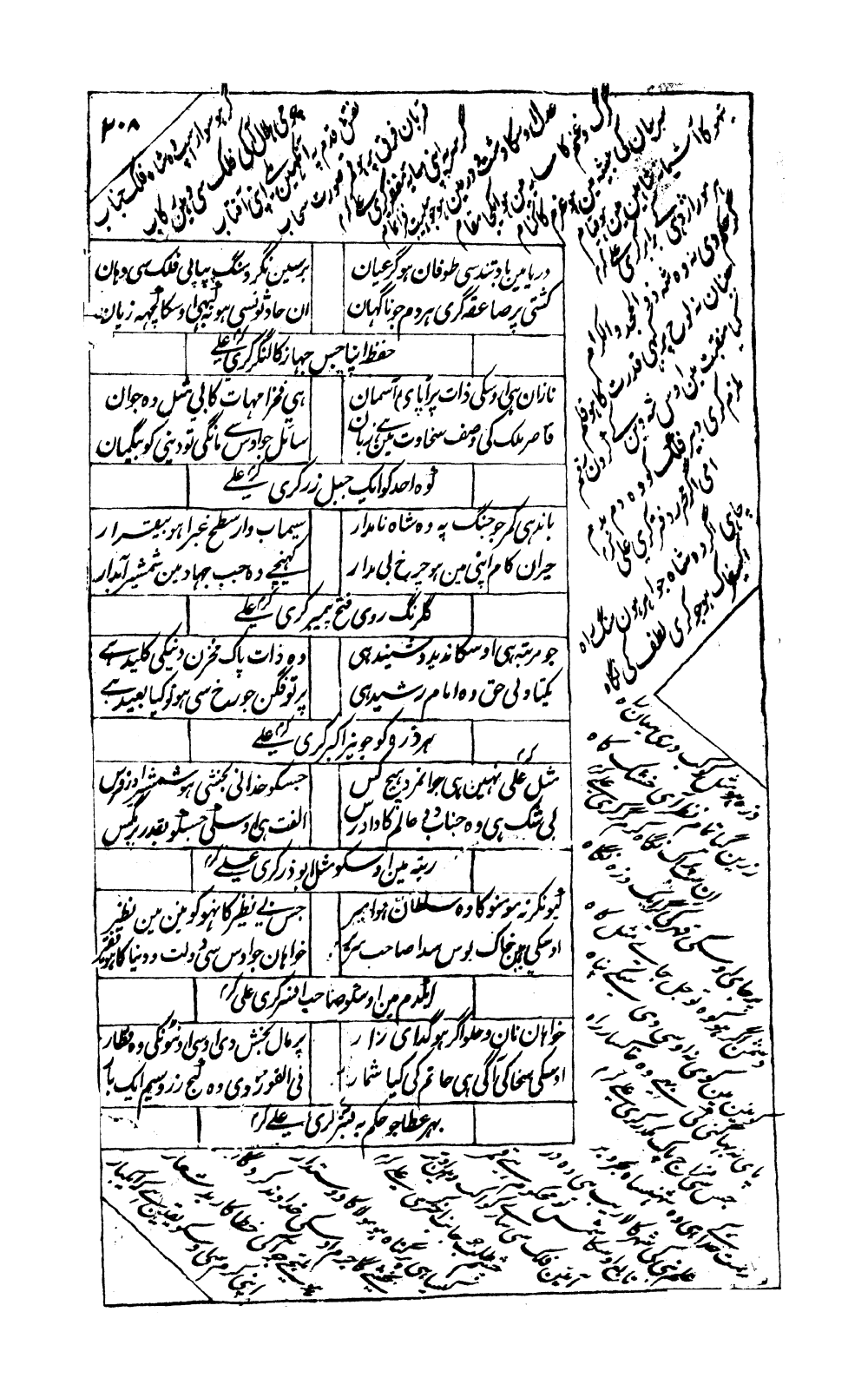

بس مرتبہ مین مالک اشترکری علی

معصیت مین سفینہ پناہ ہے — کوئی نہ کام نیک ہوا آخر گناہ ہے
پر مین جب شاہ ولایت پناہ ہی — کچھ غم نہین حسام اگر رو سیاہ ہی

امید ہی کہ لطف سی احمر کری علی

تعریف وسکی زور کی کیا مین کرون رقم — البرز جسکی آگی سبک کاہ سی ہی کم
دست خدا کا جو دست ہو تیغ نمی بہم — سو جہی گر پر نگاہ نہ اعدا کو جز عدم

لشکر کو دم مین خاک برابر کری علی

ای عدو پر وزد عا کری مصاف — دلمین ہزار جوش و بکف تیغ بی غلاف
سر پر دہر ہو خود وہ مانند کوہ قاف — پس ایک ضرب دست مبارک سی بی گزاف

چورنگ کر کی وسکو دو پیکر کری علی

خلق حسن کا اوسکی اگر کچھہ بیان رہی — خوشبو سی مثل باغ معطر جہان رہے
صحرا و دشت غیرت باغ جہان رہے — ہر لالہ زار گشت گل زعفران رہے

کر وقف عطر خلق ہوا پر کری علی

ہرگز نقصد جنبش و رفتن فلک کری — پای روان نہان تہ دامن فلک کری
یکجا یہ مثل قطب نشین فلک کریے — سنگین ہو خود کو کوہ ہامون فلک کری

بہر سکون اشارا دوسی گر کری علی

رحمت کا اوسکی ابر جو ہو پر توی فگن — مشی گناہ سنگ خداوند ذوالمنن
یا عاصی چھپین غد ابسی راحت ہو تن بتن — ہم آفتاب حشر کی تابش مین خیمہ زن

ظل سحاب لطف جو سب پر کری علی

بخشی خدای پاک گناہان بیحساب — ان در بہشت کو کہو لین بصد شتاب
حور عین کہ اوسکی حسن کی جلوی تاب — اوسکی پیاس مین یہ کہی شیشہ کو ڈبو سی پاون آب

بخشش نامہ

نور خالق مہ سپہر نجف ✤ حسن و فخر انبیاے سلف
ہے وہ در کعبۂ عذا ہی صدف گوہر پاک کان عز و شرف

گوہر لال بی بہا ہی علی

کیا ثنا اوسکے مین کروں تسلیم حبس کو روح الامین کری تسلیم
عرش اپنا کہی رسول کریم اور دو تا قد کرین سے تعظیم

سب ہی تو ہین سوا ہی علی

کب بھلا ہو سکین بیان وہ صفات اوسکے رتبونکی کیا کہون مین بات
بیگمان ہے وہ مجمع الحسنات جودی و جود نوح امن و نجات

گشتۂ دین کا ناخدا ہی علی

باعث خلقت زمان و زمین مرشد اوستاد جبرئیل امین
رہبر سالکان راہ یقین قبلۂ راستان و کعبۂ دین

دست حق شیر گیر یا ہی علی

نوح ہے زورق حفاظت کا خضر ہی وادی حقیقت کا
مصطفے مسند شریعت کا مقتدا ہے معانیت کا

پیشوا و نما پیشوا ہی علی

ہے علی نانک قضا و قدر قاسم رزق و ساقی کوثر
زیب کرسے و عرش گا زیور نہ جھکے زیر کا لنگر

حیدر رشید کا ضیا ہی علی

ہادی و رہنمای پیر و جوان حافظ خلق معنے قرآن
مخزن علم و معدن ایمان خدا یزد مکین کون و مکان

مہر شفقت کا استوا ہی علی

باب ہمت کا اوسکی ہی جو فقیر | اوسکے محتاج سب ہین اہل سریر

قلزم و معدن سخا ہی علی

کر مکون شہ کا اوسے جود ہم | لوح پر درفشان ہو میر اقلم
نظر لطف سے وہ مہر کرم | دیکھے مفلوک کو تو ہو شہ جم

مالک ملک دل و سرا ہی علی

اوسی سائل کرے جو زر کا سوال | سب بخشے اوسکو وہ جہانکا مال
آکے مفلس جو ہوی گرم سوال | نقد مطلب سی ہی ہو وہین نو نہال

دستگیر شہ و گدا ہی علی

کف ہمت سے گر وہ بحر سخا | خاک بہی دی اوٹھا تو ہو وہ طلا
سنگ پارس ہو کر لگی خف پا | سنگ ریزی ہون لعل و درسی سوا

گر تا مٹی تو کیمیا ہی علی

اوسکی عمان فیض سی جو سحاب | ابی مذ پانی تو دی نہ در خوشاب
ہو نہ خور شید پر جو مہر کی تاب | سرخ کب لعل تر رہو زر ناب

کارپرداز دو سرا ہی علی

نرم نصفت مین شاہ سرو علن | جب ہوی شمع معدلت روشن
ایکجا پر مین مار و مور و زغن | کب و بحری کا ایک ہی مسکن

باعث صلح و صفا ہی علی

عدل سی تیری شاہ عرش سریر | اگر بہ کا موش موشکاف و شیر
بھیڑ کی اگی بھیڑیا سے ہے حقیر | شیر کو سی غنم پلاتے شیر

واہ کیا حسن دلربا ہی علی

گر سکیان دی جمعیت ہے گر سلسبیل | سرد ہی بہی ہی ہو مین خزان سبگل

[illegible]

خدائی ہل اتا و قل کفا قران مین فرمایا	ید اللہ فوق ایدیہم ہی اوسکی شان مین آیا
ملک ہر یک لبو پر اوسید م پہ سخن لایا	شب معراج کردو نیری کا جب اسکو بلایا
علی کا نام ہی نام خدا کیا راحت جان ہے	
عصائی پیری تیغ جوان ہی حرز اطفلان ہے	
اوسکی شانین آئی ہین کیا کیا آیہ قران	یہہ ہی وہ نام جس سی مشکلین سبکی ہوین آسان
ثنیو مکرر پہہ سخن ہو ہر زبان پہ بالب خندان	ہی دس جہر امامت سی منور کشور ایمان
علی کا نام ہی نام خدا کیا راحت جان ہے	
عصائی پیری تیغ جوان ہی حرز اطفلان ہے	
تو آسان ہی کرا ہر مرحلے ہی ہر یک متزل	ملا جسکو علی مرتضی سا رہبر کامل
کریگی روز زبان کیونکر نہ پہہ ہر دم وہ شمول	عذاب گور و محشر سی نجات اوسکو ہوی حاصل
علی کا نام ہی نام خدا کیا راحت جان ہے	
عصائی پیری تیغ جوان ہی حرز اطفلان ہے	
ازلسی ہی ائی تسلیم پشت پر گردون خم	یہہ نام پاک ہی وہ جسکی باعث سی ہوا عالم
زبان پر قد سیونکی ہی ولیکن پہہ سخن ہر دم	رخ ہر بس ہی روشن منور نیر اعظم
علی کا نام ہی نام خدا کیا راحت جان ہے	
عصائی پیری تیغ جوان ہی حرز اطفلان ہے	
ہی ہی زینت کرسی ہی ہی رونق منبر	یہی نام مقدس ہی بلا شک عز شکار انور
زمین و آسمان کا بیگمان یہہ نام ہی لشکر	ایسی نور سی ہی روئے اجرام فلک انور
علی کا نام ہی نام خدا کیا راحت جان ہے	
عصائی پیری تیغ جوان ہی حرز اطفلان ہے	
	علی کی ذات ہی نور خدا ہی پاک و بیمثا

تصور کی قلم سی دل پر کھینچوں او سکا رنگ سا
نور و شن نور سی دل ہو سیر اشکل بدیضا
او سکی ہوا کوئی نہ ہو کا پر کوئی پیدا
پیمبر اکسیر تھا شید اخدا کا وہ رہا شیدا

علی کا نام ہی نام خدا کیا راحت جانی
عصای سیری تیغ جوان ہی حرز طفلانی

شہ ریک رتبہ کو لاک ہی وہ عاشق داور
کلام اللہ ہی ناطق محمو بیگان حیدر
جو او سکا قول ہی وہ ہی بلا شک قول پیمبر
مدد کار غریبان ہی وہ نور خالق اکبر

علی کا نام ہی نام خدا کیا راحت جانی
عصای سیری تیغ جوان ہی حرز طفلانی

قدم سی اوس ولی کی دین کا رسبزی گلشن
ضیائی مہر عارض ہی ہی قندیل فلک روشن
عداوت جسکو ہی او سی وہ ہی اللہ کا دشمن
جہنم کی اوسکی آگی ٹیون ہے خود وکلان گردن

علی کا نام ہی نام خدا کیا راحت جانی
عصای سیری تیغ جوان ہی حرز طفلانی

پڑا ہی بندگی کا طوق مردمہ کے گردن مین
وہ او سکی تابع فرمان ہین چینی جا تمین مین
ہی ابر فیض سی او سکی بہار رنگ گلشن مین
چھوڑا یا نیسری سی سلمانکو او سنی بچہ نہ

علی کا نام ہی نام خدا کیا راحت جانی
عصای سیری تیغ جوانی حرز طفلانی

کہون جو او سی ہی رتبہ فزون دس شیر حیدر سے
او ہی مشکلیہ ہی مشکل کشا ہر ایک انسان کے
محبونکی ہی او سکی ہی وہ باغ رضوان کے
ملاک کا دہی ہر دم وظیفہ حور و غلمان کے

علی کا نام ہی نام خدا کیا راحت جانی
عصای سیری تیغ جوانی حرز طفلانی

کسیکو کیا ہو مارد ہی بہ لقمہ عالم
ہی روشن او سکی جلوہ ہی چراغ سپہر اعظم

علی کا نام ہی نام خدا کیا راحت جانی
عصای سیری تیغ جوان ہی حرز طفلانی

عرض ذات مقدس علی کی قدرت یزدان
اہی پھر دکھا مجھکو مزار سرور ذیشان

صدقے نام مبارک ہی پہ جان اس نام کی قربان
پڑھون یہ بیت اوسکی قبر پر جاکر بلا کر دان

علی کا نام بہی نام خدا کیا راحت جان ہی
عصای پیر ہی تیغ جوان ہی حرز طفلان ہی

خداوندا بحق مصطفے آن رہبر کامل
نہ اپنی یاد سے دنیا مین کہہ ایکدم مجھی غافل

دو عالم مین کرا اپنی فضل سی آسان مرا مشکل
تجہے خالی نمی ذکر علی سی ہو نہ جام دل

علی کا نام بہی نام خدا کیا راحت جان ہی
عصای پیر ہی تیغ جوان ہی حرز طفلان ہی

عطا اپنی کرم سی مجھکو توفیق عبادت
رہی پر ہمیشہ نقش حب حیدر و صفدر

نہ اپنی یاد سی غافل مجھی کر خالق اکبر
نہ مین یہہ بیت پڑہی سی بہی ہون خاسرون مین

علی کا نام بہی نام خدا کیا راحت جان ہی
عصای پیر ہی تیغ جوان ہی حرز طفلان ہی

حسام خستہ جانی ہی عا سی بہ اب
رہی جا روب کش اوس روضہ نور کا روز و شب

کر پہر آنکہونسی دیکہی جا کی قبر مرتضی یا رب
تمنا منقبت کی دل تو لب کو ذکر سی مطلب

علی کا نام بہی نام خدا کیا راحت جان ہی
عصای پیر ہی تیغ جوان ہی حرز طفلان ہی

مرت تمام شد بفضلہ

ای زینت ارض و سمار وفق دہ عرش علا
خورشید قدرت را ضیا نور جناب کبریا

شاہ سریر کون و مکان مالک قاب قوسین و جان
جان جہان ابن روح روان محبوب محبوب خدا

بدر الدجا فرخ لقا شمس الضحا نور الہدا
بحر سخا کان عطا معجز نما خیبر گشا

علامِ باعلم و عقل رونق ده دین و ملل
هزار از مکر دجّال پاکیزه دار رجس و خطا

نورِ الٰه العالمین همدم نفس خیر المرسلین
بیغشوب دین حلّ المتین مشکل کشا و رهنما

معجز نما عیسی نفس شیر خدا فریادرس
مشکل کشا شلت ید کس را ید بیضا گیر و دسرا

روح تو نفس احمدی چشم تو نور سرمدی
اوّل عالم تو بدی بعد از تو خلق تا ارض و سما

در شان پاکت ای ولی نازل شده قاد عطی
جبریل با صوت جلی خوانده بوحت لافتا

پیچد نه از امر تو سر حور و ملک جن و بشر
انجم فلک شمس و قمر برق و مطر آب و هوا

باشد مطیع حکم تو در هر دو عالم هر چه هست
در تحت فرمانت بود از عرش تا تحت الثری

برگردن هر کس بود حکمت سجود بندگی
سر بر خط امرت نهد اشجار و احجار و گیا

اعلی ست قصر شان تو روح القدس دربان تو
تا رفته تا ایوان تو شهسار فکر اعنیا

نور تو شمع بزم حق زیر پر نه طبق
گیرد ملک از تو سبق ای فتخار اصفیا

ای بسته از انی هم راز دم نفس دو صی
حامی ملت بکیی ای ید بیضا حق ز زور خدا

برج امارت اشرف فخر رسولان سلف
ذاتت گهر کعبه صدف این آبرو حاصل کرا

حیدر تو صفدر تو علم نبی را اور تو
سرور تو لنگر تو ای تعویذ آل عبا

ای شهسوار لافتا ای ناصر اهل ولا
فرمانبر دو قل کفا شاهنشه عز علا

ای رونق هر انجمن نور خدا ذو المنن
دریای حمت موج زن بر بندگان لطف عمیم

ای ناتب ختم رسل حاجت روا حاجت کل
رو دولت سرمد ست او گل در باغ دین ای پیشوا

بحر عطا ابر کرم معجز نما والا همم
سرخیل ارباب الم سرفتر اهل کسا

سر بیت نظم کن نکان سرفتر هر دو جهان
سر مطلع کون و مکان سر منشار غر و علا

ای پیشوای متقین ای حیدر روز پسین
بر تو گهت نالد خرین پیکر حسام خسته

جز تو ندارد هیچ کس در بیکسی فریاد رس
نصف و عنایات قبس ادرا بود در درد ما

دارد ز زار پاک تو امید ای غمناک تو
مدحت سرای پاک تو گوهست تا پا خطا